جلال اور رحمت خداوندی پوشیدہ ہے روزہ دار کے لئے جس ثواب کا تعین کیا گیا ہے وہ بڑے پیمانے کا ثواب ہے یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے روزہ رکھنے والے کو ثواب دینے کا انتظام بھی خود فرمایا ہے۔

ایک دوسری حدیث شریف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ خداوند تعالیٰ رمضان المبارک کے مہینے کی راتوں میں اپنے فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ وہ یہ آواز بلند پکاریں

ھَلْ مِنْ سَائِلٍ (ہے کوئی سوالی؟) جس کی میں مراد پوری کروں) ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ "ہے کوئی جو مغفرت کی طلب کرے اور میں اُس کے گناہوں کو بخش دوں؛

رمضان کے مہینے کے علاوہ دوسرے گیارہ مہینوں میں ہم نہایت عجز و انکساری کے ساتھ اپنے خداوند بزرگ و بالا سے اپنی گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں جب کہ رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ اے میرے نیک بندو! مانگو کیا مانگتے ہو کہ میں تمہاری سبھی حاجات کو پورا کردوں۔ اے میرے بندو کیا چاہتے ہو کہ میں تمہاری گناہوں کو بخش دوں؟ کیا کوئی مشکل درپیش ہے؟ جسے میں حل کردوں؟ کس چیز کے محتاج ہو کہ میں تمہاری حاجت پورا کردوں۔ مانگو۔ جو جی چاہتا ہے مانگو کہ میں تمہیں دے دوں۔

ہم نے یہاں دیکھا کہ اس مبارک مہینے میں خود اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے فرماتا ہے کہ وہ اپنی گناہوں کی معافی مانگیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت، نوازش اور مہربانی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے جو اس نے اپنے مسلمان بندوں کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ (جو کوئی رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کی پچھلی گناہوں کو معاف کردے گا)

رمضان کے مہینے کی شب قدر والی رات دوسرے ہزاروں راتوں سے بہتر اور افضل ہے۔ اس مبارک مہینے میں مسلمان جو بھی کام انجام دیتا ہے اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے حضور ایک عبادت سمجھا جاتا ہے اور اسے اس کا انعام دیا جاتا ہے۔

ایک دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو بوئے مشک کی خوشبو سے کہیں زیادہ پسند ہے۔

رمضان المبارک کے مہینے کی برتری اور افضلیت کو قرآن دسنت کی روشنی میں واضح کردینے کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ صرف رمضان کا مہینہ ہی عبادت کرنے کا مہینہ ہے یا یہ کہ صرف رمضان کے مہینے میں اس کی برکات کی وجہ سے عبادت فرض ہے اور رمضان المبارک گزرنے کے بعد باقی مہینوں میں کھلی چھٹی مل گئی ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ ہمیں ہر وقت خدا سے ڈرنا اور اس کا خوف دل میں رکھنا چاہیئے، ہمیں ہمیشہ زہد و تقویٰ کا خیال رکھنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد ہم لہو و لعب اور ناپسندیدہ کاموں کو اپنائیں اور اُن سبھی اکتسابات کو بھول جائیں جن پر ماہِ رمضان میں عمل پیرا تھے۔

رمضان کے مہینے کا شکرانہ یہی ہے کہ اس مہینے میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا ہے کے مطابق دوسرے مہینوں میں بھی خاص خیال رکھتے ہوئے انہیں اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

ایک دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ دار کبھی بھی کسی دوسرے شخص سے لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا۔ کسی کو بُرا بھلا نہیں کہے گا۔ اگر کوئی شخص اسے برا بھلا کہے بھی۔ تو وہ اس کے جواب میں کہے گا کہ میں روزہ دار ہوں یعنی میں نے روزہ رکھا ہوا ہے مجھے معاف کر میں تیرے ان برے الفاظ کا برے الفاظ میں جواب نہیں دے سکتا خداوند تعالیٰ ہم سب کو ہمت اور توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کے مہینے کے علاوہ روزے کے اخلاق و آداب کا دوسرے مہینوں میں بھی خاص خیال رکھیں۔

میرے عزیز بھائیو! جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ عید ہماری کا ایک دن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے جنہوں نے رمضان کے مہینے کے روزے رکھ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کی ہے اُن کے لئے عید کا یہ خاص دن مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ اس دن سب مومن اور مسلمان اللہ تعالیٰ کی مہمانی میں شریک ہوں۔

عید کے دن خداوند تبارک و تعالیٰ ہمارا میزبان اور ہمیں اس کے مہمان بننے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ عید کے دن ہم اپنے باہمی

اختلافات، رنجشوں اور نفرتوں کو مٹا دیں اور سب بھائی بھائی بن جائیں۔

میرے عزیز بھائیو! روسی وحشی صفت درندوں کے حملوں کے بعد ہمارے دار الہجرت اور اجڑے ہوئے افغانستان میں اب پہلے کی طرح عید نہیں، جیسا کہ پہلے ہم منایا کرتے تھے آج ہمارے مسلمان عوام کو عید کی وہ خوشیاں میسر نہیں جو دوسرے ممالک کے مسلمان اس دن کے موقع پر منا رہے ہیں۔ ہم مسافر اور وطن سے دور ہجرت کی ناقابل گفتہ زندگی بسر کر رہے ہیں

ہمارے دلیر مجاہد خون و شہادت کے گرم مورچوں میں دشمن کے ناک میں چوکس بیٹھے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے وہ افغان بھائی جو افغانستان میں اپنے اجڑے ہوئے گھروں میں آزادی کی ایک عید کے منتظر ہیں۔ ان کی یہ عید در حقیقت اسلامی ملکوں کے دوسرے مسلمانوں جیسی نہیں۔

ہماری عید تو درد و غم اور طرح طرح کی تکلیفوں میں گری ہوئی ہے، ہمارے دلیر مجاہدوں کی عید خون اور آنسوؤں کے سمندر میں گزر رہی ہے آج عید کے دن ہمارے شہیدوں کے لواحقین یتیم بچے، بیوہ اور مائیں وطن سے دور فقر و محرومیت کی افسوسناک زندگی سے دوچار ہیں۔

ایک عربی کہاوت ہے کہ۔ لیس العید لمن لبس لبیس و لکن العید لمن ..... یعنی صرف نئے کپڑے پہننے سے عید نہیں ہوتی۔ بلکہ عید کا مقصد و مفہوم یہ ہے کہ وہ خوف خدا کو ہر لحظہ دل میں رکھتے ہوئے خدا سے ڈرے۔

ہمارے مجاہد بھائیوں اور وطن سے دور عزیز مہاجرین کے دلوں میں ہر لحظہ خوف خدا موجزن رہتا ہے انہوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں اللہ کی عبادت کی اور احکاماتِ الٰہی کے مطابق باطل قوتوں کے مقابلے میں حق کی آواز بلند کر کے اسلام کی بالادستی اور سربلندی

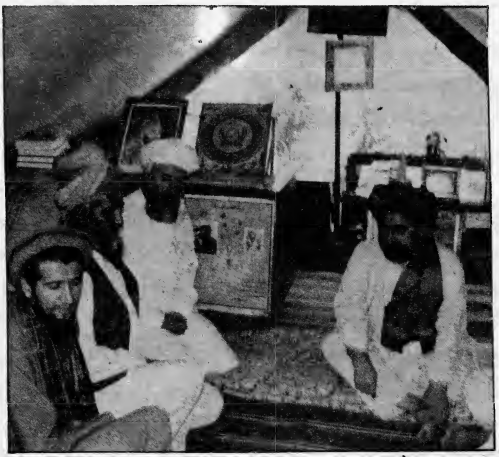

امیر جمعیت اسلامی افغانستان عید کے دن مولوی سید کامل آغا اور دیگر مجاہد بھائیوں سے باتیں کر رہے ہیں۔

کے لئے اپنی انتھک جدوجہد کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی عید منانے اور حقیقی مہمان کے حقدار ہیں

میرے عزیز بھائیو! آج کا دن اسلام کا ایک تاریخی دن ہے۔ ہمیں سب کو ایک نہ ایک دن اللہ کی طرف دوبارہ لوٹنا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے اعمال و افعال کا خود محاسبہ کریں کہ ہم نے رمضان کے مہینے میں کونسے نیک کام انجام دیئے ہیں اور ان کے بعد ہم نے کیا کام انجام دینے ہیں، اسی طرح عید قربان کے موقع پہ بھی ہمیں ایثار اور قربانی دینے کے لئے خود کو آمادہ کرنا ہے۔

اگر ایک مسلمان کے دل میں ایسے ہی جذبات موجزن ہوں۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس نے ایک حقیقی عید گزاری ہے۔

میرے عزیز بھائیو! آج ہمارے مجاہد مسلمان عوام کو ہمارے اسلامی انقلاب کے دوران بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ رمضان کے مہینے میں جو سبق ہم نے سیکھا ہے۔ وہ صبر و استقامت کا درس ہے جسے آج ہمارے دلیر مجاہد خون و شہادت کے گرم مورچوں میں اور رنجیدہ و غمزدہ مہاجرین اپنے لئے مشعل راہ بنائے ہیں اور اپنی جدوجہد آزادی کو جاری رکھے ہوئے ہیں، رمضان کا مہینہ جیسا کہ

ہمیں صبر و استقامت کا حوصلہ دیتا ہے۔ اُمید ہے کہ اگلے آنے والے رمضان کے مہینے تک ہم سب اس درس پہ عمل پیرا رہیں گے۔

ہم نے اپنے اسلامی انقلاب کے دوران اپنے سفاک دشمن کا نہایت صبر و حوصلے سے مقابلہ کیا اور آج کی شایان شان کامیابیاں جو اللہ تعالےٰ نے ہمیں نصیب فرمائی ہیں یہ سب اسی صبر و استقامت کا پھل ہے۔ سفاک دشمن نہایت بے رحمی سے ہمارے مظلوم عوام پہ مظالم ڈھا رہا ہے۔ مگر ہر محاذ پہ اسے شکست اور ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہمارے وطن کی آزادی اور ہماری کامیابی کے دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں۔ انشاء اللہ اب وہ دن دور نہیں جب ہم اپنی عیدیں اپنے ہی آزاد و خودمختار اور اسلامی ملک افغانستان میں منائیں گے اور ہجرت و محرومیتوں کا یہ دشوار سفر سر کر لیں گے

جب ایک مسلمان کو یہ علم ہو کہ اس کی زندگی دکھ درد، رنج و الم اور پیہم ایثار و قربانی سے عبارت ہے تو پھر ایسے جہاد کے میدان میں یا ہجرت کی کٹھن زندگی میں طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرنے اور حالات سے مایوس ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ تکلیف بذات خود ایک سنت الٰہی ہے اور جس راستے پہ وہ گامزن ہے اس راستے کو اللہ تعالےٰ نے اپنے مخلص بندوں کے لئے تعین فرمایا ہے۔ لہٰذا ہمیں مطمئن رہنا چاہئے کہ یہ مشکل سفر ایک نہ ایک دن ضرور ختم ہونے والا ہے اور جو تکالیف ہم نے جہاد و ہجرت کے دوران برداشت کی ہیں وہ کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی اور ہمارا ملک ایک بار پھر آزاد ہو کر رہے گا۔

میرے عزیز بھائیو! آج امت مسلمہ افغان مسئلے کو اپنا مسئلہ اور افغان عوام کے مستقبل کو اپنا مستقبل سمجھتی ہے جن مشکلات کا آج ہمیں سامنا ہے انشاء اللہ کل وہ ہماری آزادی آرام و سکون اور خاص کر امت مسلمہ کی سرفرازی اور سربلندی کا ذریعہ بنے گا۔ ہجرت اور جہاد کے دوران ہم نے جو مصائب و آلام کا سامنا کیا وہ صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے، امت مسلمہ کی عظمت کو دوبالا کرنے اور کفر و الحاد کے پنجوں سے امت مسلمہ کو نجات دلانے کے لئے برداشت کئے ہیں۔

میرے عزیز بھائیو! آج جب کہ آپ ایک بار پھر اپنے خون و شہادت کے گرم مورچوں کی جانب لوٹ رہے ہو تمہارے مورچے نہایت بے صبری سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ اپنے اسلامی عقیدے سے سرشار ہو کر اپنے مورچوں کی جانب لوٹیں اور اپنے ہم رزم مجاہد بھائیوں کے ساتھ برادری اور برابری کی فضا قائم کر کے متحدانہ طور پہ اپنے اس اسلامی مشن کو آگے بڑھائیں۔ ہمیں مطمئن رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارا دشمن ذلت و رسوائی سے ہمکنار ہے اس اہم اور حساس موقع پہ ہمیں وحدت اور اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ دشمن بڑے پیمانے اور ہر سطح پہ ہمارے درمیان نفاق، اختلاف اور پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر لحظہ دشمن کے ان حربوں پہ کڑی نظر رکھیں اور ان کے ہر نوع کے منصوبوں کو قبل از وقت خاک میں ملائیں

میرے عزیز بھائیو: دشمن اپنے ناپاک عزائم کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا رہا ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ وہ جیسا ماضی میں شکست کھا چکا ہے آئندہ بھی اسے ناکامی و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور انشاء اللہ سال رواں کے دوران ہمارے اسلامی انقلاب میں قابل ذکر تبدیلی رونما ہو گی۔

آج ہم سب مسلمانوں کا یہ اہم فریضہ ہے کہ افغانستان میں ایک اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے اپنی انتھک جدوجہد کو جاری رکھیں

میرے عزیز بھائیو! گرمی کا موسم ہے اور آج شدت کی گرمی پڑ رہی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اس سخت گرمی میں مزید تکلیف دوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خداوند بزرگ و توانا اس ماہ رمضان کی برکات سے ہماری زندگی میں صلاح تقویٰ صبر و استقامت کا حوصلہ مستحکم فرمائے۔ انشاء اللہ ہمارے مخلص نذرگان کی دعا اور شہیدوں کا خون ہمارے پرہیزگار، عابد اور متقی مومن بھائیوں کے توبہ و استغفار کی برکت سے۔ جو انہوں نے رمضان کے بابرکت مہینے میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے افغانستان کی آزادی، اسلام کی سرفرازی اور مسلمانوں کی سربلندی کے لئے دعائیں مانگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری بیوہ ماؤں اور یتیموں کے آہ و آنسوؤں کو طفیل ہمارے وطن کو آزاد فرمائے۔ تاکہ ہم سب عزت و وقار کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔ خداوند پاک ہمارے پیارے ملک افغانستان کو روسیوں کے خونین پنجوں سے آزاد فرمائے اور وہاں ایک آزاد، مستقل اور اسلامی حکومت قائم فرمائے۔

افغان مجاہدین اور مہاجرین میرٹھ اور ڈھلی میں رونما ہونے والے حالیہ

مسلم کش فسادات کی شدت سے مذمت کرتے ہیں

سید عبداللہ

دنیا میں کوئی ایسا ملک نظر نہیں آئے گا کہ وہاں کے باشندے ایک ہی نسل، زبان دین اور مذہب کے ماننے والے ہوں۔ بلکہ دنیا کے ملکوں کی ساخت اور اجتماعی تشکیل ایسی ہے جس میں ہر عقیدے، زبان اور مذہب کے ماننے والے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ہر ملک کے باشندوں میں زبان، عقیدے، عادات خیالات اور نظریات کے لحاظ سے ضرور کوئی نہ کوئی اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن یہ اختلاف اتنا گہرا نہیں ہوتا کہ ایک خاص طبقہ کسی اقلیت کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنا کر ان سے جینے یا ملک کے حق کو بھی چھین لے، بلکہ اس کے برعکس ملک میں بسنے والے ہر شہری کو مساوی حق حاصل ہوتا ہے اور اُن سب کو جان، مال، عزت، آبرو، رائے اور عقیدے کے تحفظ حاصل ہوتے ہیں۔ وہاں لوگ مذہبی، لسانی اور دیگر اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے آپس میں مل جل کر زندگی کے ہر شعبے میں بھائیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

دنیا کے کسی بھی گوشے میں جو بھی ملک ہو اور جس قسم کی طرزِ حکومت وہاں رائج ہو۔ وہاں دوسرے باشندوں کی طرح مسلمانوں کو بھی حق زندگی اور حق رائے حاصل ہے ان کی جان، مال، عزت اور آبرو محفوظ ہوتے ہیں۔ ان کی جان و مال کی حفاظت کے لئے حکومت لسانی، مذہبی اور نسلی امتیاز سے بالاتر ہو کر سرگرم عمل ہوتی ہے۔ کسی بھی ملک میں ایک خاص طبقے کی وساطت سے مسلمان یا کوئی اور مذہب کے ماننے والوں کا قتل عام یا خون خرابہ نہیں ہوتا۔ یہ عین ممکن ہے کہ کبھی کبھی المناک واقعات پیش آئے۔ فسادات رونما ہو جائیں۔ لیکن پھر فوراً حکومت وقت کی مداخلت سے بند اور ختم ہو جاتے ہیں اور حالات پھر وہاں معمول کے مطابق آ جاتی ہیں۔ لیکن افسوس اور صد افسوس..... ہندوستان وہ واحد ملک ہے۔ جہاں مسلمانوں کا خون نہایت ارزاں ہے۔ بے گناہ اور نہتے مسلمانوں کا قتل عام ایک معمول بن چکا ہے اور ان کی سرکوبی اور صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے آئے دن نئے نئے ہتھکنڈے بروئے کار لائے جاتے ہیں انہیں قتل کئے جاتے ہیں۔ ان کے عقیدے اور مذہبی تشخص کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ مسلمان خواتین کی عصمتیں لوٹی جاتی ہیں۔ مسلمان معصوم بچے نہایت سفاکی سے قتل کئے جاتے ہیں۔

مختصر یہ کہ صرف بھارت ہی وہ واحد ملک ہے۔ جہاں مسلمانوں کے ساتھ معاندانہ رویہ رکھنے میں اہل ہنود اپنے روسی آقاؤں سے بھی ایک قدم آگے ہیں اور وہاں سارے انسانی اور جمہوری روایات، اُصول اور قوانین پاؤں تلے روندے جاتے ہیں، مسلمانوں پر یہ غیر انسانی مظالم کیوں ڈھائے جاتے ہیں؟

- کیا وہاں کے مسلمان بھارت کے اصلی باشندے نہیں؟
- کیا وہ کسی دوسری ملک سے ہجرت کر کے وہاں آباد ہوئے ہیں؟
- کیا وہ ہندوستان کو نہیں مانتے؟
- بھارت میں مسلمان اقلیت کا آخر گناہ کیا ہے؟

در اصل یہ واقعات اتفاقیہ نہیں بلکہ یہ سب کچھ سوچے سمجھے ایک پروگرام کے تحت کیا جا رہا ہے۔ دنیا میں تین قومیں ایسی ہیں جن کی اسلام اور مسلمانوں سے ازلی دشمنی ہے۔ یہود، روسی اور ہنود۔ یہ تینوں اسلام اور مسلمانوں کے قلع قمع کی خاطر ایک دوسرے کا مدد اور پشت پناہ ہیں۔ ان کا ایک مشترکہ خاصہ یہ بھی ہے کہ وہ اسلام دشمنی کے ساتھ ساتھ ساری انسانیت کے بھی دشمن ہیں۔ جس طرح سوشل امپیریلزم روسی انسانیت دشمنی اور بشر دوستی کا کھوکھلے اور جھوٹے نعرے بلند کر کے دنیا والوں کی آنکھوں میں

دھول ڈالتے ہوئے اپنے مذموم، ناپاک اور اسلام دشمن ارادوں کی تکمیل کرتے ہیں اسی طرح جمہوری قبا میں چھپا ہوا دیوِ استبداد (ہندوستان) بھی ہے۔ جو بھارت میں جمہوریت اور اقلیتوں سے انصاف اور مساوات کا ڈھنڈورہ پیٹتا ہوا نہیں تھکتا اپنے آقا روس کی طرح اہلِ دنیا کو بغل میں چھری اور منہ میں رام رام کے فلسفے پر عمل پیرا ہے۔ گذشتہ چالیس برس سے بھارت کے مسلمانوں پر بے تحاشا مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور انہیں کسی قسم کا تحفظ حاصل نہیں۔ لیکن

عیدالفطر سعید کے دن عین نمازِ عید کے وقت بھی ہندو بلوائیوں نے حکومت کی زیرِ سرپرستی قائم کی گئی صوبائی کانسٹبلری فورس کی طرف سے میرٹھ اور دہلی کے مسلمانوں پر بے رحمانہ حملے کئے اور نہتے تہوار کے دن عمداً مسلم کش فسادات کا آغاز بھارتی حکومت کا غیر انسانی اور مسلمان دشمنی کا کھلم کھلا ثبوت ہے۔ ہندو برہمن جس کا ہزو خاندان رہنمائی کرتا ہے۔ کی خواہش ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کو ہند سے نکل جانے پر مجبور کیا جائے۔

بھارتی حکومت کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کا خون خرابہ بند کر دے

ان مظالم کے باوجود ہندوؤں اور بھارتی حکومت کے انتقام کی پیاس کسی طرح بھی بجھنے میں نہیں آتی۔ بھارت کے مسلمانوں کا قصور اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور ہندو اکثریت کے مذہب کے بجائے ایک دوسرے عقیدے سے وابستہ ہیں۔

بھارت کی آزادی کے بعد آج تک ایسا دن نہیں گذرا جس میں مسلم کش فسادات رونما نہیں ہوئے ہوں۔ ان فسادات میں بھارتی حکومت کے ایما پر ہندوں قوم بلاواسطہ طور اور خود بھارتی حکومت بالواسطہ طور پر ملوث ہے۔ ایک طویل عرصے کے دوران احمد آباد، علی گڑھ، بڑودہ، وڈاپچ، الہ آباد بمبئی۔ آسام، پٹنہ۔ بہار، دہلی وغیرہ شہروں میں ایسے مسلم کش فسادات رونما ہو چکے ہیں۔ جن کے حالات دیکھنا تو ایک طرف، سننے سے بھی انسان کا دل خون ہو رہا ہے۔

ہندوستان میں کوئی بھی مسلمان نہ رہے اور اسلامی ممالک آپس میں نفاق و اختلافات کا شکار بنے۔ چنانچہ اسی مذموم عزائم کے نتیجے میں روس بھارت سازش کی وجہ سے پاکستان کو دولخت کر دیا گیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پاکستان کا دولخت ہونے میں روس اور بھارت کو کوئی فائدہ نہ پہنچا بلکہ ایک اسلامی پاکستان سے دو اسلامی ملک بنے۔

بالواسطہ طور پر روس نے مسلمانوں کے درمیان اختلاف کا بیج بونے کی خاطر پختونستان کا مسئلہ کھڑا کیا اور بھارت نے اس مسئلے سے فائدہ اٹھانے کے لئے حکومت افغانستان اور پختون قبائل کی حمایت اور امداد جاری رکھی۔ تاکہ اس طرح افغانستان اور پاکستان کی مسلمان حکومتوں کے درمیان اسلامی بھائی چارے کی فضاء گرد آلود ہو جائے۔

بھارتی حکومت روسی آقاؤں کے اشارے سے پختون قبائل کے نام پر افغان حکومت کی مالی امداد بھی کرتی تھی تاکہ اس طرح وہ قبائل کو پاکستان کے خلاف استعمال کریں۔

اس اسلام دشمن کارروائیوں کا مطلب ہرگز یہ نہ تھا کہ وہ پختون قوم سے محبت اور ہمدردی رکھتی تھی بلکہ اس کا مطلب اپنے ناپاک اور مذموم عزائم کا مکمل کرانا تھا۔

اگر حقیقتاً بھارت کی حکومت پختونوں سے ہمدردی رکھتی ہے تو آج روس کے ہاتھوں افغانستان میں جو پشتون مارے جاتے ہیں۔ اس کے خلاف بھارت روس سے احتجاج کیوں نہیں کرتا ہے؟ اور روس کے خلاف افغانوں کی مدد کیوں نہیں کرتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ خود بھارتی فوج افغان مجاہدین اور افغان عوام سے برسرِ پیکار ہیں۔ یہ ثابت ہو چکا ہے اور ہمارے پاس ایسی شہادتیں ہیں کہ بھارتی فوجیں روسی افواج کے شانہ بشانہ افغان مجاہدین کے خلاف لڑ رہی ہیں۔ بھارتی مسلمانوں کے بارے میں بھی باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی قتلِ عام اور غارتگری میں براہ راست بھارتی حکومت کا ہاتھ ہے اور حکومت ہی کے شہ پر مسلم کش فسادات برپا کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فرقہ پرست ہندو تنظیموں اور ہندو بلوائیوں کو باقاعدہ طور پر حکومت کی سرپرستی اور پشت پناہی حاصل ہے "پی اے سی" کے نام سے باقاعدہ ایک صوبائی کانسٹبلری فورس قائم کر دی گئی ہے۔ جس میں صرف ہندو ہی شامل کئے گئے ہیں فرقہ پرست

(باقی صفحہ ۳۳ پر)

تحریر: بصیر احمد صدیقی
ترجمہ: ہمدرد

ماتم کدہ

ہاں! وہ بھیانک اور اندھیری رات گزر گئی۔ سورج آئینہ جہاں نما رات کی ظلمت سے اپنا دامن چھڑا کر اپنی روشن کرنوں کو ہمارے خانہ اور کاشانہ پر بکھیرنے لگا۔ گیارہ سالہ نثار احمد طالبعلم معمول کے مطابق مسجد سے نماز فجر ادا کرنے اور دینی تعلیم سے فارغ ہو کر گھر آیا۔ ناشتہ کیا اور اپنے گھریلو مویشیوں کے لئے چارہ اور گھاس لانے کے لئے باغ کا رخ کیا میں نے تھیلا اٹھایا اور سودا سلف خریدنے کے لئے حاجی چچا کی دکان کی طرف گیا سودا سلف خرید کر واپس گھر لوٹا اور چاہا کہ کمرے کے کونے میں ٹھہرا ہوا بیل اٹھا کر باغ چلوں۔ ابھی بیلوں کے قریب ہی پہنچا تھا کہ ایک دور مار توپ کا گولہ ہمارے مکان کے قریب آ گرا اور مکان لرز اٹھا۔ ابھی میں اپنا ہوش کم ہی نہ پایا تھا۔ کہ دوسرا دھماکہ ہوا اور اس طرح یکے بعد دیگرے کئی گولے آن پڑے۔ گاؤں میں چاروں طرف گرد غبار اور دھوئیں کے بادل بلند چھانے لگے۔ مکانات ملبے کے ڈھیر بن گئے اسی اثنا لیلیٰ، جمیل اور نعیم کی دلخراش آوازیں سنائی دینے لگیں۔ میں ان کی طرف لپکا اور جونہی کمرے میں داخل ہوا دیکھتا ہوں کہ معصوم بچوں پر ہیبت اور دہشت طاری ہے۔ وہ نہایت خوفزدہ تھے۔ ان کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔ وہ خوف سے چیختے اور بید کے پتوں کی طرح لرز رہے تھے۔

اُن کی بیچاری ماں دوسرے کمرے میں مصروف کام تھی۔ وہ بھی خوفزدہ ہو کر اپنے بچوں کی جانب دوڑی اور فوراً اپنی معصوم بچی لیلیٰ کو جو بے ہوش تھی اپنی گود میں اٹھا لیا۔

میں اور نثار کی ماں۔ نثار کے بارے میں نہایت پریشان تھے۔ دہشت نے ہمیں گھیر رکھا تھا۔ ہمارے گھر کے مشرق کی جانب سے دشمن ہمارے مکان اور گاؤں پر بہیم گولے برسا رہے تھے۔ ہمیں اپنے جگر گوشے نثار کے بارے میں پریشانی لاحق تھی۔ میرا دل ڈوبا جا رہا تھا۔ میں نے نثار کی ماں سے کہا کہ میں باغ کی طرف جاتا ہوں۔ تاکہ دیکھوں۔ نثار کا حال کیا ہے؟۔ ماں بھی اپنے لختِ جگر کے لئے نہایت پریشان اور افسردہ تھی۔ نار زار رو رہی تھی، معصوم بچے بھی ماں کے ساتھ ہمنوا ہو کر رو رہے تھے

نثار کی ماں نے کہا ہم نے تو نثار کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کیا۔ وہی اس کا نگہبان ہو، جو کچھ ہوا ہوگا۔ ہم کیا کر سکتے ہیں باہر تو پ کے گولے بارش کی طرح ہمارے گاؤں پر برس رہے ہیں "تم ایسی خطرناک حالت میں باہر کیسے جا سکتے ہو" بیوی نے شوہر سے کہا۔

"میں جاؤں گا اور ضرور جاؤں گا میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اب مجھ میں حوصلہ باقی نہیں رہا کہ میں اور انتظار کر سکوں" شوہر نے جواب دیا۔

معصوم لیلیٰ جو اب ہوش میں آ چکی تھی کہنے لگی "ابو۔ ابو جان مت جاؤ ہمیں تم اکیلا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ ہمیں کس کے حوالے کئے جا رہے ہو"

لیلیٰ معصوم پُرنم نگاہوں سے مجھے گھور رہی تھی۔ اور کہہ رہی تھی کہ "ابو مت جاؤ" وہ مجھ سے لپٹ پڑی اور زار زار رونے لگی۔

میں اس معصوم بچی کے تقاضوں کو نہ ٹھکرا سکا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ مگر میں طبعاً پریشان تھا۔ معلوم نہیں۔ نثار کا کیا حال ہوگا۔

ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جب گولہ باری کا سلسلہ ختم ہوا تو میں فوراً گھر سے نکلا اور بھاگے بھاگے باغ گیا۔ جب میں گلیوں میں سے گذر رہا تھا تو مجھے چیخ و پکار، آہ و بکا کی دل ہلانے والی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ میں بڑی مشکل اور بے صبری سے باغ پہنچا۔ باغ کے دروازے سے میں نے آواز دی "نثار! نثار! تو کہاں ہے؟" لیکن جواب نہیں ملا۔ پھر زور زور سے پکارنے لگا۔ "میرے بچے! تو کہاں ہے" مگر جواب نہیں دیتے۔ میں تیرا ابو ہوں" لیکن پھر بھی جواب سے محروم رہا۔

میری پریشانی میں اور بھی اضافہ ہونے لگا۔ دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ آخر دم گھٹنے لگا۔ اوپر کی سانس اوپر، اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی۔ آخر باغ کا کونا کونا چھان مارا۔ کہ اتنے میں میری آنکھ نثار کے خون میں لت پت جسم پر پڑی، میرا بیٹا نثار دشمن کا شکار بن کر شہید

ہو چکا تھا۔ آہ خدایہ کیا ہوا۔ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ نثار مجبوراً میری باتوں کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ شاید نثار زندہ نہیں رہا۔ اب وہ مجھ سے پیار نہ کر سکے گا میں نے اس کے خون آلودہ لاش کو اٹھا کر چیخ پڑا "خدایا! یہ کیا مصیبت آ پڑی"۔ اور پھر اسی اثناء میں بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا تو اپنے فرزند نثار کی لاش کو چادر میں لپیٹ کر گل نذر کے گھر کی جانب چل پڑا اس کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ گل نذر کے بیٹے ہاشم نے دروازہ کھولا اور جونہی اس نے مجھے دیکھا تو چیخ اُٹھا۔ چچا جان! کیا ہوا؟ میں نے کہا "بیٹے: تمہارا بھائی نثار شہید ہو چکا ہے۔ جلدی کرو اپنے باپ کو اطلاع دو۔ اور ساتھ ہی ایک چارپائی بھی لے آؤ" ہاشم واپس گھر لوٹا اور اپنے باپ کو اطلاع دی اور پھر گاؤں والوں کو خبر کرنے کے لئے چلا گیا۔ جونہی ہمسایہ اکٹھا ہوگئے نثار کا جنازہ لئے گھر کی طرف آ رہے تھے، درد کی ماری نثار کی ماں بیقراری کی حالت میں باغ کی طرف بھاگی آ رہی تھی۔ اچانک گاؤں کی مسجد کے قریب اس کی نظر جنازے پر پڑی وہ چیخ اٹھی "یہ کون ہے؟ کس کا جنازہ ہے؟ کہو نا بولتے کیوں نہیں" وہ ایک پگلی کی طرح بولتی جا رہی تھی۔ پھر میں اس کی طرف لپکا اور کہا۔

"ظالم روسیوں نے تیرے بیٹے کو شہید کر دیا ہے"۔ یہ سنتے ہی نثار کی ماں کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی اور دھڑ سے زمین پر جا گری۔ میں نے سہارا دیا۔ پکارا مگر وہ جواب نہ دے سکی فوراً ضمیر کو گھر کی جانب دوڑایا۔ تاکہ ایک اور چارپائی لے آئے لہٰذا اسے بھی چارپائی پر لٹا کر بیٹے کے ساتھ گھر لایا گیا۔

گاؤں کی گلیوں میں ہر طرف چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ جونہی ہم اپنے گھر کے قریب پہنچے تو معصوم بچے گریاں کناں گھر سے باہر نکل آئے اور جب اپنے بھائی نثار کی لاش کو خون میں لت پت دیکھا۔ تو وہ آپے سے باہر ہو گئے اور جب اپنی نیم جان ماں پہ ان کی نظریں پڑیں تو وہ بے اختیار رونے لگے۔ اسی اثنا نعیم جو کہ اپنے دوسرے بہن بھائیوں سے قدرے بڑا تھا۔ میرے قریب آیا اور پوچھنے لگا۔

"ابو جان! میری ماں اور بھائی کو کیا ہوا ہے؟" میں نے کہا "بیٹے! تیرا بھائی شہید ہو چکا ہے اور تیری ماں اس سانحہ کو دیکھ کر بے ہوش ہو چکی ہے"

اس دلخراش خبر کو سن کر بچے ایک بار پھر چیخ اٹھے اور بھاگے بھاگے جنازے کے قریب آ گئے۔ گاؤں کی عورتیں فوراً نعیم کی والدہ کو گھر کے اندر لے گئیں۔ کچھ دیر بعد امام صاحب گھر پہ کناں تشریف لائے اور اپنے فرمانبردار شاگرد نثار کو دیکھ کر چیخ اٹھے اور کہا۔

"بھائیو! روسیوں کے اس وحشیانہ حملے کے نتیجے میں گاؤں کے تقریباً ۴۴ سے زائد بچے اور مظلوم افراد شہید ہو چکے ہیں اور ۳۵ افراد کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اس خبر نے ہمارے غموں کو اور بھی دوبالا کر دیا۔

میں نے عارف اور معشوق کو قبر کھودنے پر مامور کر دیا۔ کچھ دیر بعد وہ لوٹ آئے اور کہنے لگے کہ قبرستان میں تو جگہ باقی نہیں قبر کہاں کھودی جائے۔ آخر کار قبری جگہ کا تعین کیا گیا۔ پھر نماز جنازہ ادا کر کے ہم قبرستان

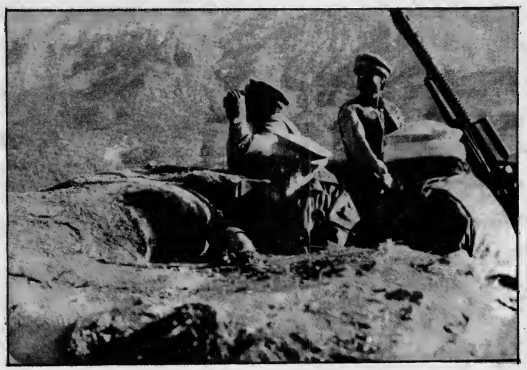

کی طرف جانے لگے۔ اسی اثنا نثار کی ماں ہوش میں آ چکی تھی اور وہ بے اختیار جنازے کے پیچھے گریہ کناں بھاگ نکلی تھی۔ لیکن گاؤں کی عورتوں نے اسے تسلی دیتے ہوئے گھر واپس لے آئی اور کہا۔ "یہ تو اللہ کی رضا تھی جو ہونا تھا وہ ہو گیا"۔

نثار کی والدہ نے اپنے بچوں کو بے بسی اور غربت کے عالم میں پالا پوسا تھا اور نثار اس کی زندگی کا ایک آسرا اور اُمید تھی جونہی ہم قبرستان پہنچے۔ دیکھا گاؤں کی کثیر تعداد قبرستان پہ موجود اپنے اپنے شہیدوں

کو دفنانے میں مصروف ہیں ان شہیدوں میں عورتیں، معصوم بچے وغیرہ سب شامل تھے۔

نماز عصر کا وقت قریب آ پہنچا۔ گاؤں کا چپہ چپہ شہیدوں کے خون سے گلگوں ہو چکا تھا۔ اسی اثنا یکایک آسمان پر کالے کالے بادل گھر آئے اور افغانستان پر کئے گئے وحشیانہ سانحے کو دیکھ کر گرجے اور کڑکے اور پھر وہ بھی رو پڑے اور اس طرح وہ بھی گاؤں والوں کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہو کر انہیں تسلی دے گئے۔

عصر کی نماز کے بعد جب ہم مسجد سے اپنے گھروں کی طرف لوٹے تو گاؤں ایک ویران اور وحشت زدہ علاقہ نظر آ رہا تھا جونہی میں گھر میں داخل ہوا تو نعیم مجھ سے لپٹ پڑا اور کہنے لگا۔ "ابو جان! یہ کیسا حال ہے۔ ہمیں کس جرم کی سزا دی جاتی ہے؟ آئے دن ہمارے گاؤں کو بموں سے اڑایا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ کیوں؟ آیئے ہم یہ گاؤں چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ چلے جائیں۔"

نعیم کی یہ باتیں سن کر میں چونک پڑا اور کہا۔ "بیٹے، کہاں جائیں۔ کیا افغانستان میں ایسی کوئی جگہ ہے جو روسی ظلم اور جبر کی زد سے باہر ہو۔"

نعیم نے کہا "ابو! تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے اگر ہم یہاں رہیں تو دشمن ہر روز ہمیں اپنی گولیوں کا نشانہ بنا کر اور ایک ایک کو کے شہید کر ڈالے گا۔ ابو جان! چند دنوں پہلے میں نے ظاہر کی زبانی سنا کہ وہ یہاں سے ہجرت کر کے پاکستان جانے والے ہیں" یہ سن کر میری حیرانی اور پریشانی میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے میری جھولی میں گرنے لگے۔ میں نے سوچا۔ گھر، گاؤں اور وطن تو زندگی میں انسان کے لئے سب سے پیاری چیز ہوتی ہے۔ میں ان سب کو چھوڑ کر کیسے کسی اور جگہ چلا جاؤں؟ کیا مجھ میں وطن کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی ہمت ہے؟

نعیم کہنے لگا۔ "ابو جان! آپ کیا سوچ رہے ہیں؟ یہ آنسوں آپ کے چہرے پر؟" میں نے کہا۔ "بیٹے! فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا اللہ ہمارا محافظ اور ناصر ہے۔ وہ نہایت رحیم اور مہربان بھی ہے۔"

شام کے اندھیرے آہستہ آہستہ بڑھنے لگے اور فضا پر پھر تاریکی چھانے لگی میرے دل میں خون کھول رہا تھا۔ جگر کباب اور داغ دیدہ تھا۔ جونہی میری آنکھ لگی خواب میں نعیم کی وہی باتیں میرے ضمیر کو جھنجھوڑ رہی ہیں۔ "ابو جان! آیئے یہاں سے کہیں اور چلے جائیں۔ ابو جان! ابو جان!"

اور یہ گھٹن رات بھی کٹ گئی۔ فجر کی آذان سنتے ہی مسجد چل پڑا۔ نماز کے بعد فاتحہ خوانی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ دور دور سے لوگ اس محفل میں شریک ہونے آ رہے تھے ابھی امام صاحب تلاوت قرآن عظیم الشان فرما رہے تھے۔ کہ ستار گھبرایا ہوا مسجد میں داخل ہوا اور کہنے لگا "روسی فوج ہمارے گاؤں کے سامنے آ پہنچی ہے فوجی دستے گاؤں کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے اپنی اپنی پوزیشنیں سنبھال رہے ہیں"

یہ خبر سنتے ہی ہمارے دلیر مجاہدوں نے اسلحہ سنبھالا اور روسی افواج کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے بھاگ نکلے۔ جنگ چھڑ گئی۔ توپوں کے گولوں سے ایک بار پھر گاؤں میں تباہی مچ گئی۔ ٹینک جو سڑک کے کنارے کھڑے تھے انہوں نے بھی ہمارے گاؤں پر گولے برسانے شروع کر دیئے۔

آہ خدایا! یہ کیا حال ہے۔ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ یہ سانحہ تو کل کے سانحے سے بھی ہولناک ہے

ابھی زمینی فوج کی کارروائی جاری ہی تھی کہ گاؤں کی فضا میں چار ہیلی کاپٹر نمودار ہوئے اور راکٹ برسانے شروع کر دیئے ایک بار پھر گاؤں میں چیخ و پکار کی آوازیں گونج اٹھیں۔ دہشت سے معصوم بچے بیہوش ہو گئے۔ خدایا! یہ کیا حال ہے۔ کیسا ظلم ہے کہ ختم نہیں ہوتا۔

نعیم کو کچھ ہوش آیا۔ تو اس نے اپنا سر بلند کیا اور کہنے لگا۔ "ابو جان! میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ ہمیں یہاں سے چلا جانا چاہیئے"

جب دشمن کی کارروائی ختم ہوئی اور دشمن شہر کی طرف لوٹ گئے۔ تو گاؤں میں ایک بار پھر قیامت صغرا برپا ہو گئی۔ لوگ اپنے عزیزوں کو خون میں لت پت یا کہ دیواروں سے سر ٹکرا رہے تھے اور زار و قطار رو رہے تھے "یا اللہ یہ سانحہ کتنا دلخراش تھا۔" اسی اثنا حنان دوڑا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ "ہم نے روسیوں کو شکست دیکر اپنا انتقام لے لیا ہے اور اب وہ پسپا ہو گئے ہیں ۹۰۷ روسی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ۲ ٹینک اور ۵ بکتر بند گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں ہمارے سر بکف مجاہد ابھی تک اپنے اپنے مورچوں میں پوزیشنیں سنبھالے بیٹھے ہیں"

یہ خبر سن کر میں خوش ہو گیا اور حنان کا ماتھا چوما۔ پھر ہم سب اپنے اپنے گھروں کی طرف چل پڑے۔ گاؤں کے سبھی افراد ہاتھوں میں بیل اور بیلچے لئے ملبے کے ڈھیر سے شہیدوں کی لاشیں نکال رہے تھے۔ شہیدوں کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور انہیں سپرد خاک کیا گیا۔ واپسی پر نعیم کی ہجرت کرنے والی بات میرے کانوں میں ایک بار پھر گونج اٹھی۔ ہمارا گاؤں یکسر خاک میں بدل چکا تھا۔ درجنوں افراد شہید ہو

گئے تھے۔ میں نے بچوں سے کہا کہ میں چچا عنایت کے گھر جاتا ہوں۔

نعیم نے کہا " ابو جان! مت جائو، میں ڈرتا ہوں" میں نے کہا " ڈر کس بات کا؟ انشاء اللہ اب دشمن کی طرف سے کوئی خاتر نہیں ہوگا۔ تم مطمئن رہو۔ میں جلد ہی لوٹ آؤں گا۔" میں راستے میں چچا لاج میر کے گھر گیا اور اس سے ہجرت کے بارے میں صلاح اور مشورہ کیا۔ چچا لاج میر نے کہا آپ ذرا صبر کریں، اس مسئلے کو گاؤں والوں کے سامنے پیش کریں گے تاکہ وہ بھی اپنی رائے دیں۔ مختصر یہ کہ گاؤں والوں کا اجتماع ہوا اور اکثریت ارار سے یہ فیصلہ قرار پایا کہ ہجرت کرنے کے سوا اور کوئی دوسرا راستہ نہیں۔ ہم نے اپنے معصوم بچوں سمیت اپنے ہمسایہ اسلامی ملک پاکستان کا رخ کیا اور اپنے نوجوانوں کو وہیں چھوڑ دیا تاکہ وہ دشمن کے خلاف جہاد میں سرگرم عمل رہیں۔ اپنے نوجوانوں کو خدا حافظ کہہ کر ہم نے ہجرت کا سفر اختیار کیا۔ لوگ گریہ کناں ہمیں خدا حافظ کہہ رہے تھے۔ وطن عزیز اور گھر بائر سے جدائی ایک صبر آزما امتحان تھا۔ قدم قدم پہ آنسوں کے سیل جاری تھے اور ہر لمحہ ہمارے دکھ درد میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ آخر کار ۱۲ دن کا طویل سفر کاٹ کر ہم پاکستان آپہنچے۔ ہمارے پاکستانی مسلمان انصار بھائیوں نے بنہایت گرم جوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ ہمارے لئے خیمے اور غذائی سامان کا انتظام اور رہنے کے لئے منڈ کیمپ کا تعین کیا۔

نثار کی ماں جو وطن کی جدائی اور نثار کے شہید ہونے سے دو ماہ قبل بیمار تھی میں ہر روز مزدوری کے لئے کیمپ سے شہر آیا کرتا اور شام کے قریب واپس گھر لوٹتا جایا کرتا تھا۔

ایک دن جب میں معمول کے مطابق گھر واپس لوٹا تو دیکھتا ہوں کہ بچے آپس میں کھیل رہے ہیں۔ میں نے ان بچوں کو پیشانی چومی اور گھر میں داخل ہوگیا۔

نعیم کی والدہ سوئی نظر آئی۔ نماز عصر قریب قضا تھی۔ میں نے چاہا کہ اسے جگاؤں تاکہ نماز ادا کرے، ہر چند کوشش کی، لیکن وہ نہ جاگی۔ پھر میں نے آواز دی "نعیم کی ماں اٹھو! میں تمہارے لئے دوائی لے کر آیا ہوں" لیکن پھر بھی جواب نہیں ملا۔ آخر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔ کیونکہ اب وہ اپنی ابدی نیند سوئی ہوئی تھی۔

میں چیخ پڑا۔ خیمہ بستی والے آپہنچے اور پوچھنے لگے کہ کیا ماجرا ہے؟ میں نے کہا، نجیب کی والدہ اپنے وطن کی جدائی عزیزوں کی جدائی اور اپنے لخت جگر کی دائمی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکی اور وہ بھی خدا کو پیاری ہوگئی" یہ افسوسناک خبر سنتے ہی خیمہ بستی میں آہ و بکا کی آوازیں گونج اٹھی۔ میں بھی یہ ساکھ نہ دیکھ سکا۔ سر میرا چکرا گیا اور دھڑسے زمین پہ جا گرا۔ جب میں ہوش میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ چچا عنایت میرے سرہانے بیٹھے رو رہے ہیں اور ہمارے ہمسایہ میرے معصوم بچوں کو گود میں لئے انہیں تسلی دے رہے ہیں۔

پھر دوسری رات آئی۔ بچے معمول کے مطابق اپنی ماں کے قریب سو گئے جیسے ان کی ماں زندہ ہو اور اُن پر اپنے مہر و محبت کا ہاتھ پھیر رہی ہو۔ لیکن آہ...

..... ایسا نہ تھا۔ وہ بیچاری تو لبیک کی اپنی جان شیریں جان آفرین کو تسلیم کر بیٹھی ہے۔

صبح ہو گئی۔ خیمہ بستی والوں نے تجہیز و تدفین کا اہتمام کیا اور شہید موصوفہ کو نہایت احترام سے دیار غیر میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

بقیہ: اداریہ

جہادی تنظیموں کے عالی قدر مجاہد رہنماؤں سے بہ صد آداب و احترام التجا ہے کہ وہ اپنی دوراندیشی اور دانشمندانہ اقدام سے اتحاد اور یکجہتی کے عمل کو تیز تر کردیں اور ذاتی اغراض سے بالاتر ہو کر ایک اعلیٰ ارفع اور قوم کے اجتماعی مفاد کی خاطر ایک ہو کر انشاء اللہ مستقبل قریب میں افغانستان کی ایک اسلامی حکومت کے قیام کو اور اس کے لیے لائحہ عمل طے کرنے کی غرض سے اتحاد کی طرف ایک فعال قدم بڑھائیں تاکہ افغانستان میں ایک عبوری حکومت کے خاکے اور فریم ورک کی تیاری کا کام تیزی سے آگے بڑھے اور مجاہدین اپنے جارح دشمن کے خلاف مردانہ وار لڑ کر اپنی فتح کو یقینی بنائے۔ اور اس طرح افغانستان کی آزادی کے خواب کو حقیقت بنا دے۔ تاکہ ایک بار پھر افغانستان ایک آزاد اور خود مختار اسلامی ملک کی حیثیت سے دُنیا کے نقشے پر اُبھر آئے۔ اور افغان قوم دنیا میں آزادی کی اسی جدوجہد میں کامرانی کے بعد اپنے وقار کو بحال کرنے میں کامیاب ہو۔

تحریر: ننگیال

احمد شاہ ((وحدت)) Ahmad Shah (Vahdat) A. K. P. O.

آزاد زندگی یا عزت کی موت

عوام کو دامِ فریب میں لانے کے لئے روس اکثر ہیشتہ زر، زور، چالاکی اور فریب کاری کی استعماری پالیسی پر گامزن ہے۔ اپنے الو کو سیدھا کرنے کے لئے جب زور، زبردستی سے کام نہ چلے تو زر اور دولت کا سہارا لیتا ہے۔ لیکن مطلب براری کی راہ میں جب زر و مال بھی کھوٹا ہو جاتا ہے۔ تو پھر فریب اور چالاکیوں کے دام بچھا دیتا ہے۔ گویا ایک طرف طاقت آزماتا ہے تو دوسری جانب فریب اور مکاری سے بھی کام لینے میں نہیں جھجکتا۔

افغانستان میں بھی جب سے ماسکو نے بساطِ سیاست کے شطرنج کے چوتھے مہرے نجیب اللہ کو سامنے لایا ہے تو منت وسماجت اور کبھی فریب کاری کی سیاست سے کام لینے کی کوشش میں گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا ہے۔ اور ماسکو کے اصطبل کا پلا ہوا یہ گھوڑا کبھی صلح و آشتی اور کبھی جنگ بندی کے پُرفریب نعروں سے لے کر مجاہدین کے ساتھ مخلوط حکومت تک کی پیش کش کر چکا ہے۔ نیز افغانستان میں گذشتہ نو سالوں سے افغان حریت پسندوں پر ظلم وحشت اور بربریت کے جو آلے آزمائے گئے ہیں خود اس کا اعتراف اور دلی زبان سے قبولے کے کودتا کے سیاہ رخ کا گردانے حتیٰ کہ کمیونسٹ سے انکار پر بھی مجبور ہوا۔ اور مزدور پارٹی کے نام کی تبدیلی تک تنی نہاد ہوا۔ ان تمام کوششوں کے ساتھ ساتھ افغانستان کے سابقہ بادشاہ ظاہر شاہ کے سامنے بھی اپنے مستقبل کے خیال سے بھیک کا دامن پھیلا دیا۔

لیکن نجیب اللہ کے ان تمام سیاسی حربوں اور چالوں کو ملّت افاغنہ نے ناکام بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا افغانستان کے مجاہدین اور عوام نے اپنے سیاسی شعور اور جذبۂ ایمانی سے نجیب اللہ کے تمام سیاسی قلابازیوں کے اوچھے ہتھکنڈے کو اپنے عزم، استقلال اور سیاسی بصیرت سے ایک ایک کر کے گرا دیئے اور اپنے مقاصد کی روشنی میں افغانستان کی مکمل آزادی اور وہاں ایک اسلامی حکومت کے قیام کا ارزو کے جذبے سے سرشار ہو کر اور جہاد کو جاری رکھنے کا عزم لے کر آگ اور خون کا دریا پار کر رہے ہیں اور متجاوز روسی فوجوں کے شغالوں کو سرزمین افغانستان سے بھگانے اور روسی لیڈروں کو ٹھکانے لگانے کی خاطر اپنے مقدس جہاد کو تیز تر کر دیا۔

باوجود اس کے کہ کابل میں روسیوں کی کٹھ پتلی حکومت کے جہازوں نے پچھلے دنوں پاکستان کے سرحدی اطراف میں مہاجر کیمپوں پر کچھ پمفلٹ بھی گرا دیئے۔ جن میں احمد خیل قبائل کے نام صلح کی درخواست کی گئی ہے۔ نیز گذشتہ نو سالوں میں خود نجیب اللہ ملک و ملت کے نقصان پر بھی مگرمچھ کے آنسو دیا ہے اور صلح و آشتی کا دامن بھی پھیلایا ہے۔ نیز ایک ورق پر یہ بھی لکھا گیا ہے کہ "مسلح طاقتوں سے ٹکر لینے کی بجائے اگر آپ صلح پر آمادہ ہو جائیں تو آپ کی جان اور مال کو امن کی ضمانت دی جاتی ہے۔"

لیکن افغانستان کے غیور اور مجاہد عوام نے گذشتہ نو سالوں سے مادر وطن کی آزادی کے لئے خود مختاری یا شہادت کی قسم کھا کر جہاد کا جو آغاز کیا ہے وہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک روس کے آخری سپاہی کو بھی ٹھکانے نہ لگا دیا ہو۔

ملّت افاغنہ نے فیصلہ کیا ہے کہ غلامی کی زندگی سے وطن کی آزادی اور اسلام کی خاطر مرمٹنا ہزار بار بہتر ہے۔ اور اپنے اس مصمم فیصلے کی ایک سال پہلے دوبارہ تجدید بھی کی ہے۔

افغان مجاہدین نے روسی جارحیت کو ناکام کرنے کی خاطر اپنے اتحاد کو مضبوط تر کر لیا ہے۔ جس کے نتیجے میں روسی فوجوں کو شکست کا سامنا ہے۔ مجاہدین افغانستان نے روسی سیاست کی قلعی کھول دی ہے اور اس کے سوپر طاقت کے جادو کو توڑ دیا ہے اور نہایت پامردی سے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں اور یہ مقابلہ اس

ماہنامہ

مشعل

نورِ خدا ہے کفر کی حالت پہ خندہ زن — پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

استاد برہان الدین ربانی جاجی میدان کے محاذ پر مجاہدین کے مورچوں کا معائنہ فرما رہے ہیں؛

وہ مجاہدین جنہوں نے لبیک کہہ کر جنگ جاجی میں شمولیت کے لیے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں؛

وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک ایک بھی افغان زندہ ہو۔

کابل کی کٹھ پتلی حکومت کی شکست سے روس کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اسے اعتراف کرنا چاہیئے۔ کہ روس نہیں بلکہ افغان ملت ناقابل شکست ہے۔ وہ قوم جو آزادی کی خاطر دس لاکھ سے زیادہ شہیدوں کی قربانی دے سکتی ہے اُسے دنیا کی کوئی طاقت زیر نہیں کر سکتی قربانی کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک دشمن کو فیصلہ کن شکست نہ ہو۔ آزادی کے لئے جنگ میں کام آئے تو شہید اور زندہ رہیں تو غازی کی حقیقت پر ہمارا ایمان ہے اور ایک مسلمان کے عالی مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کی عکاسی کرتا ہے۔

اگر افغان مجاہد اپنی بندوق کی نالی میں جنت کا نظارہ نہ کرتا۔ تو آج وہ کس طرح خالی ہاتھ دنیا کی ایک پُر طاقت کے مقابلے میں اپنی تاریخ کی طویل جنگ لڑتا۔ افغان مجاہد بندوق اٹھاتے وقت اس حقیقت کو سمجھتا تھا۔ کہ اُس کی اس مقدس اقدام کا نتیجہ آزادی یا عزت کی موت ہے۔

ماسکو اپنی استعماری سیاست کی رو سے اپنی مطلب براری کے لئے منت وزاری کے ساتھ زور و طاقت اور کبھی دولت اور تلوار بازیوں سے کام لیتا رہا ہے۔ لیکن افغان مجاہدین کے لئے یہ تمام چیزیں بیکار ہیں اگر کابل کی کٹھ پتلی حکومت صلح و آشتی کا ڈھنڈورہ پیٹے یا مجاہدین کو مخلوط حکومت کی پیش کش کرے۔ یہ تمام وہ فریب ہتھکنڈے ہیں جس سے کیمونسٹوں کے ہاتھوں کچھ بھی نہیں آئے گا۔

صلح وغیرہ کے ان اعلانات کے ساتھ ہی وہ سرزمین پاکستان پر مہاجرین کے کیمپوں پر وحشتناک بمباری سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ اور اس طرح نجیب اللہ اپنی ہی قوم کے بے گناہ بوڑھوں اور بچوں کے خون سے ہاتھ رنگ رہا ہے۔ لیکن ملت افغانہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہ مقصد کے حصول کے لئے خون کا سمندر بھی پار کر لیں گے۔ اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب افغان ایک بار پھر آزادی سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

یادگرامی!

افغانستان کے اسلامی تحریک کے قابل قدر مجاہد اور ربانی پروفیسر غلام محمد (نیازی)، کی شہادت کی آٹھویں برسی کے موقع پر

ہم ان کے لیے اور راہ آزادی کے اُن جیالے شہداء کے لیے جنہوں نے اس راہ حق میں شہادت پائی، ایصال ثواب کی دُعا طلب کرتے ہیں۔ ان کے ارواح

خوشنود ہو اور ان کے نقش قدم ہماری آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بنے؛

"روس ہمیشہ کیلئے آگے نہیں بڑھے گا"

آخر کار شکست کھا کر ماسکو واپس لوٹ جائے گا

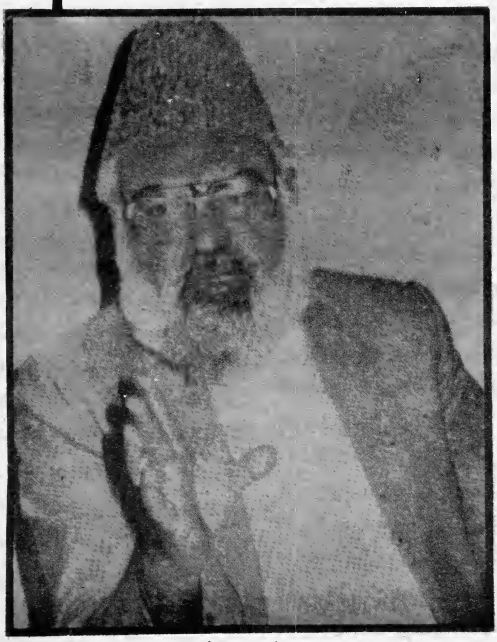

قاضی حسین احمد

جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل سینٹ کے رکن اور متحدہ شریعت محاذ کے سیکرٹری جنرل جناب قاضی حسین احمد صاحب نے سال رواں میں جہاد افغانستان، افغان مہاجرین اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خارجی، اندرونی اور موجودہ سیاسی صورتحال کے بارے میں "جنگ" پینل کو ایک تفصیلی انٹرویو دیتے ہوئے کئی حقائق سے پردہ اٹھا کر مختلف مسائل پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے جہاد افغانستان کی تائید کرتے ہوئے لوگوں کو روسیوں کے ناپاک اور مذموم ارادوں سے آگاہ کیا۔

جناب قاضی حسین احمد نے کراچی اور ملک کے دوسرے حصوں میں ہونے والے فسادات کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا ہے۔ "علیحدگی پسند قوتیں زور پکڑ رہی ہیں اور ان کو تقویت انڈور شین" لابی سے مل رہی ہے۔

کراچی میں جو فساد برپا کیا گیا ہے اور نفرت کی جو دیواریں کھڑی کر دی گئی ہیں اس کی موجودگی میں اگر تخریب کاروں کا کوئی چھوٹا سا منظم گروپ مہاجروں کے علاقے میں گڑبڑ کرتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ پشتونوں نے کیا ہے اور اگر پشتون علاقوں میں کوئی گڑبڑ کرتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں مہاجروں کا حصہ ہے۔ اس طرح نفرت کی آگ بھڑکی اٹھتی ہے۔ ان تمام فسادات کے پیچھے میں اول روز سے ہمارا تجزیہ یہ ہے کہ یہ پاکستان دشمن غیر ملکی طاقتوں کے ایجنٹ کرا رہے ہیں اور وہ ایجنٹ ملک کے باہر علاقے اور ہر طبقے میں اور ہر زبان بولنے والوں میں موجود ہیں۔ ہم اس سے انکار کرتے ہیں کہ یہ کوئی مہاجر پٹھان مسئلہ ہے یا افغان مہاجرین اس میں ملوث ہیں یہ ہمارا کوئی عمومی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ دشمن کے ہاتھ میں کھیلنے والی ایک چھوٹی سی اقلیت کی کارستانی ہے۔"

جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل نے روسیوں کی طرف سے پاکستان پر دباؤ ڈالنے اور افغان مجاہدین کے جائز اور اسلامی جہاد کے بارے میں اپنے خیالات

کا یوں اظہار کیا ہے۔

جہاں تک پاک افغان سرحد کے بارے میں صورتحال کا تعلق ہے اس سلسلے میں جو نئی صورت حال سامنے آئی ہے وہ روس کی کٹھ پتلی اور پٹھو افغان حکومت کی جانب سے مجاہدین کو جنگ بندی کی تجویز ہے۔

افغانستان کا مسئلہ حقیقتاً یہ ہے کہ لوگوں کی مرضی کے خلاف ایک اجنبی کمیونسٹ نظام افغانستان پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی جس کو افغان عوام نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور تہ کئی کی حکومت کے خلاف لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ تہ کئی اور حفیظ اللہ امین کو سہارا دینے میں ان کی سرپرست روسی حکومت ناکام ہو گئی اور اس کے نتیجے میں اپنی فوجیں افغانستان پر چڑھا کر لے آئی اور ایک دوسری کٹھ پتلی ببرک کارمل کو افغان عوام پر مسلط کر دیا۔ اب مسئلہ کا حل یہ ہے کہ روس اپنے اس عزم اور ارادے سے باز آ جائے کہ افغانستان میں اس کی کٹھ پتلی حکومت ہو اور اپنی فوجیں بھی نکال کر واپس لے جائے۔ جب تک یہ دو بنیادی مطالبے پورے نہیں ہوں گے۔ افغانستان کا مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ روسی افواج افغانستان میں اسی لئے ہیں کہ اپنی کٹھ پتلی حکومت کی حفاظت کر سکیں۔ روس اس وقت اسی وجہ سے اپنی فوجیں افغانستان سے نہیں نکال رہے ہیں کہ اس کو یہ بات معلوم ہے کہ اس کی غیر موجودگی میں افغان کٹھ پتلی حکومت ایک دن بھی زندہ نہیں رہے گی۔ اب روس وہاں سے نکلنے کے لئے اس بات کو شرط کے طور پر پیش کر رہا ہے کہ افغانستان کے اندر اس کی مسلط کردہ حکومت اور گروہ کی حفاظت کی ضمانت دی جائے۔ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ نجیب اللہ کی طرف سے جنگ ہے اور مجاہدین نجیب اللہ کی حکومت کو مانتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ پہلے جنگ بند کرو۔ مجاہدین تو اس بات کی مزاحمت کر رہے ہیں کہ ان کے اوپر ایک غیر مقبول حکومت روس نے مسلط کر دی ہے۔ جو کمیونسٹ نظام کی حامی اور طرفدار ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ روسی فوجیں وہاں اس حکومت کی حفاظت کے لئے موجود ہیں۔ مجاہدین ان کو وہاں سے نکالنا چاہتے ہیں۔ روس اس ارادے سے دست بردار ہو جائے کہ افغانستان میں اس کا نظام چلے اور اس کی مرضی کی حکومت قائم رہے۔ افغان عوام کو ان کی آزاد مرضی سے ان کی پسند کی حکومت قائم کرنے کا موقع دیں اسی لئے وہ مزاحمت کر رہے ہیں۔ جب تک ان کی یہ بنیادی شرائط پوری نہ ہو جائیں۔ کسی جنگ بندی یا سیز فائر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان میں جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ کوئی بہت بڑی پیش کش ہے۔ اور حکومت پاکستان کو بھی اور افغان مجاہدین کو بھی اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے وہ روس کی چال کو نہیں سمجھ سکے پاکستان کی سرزمین پر اگر ایک کمیونسٹ حکومت ہو روس کے زیر اثر اور تابع ہو تو کیا ایسی صورت میں ہم اپنی آزادی برقرار رکھ سکتے ہیں۔ جبکہ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ روس کے عزائم توسیع پسندانہ ہیں اور اس کے توسیع پسندانہ عزائم کو معلوم کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ آپ اس کے ۱۹۷۹ کے نقشے اور آج کے نقشے کو سامنے رکھیں آپ کو معلوم ہو گا کہ ۱۹۷۹ میں روس کیا تھا اور اب اس میں کتنی توسیع ہو چکی ہے۔ روس کا اپنا فلسفہ توسیع پسندانہ ہے اور وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا یہ کمیونسٹ نظام پھیلے گا اور دنیا میں غالب ہو گا۔ پھر ان کا عمل سب کے سامنے ہے۔ روس میں ہمارے سفیر نے یہ بات کہی ہے کہ روس کے عزائم کے بارے میں انہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ تو روس کے نقشے کو دیکھ کر ہی معلوم ہو جاتے ہیں۔ روس اپنے عزائم فلسفے اور تاریخ سے ایک توسیع پسند ملک ہے وہ اسے کسی سے چھپاتا نہیں ہے۔ اس کا اصل ہدف خلیج تک پہنچنا ہے۔ جو دنیا کی شہ رگ ہے۔ وہ اب اس کے اب صرف ساڑھے تین سو میل کا فاصلہ رہ گیا ہے اور اس کی راہ میں صرف افغان مجاہدین رکاوٹ ہیں۔ امریکہ ہزار دفعہ کہے۔ لیکن وہ اس کا راستہ روکنے کے لئے اتنی دور سے نہیں آ سکتا۔ یہ ایک یقینی بات ہے کہ روس کو اب افغانستان سے نکلنا ہی پڑے گا۔ اب اس کے لئے وہاں ٹھہرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اسے وہاں سے نکلنا ہی پڑے گا۔ اب اس کے لئے وہاں ٹھہرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اسے وہاں سے نکلنا ہی پڑے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ افغانستان میں فضائی تحفظ کی وجہ سے ٹکا ہوا تھا۔ یہ اس کی مجاہدین پر برتری تھی۔

افغانستان میں اگر آپ جا کر دیکھیں تو وہاں چھاؤنیاں ہیں۔ ان کو ملانے کے لئے سڑکیں بنی ہوئی ہیں۔ چھاؤنیوں کے ارد گرد قبائلی آباد ہیں۔ جنہوں نے ان چھاؤنیوں کا ایک طرح کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

سوال: روس کی روایت تو اب تک یہ رہی ہے کہ وہ جہاں ایک دفعہ مسلط ہوتا ہے وہاں سے جاتا نہیں ہے

جواب: میں اس کی طرف آتا ہوں کہ افغانستان میں صورت حال یہ نہیں ہے کہ وہ وہاں اپنی مرضی کا نظام مسلط کر چکا ہے اور عوام نے اسے قبول بھی کر لیا ہے اور پھر وہ اپنی مرضی سے یہاں سے چلا جائے افغانستان سے وہ ایک ناکامی کی صورت میں جائے گا شکست کھا کر جائے گا۔ اپنے مقاصد کو حاصل کئے بغیر ناکام اور نامراد ہو کر جائے گا۔ اسے بالآخر افغانستان سے جانا پڑے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں وہ جانے پہ مجبور ہو گیا ہے اور اس کی واحد برتری یعنی فضائی برتری اب مجاہدین کے پاس

چینی میزائل آنے سے ختم ہو گئی ہے۔ روس تو افغانستان کی زمین پر مار کھاتا رہا ہے۔ لیکن وہ محض خفاظی برتری کی وجہ سے وہاں موجود تھا اس کا ٹینک بیکار ہو گیا تھا۔ اب چینی میزائل آجانے سے اس کا ہوائی جہاز بھی بیکار ہو گیا ہے۔ وہ اڑتے ہی گرا لیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اس کا جانی اور مالی نقصان بڑھ گیا ہے۔ یہ جانی اور مالی نقصان وہ بہت زیادہ مدت تک برداشت نہیں کر سکتا۔ روس کوئی بہت بڑی اقتصادی قوت نہیں ہے اس کو بھی اپنے گھر میں بے شمار مسائل کا سامنا ہے۔ روسی قیادت نے اپنی معاشی بدحالی اور اپنے مختلف مسائل کا اعتراف کیا ہے اس کے سامنے اپنے عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس کے عوام عدم اطمینان کا شکار ہیں اس لئے افغانستان سے ان کی واپسی روس کی اپنی ضرورت بن چکی ہے۔ کوئی بھی ملک جب اپنے عروج پر ہوتا ہے تو کبھی واپس نہیں جاتا آگے ہی بڑھتا ہے۔ جیسا کہ ایک زمانے میں انگلستان کی طاقت تھی جو آگے ہی بڑھتی تھی واپس نہیں آتی تھی۔ پھر اس نے انگلستان میں شکست کھائی اور وہ واپس چلا گیا۔ اس کے بارے میں بھی پہلے یہی بات مشہور تھی اسی طرح سے روس بھی ہمیشہ کے لئے آگے نہیں بڑھے گا بلکہ ایک خاص مقام تک پہنچنے کے بعد وہ واپس آجائے گا۔

سوال: مجاہدین کے لئے اسلحہ کے حصول کا کیا ذریعہ ہے؟

جواب: اس طرح کی مزاحمت کی تحریکوں میں دشمن کی فوج ان کے لئے اسلحہ کے حصول کا ذریعہ ہوتی ہے۔ گوریلا اور مزاحمت کی تحریکوں میں یہی ذریعہ ہوتا ہے۔ دوسرا ذریعہ افغان مجاہدین کے لئے اسلحہ کے حصول کا خود افغان فوج ہے۔ جو بڑی تعداد میں ان سے آکر ملتے رہتے ہیں۔ وہ مجاہدین کو روسی ٹھکانوں سے بھی آگاہ کرتے ہیں اور اسلحہ بھی فراہم کرتے ہیں اور اسلحہ کے ذخائر سے بھی آگاہ کرتے ہیں اور حملے کے لئے رہنمائی بھی کرتے ہیں۔ بریگیڈ کے بریگیڈ تک مجاہدین سے آن ملے ہیں۔ شروع میں فرنٹ دشمن کے اسلحہ سے شروع ہوتی۔ پھر افغان فوج

کے آن ملنے سے اس میں اضافہ ہوا۔ جب ایسی جنگ دو ملکوں میں یا طاقتوں میں چھڑ جاتی ہے تو دونوں قوتیں اپنے دوست ممالک سے رابطہ کرتی ہیں۔ چنانچہ روس سے جن ممالک کو خطرہ ہے اس کے توسیع پسندانہ عزائم سے جو بھی خوفزدہ ہے اس کی ہمدردیاں افغان مجاہدین کے ساتھ ہیں۔ جو روس کا ہمدرد ہے وہ روس کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں اور وہ کسی نہ کسی صورت میں افغان مجاہدین تک کمک پہنچاتے ہیں۔

جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل سینیٹر قاضی حسین احمد صاحب سے "جنگ" پینل نے پشاور اور ملک کے دیگر حصوں میں ہونے والے دھماکوں، افغان مہاجرین کے بارے میں بعض الزامات اور مختلف قسم کے دیگر سوالات کئے۔ جو درج ذیل ہیں:

سوال: پشاور میں ہونے والے دھماکوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ کون لوگ کرا رہے ہیں؟

جواب: ایک بات پر سب لوگ متفق ہیں کہ یہ سب روسی ایجنٹ کرا رہے ہیں یہ ایجنٹ مقامی طور پر موجود ہیں تو باہر سے آنے کی کیا ضرورت ہے۔

سوال: بعض لوگ الزام لگا رہے ہیں کہ یہ دھماکے افغان مہاجرین کرا رہے ہیں۔؟

جواب: افغان مہاجر اپنی جائے پناہ کو کیوں تباہ کرے گا۔ افغان مہاجرین کو یہ ملک اپنے ملک کی طرح عزیز ہے اور یہ ان کے لئے دارالہجرت ہے۔ یہاں تو ان کی جان، مال اور عزت محفوظ ہے

سوال: ولی خان نے کہا ہے کہ اگر امریکی مفادات کو چھوڑ کر ملکی مفادات کو سامنے رکھا جائے تو افغانستان کا مسئلہ ۲۴ گھنٹے میں حل ہو سکتا ہے۔

جواب: یہ ملک کے مفادات کے کب دائی بن گئے ہیں اصل بات یہ ہے کہ ان کا آقا روس مشکلات میں گھر گیا ہے۔ تو یہ ملکی مفاد کی آڑ میں اس کو مشکلات سے نکالنے کی بات کرتے ہیں اب کہتے ہیں کہ میں نے کبھی پختونستان کا نام نہیں لیا ان کو محب وطن بننے پر کس نے مجبور کیا۔ افغان مزاحمت نے انہیں مجبور کیا ہے۔ یہی شخص دو سال پہلے کہتا تھا کہ میں نے کابل میں ایک گولی چلنے کی آواز نہیں سنی اس کا یہ بیان پورے ملک کے اخبارات

میں چھپا تھا، جس کا مطلب یہ تھا کہ افغانستان میں کوئی مزاحمت نہیں ہو رہی ہے کوئی جنگ نہیں ہے۔ محض پروپیگنڈا ہے۔ اب کس نے انہیں یہ بیان بدلنے پر مجبور کیا ہے کہ یہ تو اصل میں یہاں روس کے مفادات کے نگران ہیں اور انہوں نے اپنی قسمت وہاں وابستہ کی ہے ان کی بدقسمتی یہ ہے کہ پہلے انہوں نے اپنی قسمت ہندوؤں کے ساتھ وابستہ کی۔ جب ان کی خواہشات کے خلاف پاکستان بن گیا اور اس نئے سیٹ اپ میں اپنی جگہ نہ بنا سکے تو پھر انہوں نے اپنی قسمت روس کے ساتھ وابستہ کر دی اور اب جب وہ مشکل میں پھنس گیا تو انہیں اپنا موقف تبدیل کرنا پڑا ہے۔ ان لوگوں کی سوچ یہ ہے کہ اگر روس افغانستان کے اندر مستحکم ہو جائے تو پھر ان کے پاکستان میں کچھ مستقبل ہو سکتا ہے۔ یہ یہاں کے ہیرو تی کارمل اور نجیب بننا چاہتے ہیں۔ روس کی کٹھ پتلی کے طور پر یہاں کام کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی ساری کی ساری سوچ یہ ہے۔ ان کو اب یہ نظر آ رہا ہے کہ ان کا یہ خواب بھی پورا نہیں ہوگا تو وہاں نجیب اللہ امن امن پکار رہا ہے اور یہاں یہ حب الوطنی کی باتیں کر رہے ہیں

سوال: ایک تاثر یہ ہے کہ ایک پٹھان نجیب اللہ کو اس لئے اقتدار پر لایا گیا ہے تاکہ پٹھانوں کو مطمئن کیا جائے۔ چنانچہ اس کے آنے کے بعد افغان پٹھان مہاجر واپس جا رہے ہیں۔

جواب: نجیب اللہ کا جو اپنا گاؤں ہے افغان مجاہدین اسے بھی تباہ کر دیا ہے اسے کوئی پٹھان غیر پٹھان کی چیز فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ترہ کی بھی پٹھان تھا، حفیظ اللہ امین بھی پٹھان تھا۔ خود ببرک کارمل بھی پٹھان ہے۔ صرف کابل شہر میں رہنے کی وجہ سے فارسی بولتا ہے اس کا قبیلہ بھی پٹھانوں کا قبیلہ ہے۔ اس کا نام بھی پٹھان نام ہے۔ ببرک پشتو میں شیر کو کہتے ہیں اور کارمل نام بھی پٹھان نام ہے۔

سوال: بیگم ولی خان اب جب افغانستان گئی ہیں۔ تو کہا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ مہاجروں کی ۶۰ بسوں کا قافلہ بھی گیا ہے

جواب: اتنے گھرانے اور لوگ تو روزانہ آتے جاتے رہتے ہیں پھر ۶۰ بسوں کا قافلہ ۴۰/۵۰ لاکھ مہاجرین میں کیا حیثیت رکھتا ہے

سوال: افغان مہاجرین کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ واپس نہیں جائیں گے؟ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔

جواب: اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ واپس نہیں جائیں گے۔ جس ملک سے انہیں اتنی محبت ہے کہ اس کے تحفظ اور دفاع کے لئے وہ اپنی جان دے رہے ہیں تو وہ اس ملک میں واپس کیوں نہیں جائیں گے۔

سوال: افغان مہاجرین کے بارے میں ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے کہ ان کی پاکستان آمد کے بعد ہیروئن، کلاشنکوف کو بڑا فروغ ملا۔ اس الزام کی کیا حقیقت ہے۔

جواب: اصل بات یہ ہے کہ افغان جہاد کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک نیا جوش و ولولہ اور عزم پیدا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ کہ چھوٹی اور کمزور قوموں میں یہ حوصلہ پیدا ہوا کہ ہم سپر طاقتوں کی تسلط سے اپنے آپ کو آزاد کرا سکتی ہیں اور اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتی ہیں۔ جہاد کے اس تاثر اور تصویر کو مدھم کرنے کے لئے انڈور شین لابی نے یہ بات چلائی ہے کہ افغان مجاہدین کو جہاد، غیرت، حریت اور اسلام دوستی کا منظر بننے کی بجائے ان کے ساتھ منشیات اور اسلحہ کا کاروبار وابستہ کیا جائے۔ یہ انڈور شین لابی کی سازش ہے اور ان ہی کے لوگ یہ کام کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ افغان مجاہدین اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علامت ہیں دوسری یہ بات بھی غلط ہے کہ ہیروئن کوئی نئی چیز ہے پہلے چرس اور افیون کی اسمگلنگ ہوتی تھی اب نئی "ٹیکنیک" آ گئی ہے لیبارٹریاں بن گئی ہیں۔ نئی مشینیں آ گئی ہیں جن کے ذریعہ افیون کا جوہر نکال لیا جاتا ہے اور اسے ہیروئن کا نام دے دیا جاتا ہے۔ اٹلی میں پہلے ہیروئن بنانے کا کام ہوتا تھا اب وہاں ختم کر دیا گیا ہے اور وہاں کی ساری مشینری اور لیبارٹریاں سمیت علاقہ غیر میں منتقل کر دی گئی اور اسی سے یہ ہیروئن تیار ہوتی ہے بین الاقوامی مافیا کی ساری توجہ اب اس علاقے پر ہو گئی ہے۔ منشیات کی اسمگلنگ کا جو سلسلہ ہے یہ سرکاری سرپرستی میں ہوتا ہے اس سرپرستی کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ دنیا بھر میں منشیات جاتی ہے جب تک سرکاری عملہ ملوث نہ ہو یہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی افغان مہاجر ملوث نہیں۔ اب تک کوئی ایک افغان مہاجر اس سلسلے میں پکڑا نہیں گیا، اسمگلنگ کا اپنا ایک پورا نظام ہے پاکٹ ہیں، طریق کار ہے یہ کام کرنے والے ہر برادری، ہر علاقے کے لوگ ہو سکتے ہیں وہ کراچی میں موجود ہیں۔ پشاور میں ہیں، لاہور میں ہیں ہر جگہ ہیں اور کھلے عام آزادی سے گھومتے ہیں ان کو کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔ قبائلی علاقوں میں تو زیادہ تر باہر کے لوگ کام کرتے وہاں تو پٹھان بھی کم ہیں فنی ماہرین تو سارے باہر کے ہیں افغان مہاجر تو

اس پورے پکچر ہی میں سامنے نہیں آتا۔ جہاں تک کالشنکوف کی بات ہے تو ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ افغانستان کی حکومت اپنے ایجنٹوں کو پاکستان میں گڑبڑ کرنے کے لئے تخریبی کاروائیوں کے لئے اسلحہ دیتی ہے یہ کام ہندوستان کر رہا ہے اور افغانستان بھی کر رہا ہے۔

سوال: جماعت اسلامی قوم کو ٹکڑے اور قومیتوں میں بانٹنے کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اور اس قوم کو ملت واحدہ بنانے کے لئے کیا پروگرام رکھتی ہے

جواب: ہمارا پیغام اور دعوت یہی ہے کہ ملک کے ہر گھر اور ہر جگہ ہم یہی دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے سارے مسائل اور مشکلات کا حل امت واحدہ بننے میں ہے ہم تعصب اور علاقائیت کے خلاف ہیں اور ہر جگہ ایسے عناصر کا مقابلہ کرتے ہیں اسی لئے وہ لوگ ہر جگہ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ صوبہ سرحد میں ہمارے مدمقابل ولی خان ہیں صوبہ سندھ میں جی ایم سید، بلوچستان میں خیر بخش مری اور پنجاب میں حنیف رامے کراچی میں الطاف حسین پائے جاتے ہیں۔ ہم ہر جگہ ایک بات کرتے ہیں کہ ہم ایک امت ہیں اور اس کو ٹکڑے کرنے والے ہمارے دشمن ہیں اور ہمارا قوت کا راز بھی اسی میں مضمر ہے کہ

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

اس سے کسی کو انکار نہیں اگر کوئی بے انصافی ہے محرومی ہے ظلم ہے اس کا ازالہ ہونا چاہیئے اس سے کوئی انکاری نہیں۔ ہم اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ قوم ایک امت بن جائے۔ جب یہ قوم ایک امت اور ایک قوم بن جائے گی تو پھر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کا کوئی استحصال کرے۔ لوگ پھر ایک دوسرے کے ساتھ بھائیوں کی طرح سلوک کرینگے کوئی بھی قوم دوسروں کا حق تو نہیں مانگتی اپنا حق مانگتی ہے۔ اپنا حق تو عدل وانصاف کے اصولوں کے مطابق دلوانا ہے۔ یہ کسی بھی ایسی حکومت کا فرض ہے جو خود کو عادل اور منصف ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔ ہم اسی لئے کہتے ہیں کہ یہاں اسلامی انقلاب آجائے سب مسلمان ہیں ایک نظام اور ایک عقیدے پر متفق ہیں کیوں کوئی دوسرے کے ساتھ بے انصافی کرے گا اسلام کا بنیادی اصول یہ ہے کہ وہ زبردست کو سہارا دیتا ہے۔ جو کمزور ہے اس کے لئے قوت کا سبب بنتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے جو پسماندہ ہے اسے آگے بڑھانے کی کوشش کرتا ہے لوگوں کو ترقی کی ایک ہی سطح پر لانا بھی اسلام کا بنیادی اصول ہے اور ایک منصف اور عادل حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہم یہی کہتے ہیں کہ یہاں ایک ایسے اسلامی انقلاب کی ضرورت ہے۔ جس میں جو لوگ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں ان کو سہارا دیا جائے اور آگے بڑھانے کی کوشش کی جائے۔

ہم نہایت جرأت سے کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کے اندر پھوٹ ڈالنا مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنا افغان مجاہدین کو جو حق کی بالادستی اور آزادی کی خاطر لڑ رہے ہیں، اشرار لیٹرے وغیرہ قرار دینا روسی اور روسی لابی کی توسیع پسندی اور ہوس ملک گیری کے لئے مؤثر تبلیغات میں سے ہے

لیکن ہمارا پختہ یقین ہے کہ روس اپنے ندموم اور ناپاک عزائم میں انشاءاللہ ہمیشہ کے لئے ناکام ونامراد رہے گا روس ہمیشہ کے لئے آگے نہیں بڑھے گا آخر کار شکست کھا کر ماسکو لوٹ جائیگا۔

صوبہ سمنگان کے جہادی امور کا نمائندہ انجینئر عبدالکریم شہید

— ھو تکی —

صوبہ سمنگان کے جہادی امور کا نمائندہ جناب انجینئر عبدالکریم جو چند دن پہلے فریضہ جہاد ادا کرنے کی غرض سے اپنی دیگر مجاہد ساتھیوں سمیت جانی میدان گئے تھے۔ کئی معرکوں کے دوران کئی اشخاص کو بھاری جانی ومالی نقصان پہنچاتے کے بعد ایک خونین جھڑپ میں دشمن کے ایک بے رحم گولے کا نشانہ بن کر جام شہادت نوش کرگئے۔ وہ جناب نہایت دلیر اور اسلام پر در مجاہد تھا۔ اس

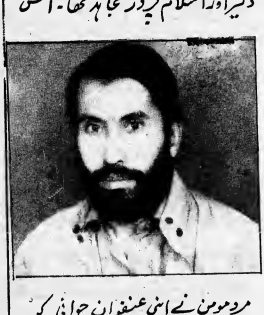

مرد مومن نے اپنی عنفوان جوانی کو اعلائے کلمۃ اللہ اور اسلامی خدمات کے لیے وقف کردیا تھا۔ وہ اسلام اور جہاد مقدس کی راہ میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ آخر کار وہ اسی راستے میں شہید ہوکر اللہ کو پیارے ہوگئے۔

تحریر: مولوی زاہدی احمد زئی

آفرینش مخلوق اور نظریۂ ارتقاء

اسلام نے آفرینش مخلوق کے بارے میں کیا بیان کیا ہے؟ اور نظریۂ ارتقاء کو اسلامی فکر میں کیا مقام حاصل ہے؟ اس امر کو سمجھنے کے لئے ضروری ہوگا کہ ہم اسلام کے نظریہ و نکات تخلیق اور نظریۂ ارتقاء کے بارے میں مسلمانوں کے افکار کا بالاستیعاب مطالعہ کریں، تبھی ہم اس بارے میں کسی حتمی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ آیا تخلیق ایک ارتقائی عمل کے ذریعے رو پذیر ہوئی یا بیک وقت عمل میں آئی۔ نیز یہ ایک ارتقائی امر تھا یا اسے ہم قدرت خداوندی کا مظہر قرار دے سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس موضوع میں ہم دوسرے مذاہب کی نظریات بھی نظر قارئین کریں گے۔

مسلمان فلسفیوں میں سب سے پہلا حکیم جاحظ تھا۔ جس نے سب سے پہلے فلسفۂ ارتقاء اور ان تبدیلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ جو نقل مکانی سے جانوروں میں رونما ہو جاتی ہیں اور جسے آگے چل کر المسعودی، البیرونی، ابن مسکویہ اور ابن خلدون نے مرتب شکل میں پیش کیا ہے۔ یہاں ہم ابن مسکویہ کے نظریۂ ارتقاء کا خلاصہ پیش کرتے ہیں

ابن مسکویہ کہتا ہے۔ نباتات کی زندگی پر نظر ڈالئے تو ارتقاء کے اولین مراحل میں نہ تو ان کی پیدائش اور نمو کے لئے بیج کی ضرورت ہوتی ہے۔ نہ اپنی نوع کے تسلسل کے لئے انہیں اس سے کام لینا پڑتا ہے۔ لہٰذا اس مرحلے پر ہم نباتات کی زندگی اور معدنیات میں یوں فرق نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ وہ مرحلہ ہے۔ جس میں نباتات کو تھوڑی بہت حرکت کی طاقت مل جاتی ہے اور پھر اعلیٰ انواع کی صورت میں برابر یہ ترقی ہوتی ہے تا آنکہ اس کا اظہار اس طرح ہوتا ہے کہ پودے شاخیں نکالتے اور پھلوں کے ذریعے اپنی نوع کا تسلسل قائم رکھتے ہیں۔ لیکن پھر حرکت کی اس قوت میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ درخت پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے تنے ہوتے ہیں اور وہ برگ و بار لاتے ہیں اب اس سے بھی آگے بڑھئے تو نباتات کے ارتقاء کا آئندہ مرحلہ وہ ہے جس میں ایسی انواع کا ظہور ہوگا، جن کے لئے زیادہ بہتر زمین اور بہتر آب و ہوا کی ضرورت ہوگی۔ انگور اور کھجور ارتقائے نباتی کی آخری منزل ہیں جس کے ڈانڈے گویا حیوانی زندگی سے جا ملتے ہیں۔ چنانچہ کھجور کے اندر تو جنسی اختلاف بھی واضح طور پر نمایاں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کھجور میں جڑوں اور لرزشوں کے علاوہ وہ سب بھی نشو و نما پا لیتی ہے۔ جس کا کام کچھ دیسا ہی ہوتا ہے جیسے دماغ کا اور جس پر گویا اس کی سلامتی اور حفظ و بقا کا دار و مدار ہوتا ہے۔ یہ نباتات کی زندگی میں ارتقاء کا آخری درجہ ہے یا یوں کہئے کہ حیوانی زندگی کی تمہید، حیوانی زندگی کا پہلا قدم زمینی پیوستگی سے آزادی ہے، جسے گویا شعوری حرکت کی ابتداء سے تعبیر کرنا چاہیئے۔ اسے حیوانی زندگی کا آغاز کہیئے۔ جس میں اول حس لامسہ اور بالآخر حس باصرہ کا نشو و نما ہوتا ہے مگر پھر جب حواس کا نشو و نما حاصل کر لیتے ہیں۔ تو حیوانات نقل و حرکت میں آزاد ہو جاتے ہیں، مثلاً حشرات الارض رینگنے والے جانور، چیونٹیاں اور شہد کی مکھیاں، چرپایوں میں گھوڑا حیوانیت کا مظہر اتم ہے اور پرندوں میں عقاب، آخر الامر جب بندروں کا ظہور ہوتا ہے تو حیوانیت گویا انسانوں کے دروازے پر آ کھڑی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ بندر یا بعتبار ارتقاء انسان سے صرف ایک درجہ ہی پیچھے ہے۔ ارتقاء کے مزید

مراحل میں کچھ اور عضویاتی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جن کے پہلو بہ پہلو انسان کی قوت تمیز اور روحانیت میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ تا آنکہ وحشت کی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور انسان تہذیب و تمدن کی دنیا میں قدم رکھ دیتا ہے

یہی بات المسعودی نے بھی پیش کی ہے۔ اس کا نظریہ یہ تھا کہ انسان پہلے جمادات پہاڑ دریا وغیرہ۔ پھر نباتات یعنی خودرو، حیوانیات، جڑ توے۔ خلیے اور پودے وغیرہ اور اس کے بعد حیوانات کے زمرے میں آیا اور بالآخر اپنی سے ترقی کر کے انسان بنا

اکثر فلسفیوں کے نزدیک وہ قوت عقل فکر ہی تھی۔ جس نے آدمی کو انسان بننے میں مدد دی اور اسے کرہ ارض کا مالک بنا دیا۔ اس تشکیل میں تجربے اور غلطی نے اس کی بہت مدد کی۔ ابن خلدون اس ارتقاء اور تغیر کو کسبی نہیں بلکہ وہبی قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک ارتقاء کا قانون خدا کی طرف سے نافذ ہے۔ یہ کائنات مختلف طبقات میں درجہ بدرجہ بٹی ہیں۔ ہر طبقہ اوپر والے طبقے کی طرف ڈھل رہا ہے۔ اسے یوں دیکھئے کہ زندگی سے محروم مادہ ایک طبقہ ہے۔ اس کی ابتدائی ارتقائی شکل نباتات اور نباتات کا ارتقاء حیوانی قالب اختیار کرتا ہے۔

نباتات کے ابتدائی افق حشیش اور جڑی بوٹیاں ہیں اور آخری افق کھجور اور انگور جیسے حیوانات نما پودے ہیں۔ یہاں سے حیوانات کا ابتدائی افق شروع ہوتا ہے جیسے اور سنکھ کہ ان میں چھونے کی قوت پائی جاتی ہے۔ ان حیوانات کی بے شمار قسمیں ہیں ان میں سے کوئی ایک کڑی تکوین و تدریج کی منزلیں طے کرتی ہوئی انسانیت کے افق اول کو جا چھوتی ہے

یہ انسانی ادراک و حس کے ابتدائی مضمرات ہی کا حامل ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ انسان معرض وجود میں آتا ہے۔ جس میں غور و فکر کی تمام صلاحیتیں جلوہ گر ہوتی ہیں اور جو ہمارے مشاہدہ کا آخری نقطہ ہے۔

ابن خلدون کے نزدیک ارتقاء و تغیر کا قانون چلا جاتا ہے کہ یہ سلسلہ یہیں نہ رکے بلکہ آگے بڑھتا جائے۔ اس لئے یہاں ایک ذات اور ماننا پڑے گی جس میں ادراک صرف اور تعقل محض ہو، یہ عالم ملائکہ ہے۔ اس کا ایک افق تو انسان سے ملا ہوا ہے اور دوسرا افق جدا اور بلند ہے۔ یعنی دوسرا افق مقام الوہیت سے ملا ہوا ہے، اب ہوتا یہ ہے کہ کبھی کبھی نفس انسانی ایک ہی جست میں بشریت سے جدا ہو کر اس نوری طبقے میں پہنچ جاتا ہے۔ جسے ملائکہ کا طبقہ کہا گیا ہے یہ مقام نبوت کا ہے۔ گویا نبی انسانی ادراک کے ارتقاء کی اگلی منزل ہے جو بیک وقت انسان بھی ہوتا ہے اور طبقہ ملائکہ میں بھی اس کا گذر ہوتا ہے۔ ابن خلدون نبوت کے اس دائرے میں اولیاء اور صوفیاء کو بھی شامل کر لیتا ہے۔

ڈارون کا نظریۂ ارتقار

غیر مسلمان فلسفیوں میں ڈارون نے ارتقار کے بارے میں اپنا نظریہ پیش کیا ہے اور غیر اسلامی ساری مسلکوں پر اعتماد کیا ہے اور اس کے نظریہ کا پرجوش تائید کر رہا ہے درانحالیکہ ڈارون نے جو نظریہ ارتقار پیش کیا ہے وہ سراسر عقل و نقل دونوں میں غلط ہے۔

بہر حال ڈارون نے ۱۸۵۹ء میں اپنا نظریۂ ارتقار پیش کیا کہ کائنات کی ہر شے متحرک ہے۔ کوئی شے ترقی کی طرف گامزن ہے تو کوئی تنزل کی طرف۔ نااہل اس دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ آئندہ نسل صرف اہل ہی بڑھا سکتے ہیں۔ تمام ذی روح اشیاء آج جس شکل میں نظر آتی ہیں، ہمیشہ سے ایسی نہیں تھیں۔ اہل نسل کو بھی زمانے کے حالات کے تحت اپنے آپ کو بدلنا ہوتا ہے۔ کمزور اور نااہل اس دنیا میں نہیں رہ سکتے۔ زمانے کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اگلی نسلیں مختلف ہوتی چلی جاتی ہیں۔ آدمی جانور اعلیٰ جانوروں میں شمار ہونے لگتے ہیں مگر یہ تبدیلی رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ آدمی نے بھی اسی اصول کے تحت ترقی کی ہے اور کپڑے مکوڑے کی حیثیت سے اپنی زندگی کا آغاز کر کے مختلف جانوروں کا روپ دھارنا، آج کا انسان بنا"

یہ تھا ڈارون اور اس کے معتقدین کا نظریہ ارتقار، لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ نظریۂ ارتقاء کے حامیوں کے نزدیک اس بات کا بین ثبوت کیا ہے کہ ساری مخلوقات ارتقار کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہیں نہ کہ دست قدرت نے انہیں آن واحد میں پیدا کر دیا؟ اس کا جواب علم تاریخ سے تو قطعاً نہیں مل سکتا کیونکہ ہمارا موجودہ علم تاریخ ہمیں پانچ، چھ ہزار برس سے زیادہ پیچھے نہیں لے جاتا۔

تاریخ کا انحصار تحریروں اور کتبوں پر ہوتا ہے اور پہلی انسانی تحریر صرف سات ہزار برس قبل وجود میں آئی تھی جبکہ انسانی بستیاں اس سے بہت پہلے کی ہیں۔ علم آثار قدیمہ کا تعلق بھی زیادہ تر ان قدیم بستیوں سے ہے۔ لے

دے کے علم الارض ہی رہ جاتا ہے جس کی وساطت سے ہم لاکھوں کروڑوں برس پرانی تاریخ ارض کا پتہ چلا سکتے ہیں۔

ماہرین ارضیات کے نزدیک آج سے لاکھوں کروڑوں برس قبل کرۂ ارض پر کئی تغیر و تبدل ہوئے۔ جن کی وجہ سے سطح زمین پر کئی بعض اشیاء زیر زمین چلی گئیں۔ ان میں پتھر، جنگل اور مردہ جانور بھی تھے۔ سال ہا سال گزر جانے کے بعد یہ سب کچھ پتھر بن گیا۔ ان پتھروں کو متحجرات کہا جاتا ہے۔ ان طوفانوں سے قشر ارض پر مختلف تہیں بنتی چلی گئیں اب ہمیں بآسانی علم ہو سکتا ہے کہ کون سے متحجرات کس دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ علم الارض کی رو سے ان طوفانوں کے ادوار کی تاریخ صحیح صحیح طور پر معلوم ہے۔ اب یہ متحجرات جس دور کی پرت سے نکلیں گے ظاہر ہے کہ یہ اسی دور سے تعلق رکھتے ہوں گے ماہرین ارضیات ان متحجرات میں پائی جانے والی خلورین کی مقدار اور ان کی تابکاری سے ان کی عمر کا اندازہ لگاتے ہیں۔

ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے نظریہ ارتقاء کے حامی مندرجہ ذیل دلائل پیش کرتے ہیں۔

اول یہ کہ موجودہ تمام مخلوق شجر حیات کی کوئی نہ کوئی شاخ قرار پائی چاہیئے۔ قدیم ادوار کا ہر جانور جدید دور کے جانوروں کا جد قرار پائے گا۔ یا اس کی نسبت کہا جائے گا کہ وہ لاولد مرگیا۔ نسل کا سلسلہ اگر ایک دفعہ منقطع ہو جانے کے بعد نئے سرے سے چلے تو وہ ارتقاء نہیں بلکہ تخلیق خاص ہوگی۔ ارتقاء کی رو سے کوئی پیش رو حیوان اپنے بعد میں آنے والے نمونے سے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً سب دودھ پلانے والے جانور اپنے پیش رو رینگنے والے جانوروں کی اولاد سمجھے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر اس زمانے کے اندر جس میں بطن زمین میں پتھر کا کوئی کوئلہ بن رہا تھا اور روئے زمین پر کہیں رینگنے والے سانپ اژدہا کا نام و نشان بھی نہ تھا، ہمیں پتھر کے کوئلے کی کان میں گھوڑے یا شیر کی کھوپڑی مل جائے۔ تو

جلال (فرهیخته)

نظریہ ارتقاء کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائے گا۔ اسی طرح اگر ہم پتھر کے کوئلے کی کسی تہہ میں انسانی دانت پڑا ہوا پائیں تو یقین کو لیجئے کہ ساری مخلوق آن واحد میں تیار ہوئی تھی۔ اسی طرح اگر کسی دور کی پرت میں کسی جدید دور کے جانور کا متحجر شدہ ڈھانچہ مل جائے تو ہم باور کر لیں گے کہ نظریہ ارتقاء قطعاً باطل ہے۔ لیکن تاریخ ارض کے اس تسلسل میں بھی ہمیں ارتقاء ہی نظر آتا ہے، ہر دور کی طوفانی پرت میں صرف اسی دور کے جانوروں کی ہڈیاں ملتی ہیں۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ قدیم مخلوق کے جو متحجرات دریافت ہوئے ہیں ان میں بھی ایک تسلسل اور نظم ہونا ضروری ہے کہ فلاں قسم کی مخلوق سے قبل فلاں طرح کی مخلوق کا وجود لازم ہے۔ ڈاروں کے سامنے اس قسم کے ثبوت موجود نہ تھے اس لئے اس کا نظریہ ایک طرح سے ناقص رہا۔ نتیجہ میں عیسائی چرچ نے ڈاروینیت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔ ان لوگوں کی دلیل تھی کہ ایک پرت کی مخلوق کی درمیانی مخلوق کہاں ہے؟ وہ مدارج کہاں ہیں۔

جنہوں نے ایک دور کی مخلوق کو اپنی شکل بدلنے پر مجبور کیا۔ مگر اب ماہرین ایسے آثار تلاش کر چکے ہیں۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ اگر تمام حیوانات آن واحد میں پیدا ہوئے تو یقیناً قدرت کا فیصلہ ان کے ماحول کے مطابق ہوا ہوگا یعنی ان حالات کی رو سے جن میں کوئی خاص مخلوق رہتی ہے۔ اگر کسی حیوان کو کوئی خاص عضو درکار ہے۔ تو عقل کہتی ہے کہ اسے ضرور ملنا چاہیئے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بلی کے پر نہیں ہیں

(بقیہ اگلے شمارے میں)

تحریر: عبدالحبیب ہمدرد

سنگدل

ہاں! یوں تو خلقت بنی نوع انسان سے لے کر اس کرۂ ارض کے مکینوں پر بے شمار ظلم وستم کے اندوہناک واقعات گزر چکے ہیں۔ خاص طور پر مسلمان تو کافروں کی چکی میں پسے جا رہے ہیں۔ آج کے ایٹمی دور میں افغان مجاہدین کے ساتھ روسی جو ظلم کر رہے ہیں۔ شاید اس کی مثال تاریخ میں کمتر دیکھنے میں آئے۔

فرید کا چھوٹا سا خوشحال گھرانہ اُس کے لئے ایک چھوٹی سی جنت تھی۔ جلال اور رضیہ اس گھرانے کے چشم وچراغ اور اپنے والدین کی کل کائنات تھی۔ فرید نے کالج اور اس کی بیوی نے ایک گورنمنٹ سکول میں درس وتدریس کا مشغلہ اختیار کر رکھا تھا۔ آیئے اس چھوٹے سے گھرانے کے بارے میں رضیہ کی زبانی ان کی درد بھری کہانی سنیں۔

افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب آنے سے پہلے میرے والدین سکول میں ماسٹر تھے۔ جونہی نام نہاد انقلاب ثور آیا اور افغان عوام زبردستی، کفر والحاد اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے تو ہمیں بھی کئی بار اس فاسد نظام کو قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔ مگر ہمارے والدین نے انہیں دو ٹوک الفاظ میں رد کر دیا اور کہا کہ ہم نے اسلام سے کیا برائی دیکھی ہے کہ اسے چھوڑ کر مادہ پرستی کا نظام قبول کریں۔ یہ ۱۹۸۰ء کی بات ہے کہ میرے والد کی ترقی کا پروانہ کابل سے آیا مگر کابل کے پرنسپل نے ان کا ریکارڈ اتنا خراب دکھایا کہ وہ ترقی نہ کر سکے۔ اسی سال اس ظالم پرنسپل نے میرے ابو کو ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہونے اور کمیونزم کے خلاف پاکر ایک دور افتادہ دیہاتی سکول میں تبدیل کر دیا۔ دوسرے سال ۱۹۸۱ء میں جب پھر ترقی کا پروانہ آیا۔ تو اسے بھی خراب کر دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں دو سال لگاتار اچھی کارکردگی نہ دکھانے کے باعث انہیں نوکری سے سبکدوش کر دیا گیا۔ اب صرف میری امی کی تنخواہ تھی جس سے ہم اپنا گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ جس سکول میں میری امی استانی تھی اب تو وہاں بھی روسی ایجنٹوں نے اپنے ہاتھ پھیلا رکھے تھے۔ سہمی سہمی بھر نو جوان طالبات کو سبز باغ دکھا کہ مخرف کر دیا تھا اُن پر تو کمیونزم کا بھوت ایسا سوار ہو چکا تھا کہ کبھی اترنے پر راضی نہ تھا۔

سردیوں کا موسم تھا۔ ثور کی سڑی پڑ رہی تھی۔ ابھی سورج گہری کہر سے نہیں نکلا تھا کہ ہمارے دروازے پر کسی نے زور اور سے دستک دینا شروع کر دیا نماز فجر کا وقت قریب تھا میری امی اور ابو نماز کی تیاری کے لئے اُٹھ چکے تھے ابو دروازے کا دستک سنتے ہی ایک بدحواسی کے عالم میں دروازے کی جانب لپکے۔ وہ نہایت پریشان اور خوفزدہ تھے اور کہہ رہے تھے کہ خدا خیر کرے کون آیا ہے؟ جونہی انہوں نے دروازہ کھولا۔ اسی اثنا میں امی بھی ان کے قریب آپہنچی۔ دیکھا میرا چچازاد بھائی قیصر نہایت سراسیمگی کی حالت میں کھڑا اور سردی کی شدت سے کانپ رہا ہے۔ دانت سے دانت بج رہے تھے۔ زبان میں لکنت آچکی تھی۔ آگ جلائی گئی۔ اور جب ذرا سنبھل گیا۔ تو کہنے لگا۔ "جلدی کرو خدا کے لئے جلدی کرو غضب ہو گیا"

ہم نے پوچھا قیصر بھائی بتاؤ تو سہی بات کیا ہے؟ کیوں اتنے پریشان اور حواس باختہ ہو؟ کیا غضب ہوا؟

قیصر رو پڑا۔ آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے اور ہچکیاں لیتے لیتے کہنے لگا۔ کل روسیوں نے ہمارے گاؤں کا محاصرہ کیا اور پھر ہم پر گولے برسائے۔ بعد میں گاؤں کی تلاشی لی گئی۔ میرے دونوں ماموں اور ماموں زاد بھائی اختر کو گرفتار کیا گیا۔ ان تینوں کو گاؤں والوں کے سامنے اتنا مارا پیٹا کہ وہ خون سے لہولہان ہو گئے۔ جب انہیں گاؤں سے لے جایا جا رہا تھا ان کی حالت بہت نازک تھی۔ معلوم نہیں رات گئے اُن ظالموں نے ان پر کیا کیا مظالم ڈھائے ہوں گے؟

ہم نے پہلے گاؤں جانے کا بندوبست کیا جونہی ہماری گاڑی گاؤں کے قریب پہنچی تو وہاں حفظ ماتقدم کے طور پر روسی فوجیوں

اسرار احمد سہاوری

افغانوں پہ کیا گذری

جنونِ عشق کے سرمست دیوانوں پہ کیا گزری
ہرات و غزنی و کابل کے دیوانوں پہ کیا گزری

اذانوں سے جنہوں نے بھر دیا تھا کوہ و صحرا کو
امام الانبیاؐ کے رخ کے پروانوں پہ کیا گزری

جہادِ عشق و مستی میں لئے پھرتے تھے جو جان کو
کسی کو ہے خبر کچھ ان کے نذرانوں پہ کیا گزری

مئے غیرت پلی تھی ماں کے سینے سے انہیں ہمدم
ہماری غیرتِ دیں کے نگہبانوں پہ کیا گزری

سلاسل کو غلامی کی جنہوں نے کاٹ کر پھینکا
شرابِ حریت کے آج سرشاروں پہ کیا گزری

ہرات و کاشغر کو روند ڈالا کس کے قدموں نے
سمرقند و بخارا کے سمن زاروں پہ کیا گزری

مجاہد تو ہوئے ہیں سرخ رو میدان میں جا کر
مگر معصوم و عفت کیش مہپاروں پہ کیا گزری

شہیدوں کے لہو سے ہو گئے رشکِ ارم صحرا
مگر پُر کیف اور آباد گلزاروں پہ کیا گزری

ہوس کی آگ نے آباد گھر ویران کر ڈالے
شہیدانِ جفا جو کے جگر پاروں پہ کیا گزری

مخالف گھس گئے ہیں بے محابا ان کی بستی میں
ہمارے دل کے پاروں آنکھ کے تاروں پہ کیا گزری

عزم مجاہد

از اسد اللہ صابری ۔ جامعہ صفیہ کراچی

ہم مجاہد ہیں خدا کا دین کے انصار ہیں
ہم غلامانِ محمد سیّد الابرار ہیں

پیروانِ حیدرؓ و صدیقؓ و عثمانؓ و عمرؓ
جانشینانِ حسینؓ و خالدؓ کرار ہیں

ہم ہیں وارث ابن قاسم طارق و محمود کے
ساغرِ ایمان اور اسلام سے سرشار ہیں

مر تو ہم سکتے ہیں پر باطل سے دب سکتے نہیں
گردنِ باطل پہ ہم اللہ ہی کی تلوار ہیں

پتھروں کو بوجنے والو نے کیا سمجھا ہمیں
بت پرستوں ہوش میں آجاؤ ہم تیار ہیں

تم نے للکارا ہمیں کیا تم کو بھی معلوم ہیں
دشمنِ دین کے لئے ہم آہنی تلوار ہیں

جو ستم تم نے کیا ہے ہم تو وہ بھولے نہیں
جو مظالم تو نے ڈھائے ان سے ہم خونبار ہیں

وادیٔ افغان ہمارے باپ دادا کا وطن
اس لئے اس سرزمین کے وارث و حقدار ہیں

پاک کر دینگے بتوں سے خطۂ افغان کو
جان لے ہم بت شکن اور دشمنِ کفار ہیں

پرچم اسلام لہرائینگے ہم افغان میں
جس کے حرمت کیلئے ہم برسرپیکار ہیں

ہم ہلا دیں گے در و دیوار کو تکبیر سے
ہم مجاہد ہیں خدا کے لشکرِ جرار ہیں

آتشِ نمرود کو گلزار کرنا ہے ہمیں
لشکرِ فرعون ہم سے خائف و ناچار ہیں

دے ہمیں غلبہ الٰہی دشمنِ اسلام پر
تیرے ہی بندہ تو ہے ہم گرچہ ہم بدکار ہیں

دے ولایت ہم یارب صوبۂ افغان سے
کر دے مغضوب اے خدا جو قوم غدار ہیں

حافظ مظہر الدین

حوصلہ افغانوں کا

سرخ عنوان بنے گا کئی افسانوں کا
خون بہتا ہے جو کابل میں مسلمانوں کا
بڑھ کے منہ پھیر دیا کفر کے طوفانوں کا
مرحبا صلِّ علیٰ حوصلہ افغانوں کا
کیا کہوں حال میں کابل کے خدا خانوں کا
دور تک پھیلا ہے اِک سلسلہ ویرانوں کا
خون فشاں اب نظر آتی ہے فضائے عالم
رنگ لایا ہے یہ کیا خون مسلمانوں کا
خطۂ غزنی و قندھار ہے یا مقتل ہے
گوشہ گوشہ ہے لہو رنگ کہستانوں کا
آگ برسائی بہت وقت کے شیطانوں نے
پھر بھی ایمان سلامت رہا افغانوں کا
عظمتِ خونِ شہیدانِ جفا کی سوگند
خلق دیکھے گی بدانجام ستم رانوں کا
فوجِ اغیار انہیں کر نہ سکے گی مرعوب
حق کی نصرت پہ ہے ایمان خدا دانوں کا
عشقِ محبوبِ خدا، جذبۂ حب الوطنی
یہی سامان ہے اِن بے سر و سامانوں کا
اے خدا! بہر مدد بھیج ملائک کے جنود
نام مٹ جائے نہ اسلام کے دیوانوں کا

نے اپنے اپنے مورچے سنبھالے ہوئے تھے ہمیں دیکھ کر انہوں نے اچانک ہم پر فائرنگ شروع کر دی۔ پھر ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ ہماری گاڑی ہوا میں اُچھل گئی۔

مجھے یاد ہے کہ میرے ابو تو موقع ہی پر شہید ہو چکے تھے۔ امّی اور جلال کو شدید چوٹیں آئی تھیں۔ میں تو معجزانہ طور پر بچ گئی تھی۔

دشمنوں نے ہمیں شہر کے ایک ہسپتال میں منتقل کر دیا۔ لیکن میں نے پھر دوبارہ اپنے ابو کو نہیں دیکھا۔

ہسپتال کے اہل کاروں کا رویّہ ہمارے ساتھ نہایت مخاصمانہ تھا وہ ہمیشہ

شراب کے نشے میں چور اور بدمست رہتے۔ زخمی بستروں پر لیٹے کراہ رہے تھے، فریاد کر رہے تھے، ہر طرف چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں ڈاکٹر کو تو چھوڑو۔ نرسں تک ان کے قریب نہ جاتی۔

ہسپتال میں نفسا نفسی کا عالم اور یہ سانحہ قیامت صغریٰ سے کم نہ تھا ہر طرف زخمی ہی زخمی تھے ڈاکٹر نہایت سنگدل تھے۔ اُن میں مروّت اور ہمدردی کا شائبہ تک نہ تھا۔ ان کے دل پتھر جیسے سخت ہو چکے تھے۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا۔ کہ ڈاکٹر انسان کی بھیس میں جلاد تھے۔

میری والدہ اور بھیّا جلال ہسپتال میں بے ہوش پڑے تھے۔ میرے ابو تو ہمیں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے تھے میں رو رو کر امی کو پکار رہی تھی۔ کبھی ڈاکٹر کے دامن کو پکڑ کر منت سماجت کرتی کہ خدا کے لئے میری امی اور بھیّا کا علاج کرے مگر ان کا دل پتھر کا تھا گوشت کا نہیں۔ ان بے رحموں کو ہم پر بھی رحم نہ آیا، انہوں نے میری فریاد نہ سنی۔ اور جب کبھی میں ان سے التجا کرتی۔ تو وہ مجھے دھتکارتے اور زبردستی اپنا دامن چھڑا لیتے۔

میں مایوس ہو کر اللہ سے مدد کی دعا طلب کرتی۔ کبھی ماں کے قدموں میں گر کر روتی اور کہتی "امّی! آپ ہمیں اکیلا چھوڑ کر نہ جائیں۔ ابو جان تو چلے گئے آپ ہرگز نہ جائیں۔"

ہسپتال میں ڈاکٹروں کی لاپروائی کی وجہ سے میرا بھائی جلال بھی زخموں کی تاب نہ لا سکا اور وہ بھی ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گیا۔

جلال بھیّا کے وہ دل بہلانے والے الفاظ اب بھی میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا۔ "امی جان! آپ جلدی اچھی ہو جائیں۔ ورنہ ہم آپ کے پاس نہیں آئیں گے۔ میں آپ سے نہیں بولوں گا۔ ہمیں تو ابو کے پاس جانا ہے امی! ابو کیوں نہیں آتے؟ وہ اتنے بے پروا تو نہ تھے۔ اب انہیں کیا ہوا۔ کہ وہ ہماری خیریت تک نہیں پوچھتے" یہ الفاظ سن کر میرا کلیجہ منہ کو آجاتا اور جو کوئی مسلمان اس معصوم بچے کی فریاد سنتا تو دل پر ہاتھ رکھ دیتا۔

شدید زخموں کی وجہ سے میری امی کا چہرہ خزاں کے پتے کی طرح زرد پڑ گیا تھا آخر کار ڈاکٹروں نے ہمیں رخصت کر دیا ہم اپنی لٹی ہوئی دنیا لئے واپس آگئے وہ گھر جہاں میرے ابو اور میرے بھیّا جلال کے نقش تھے۔ جہاں میرے ابو کی مہربانیوں اور میرے بھیّا جلال کی مسکراہٹوں کی پرچھائیاں تھیں۔ یہ چھوٹا سا جنت نما گھر اب ایک قبرستان بن چکا تھا۔ ہر طرف خاموشی تھی۔ دشمنوں نے ہمارے ہنستے بستے گھرانے کو پلک جھپکتے ہی اجاڑ ڈالا۔ بچپن ہی میں ابو کا پیار ہم سے چھین لیا گیا اور امی کا دوپٹہ ان کے سر سے ڈھلک گیا۔ گھر میں میں نے اپنی امی کا علاج شروع کر دیا۔ علاقے کے خیر اندیش بزرگوں کی مدد سے چند ہی دنوں میں امی کی صحت بہتر ہونے لگی اور وہ جلد صحت یاب ہو گئی۔

آخر کار ہم نے شہر چھوڑ کر گاؤں کا رخ کیا۔ وہاں امی دن رات ایک دلیر خاتون کی طرح مجاہدین وطن کی خدمت کرتی

زخمیوں کا علاج معالجہ کرتی اور اُن کے لئے کھانا پکاتی۔

مختصر یہ کہ ایک دن ہمیں انتظامیہ نے گرفتار کر لیا اور شہر لے گئے۔ جیل کے اہل کاروں کا رویہ ہسپتال کے ڈاکٹروں سے کم نہ تھا۔ کئی دنوں تک ہمیں کھانے پینے کو کچھ نہ دیا گیا۔ ہم بھوک اور پیاس کی وجہ سے بے تاب تھے۔ ایک ایک بوند پانی کو ترس رہے تھے۔ مگر وہاں کوئی نہ تھا جو ہماری فریاد سنتا۔ ہونٹ خشک ہو کر ایک دوسرے سے چمٹ چکے تھے۔

ایک دفعہ میرے اصرار پر جیل کے ایک اہل کار نے ایک گلاس پانی لایا۔ جونہی اس نے گلاس میرے ہاتھوں میں تھمایا۔ میں ابھی گلاس کو اپنے لبوں تک نہ پہنچا چکی تھی کہ اس نے مجھے ایک ٹھوکر ماری اور گلاس میرے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر جا گرا۔ پانی زمین پر بہنے لگا۔ زمین اپنی پیاس بجھانے لگی۔ لیکن میں پیاسی کی پیاسی رہی میں نے اپنا منہ زمین پر رکھ دیا تاکہ پانی کا کوئی قطرہ میرے حلق کو تر کر جائے۔ مگر اس انسان نما بھیڑیئے اوپر سے دوبارہ ایک ایسی لات ماری کہ میں فرشِ زمین ہو گئی جب ہوش میں آئی تو دیکھا امی میرے سرہانے بیٹھی زار زار رو رہی ہے۔

پھر جیل کی اذیتوں سے چھٹکارا پا کر ایک بار پھر ہم گاؤں چلے گئے اور معمول کے مطابق امی نے اپنی دینی ذمہ داریوں کو نبھانا شروع کر دیا۔ دن رات مجاہدین کی خدمت میں سرگرم عمل تھی۔ آخر کار ان کی صحت بگڑنے لگی اور بگڑتے بگڑتے بات یہاں پہنچی کہ پھر وہ میرے سہارے اٹھتی بیٹھتی۔

ایک دن جب امی کی صحت بہت خراب تھی میں بھاگی بھاگی بازار گئی تاکہ ان کے لئے کچھ دوا خرید لاؤں۔ واپسی پر جب میں گھر لوٹی تو دیکھا کہ امی بے سدھ پڑی تھی۔ میں نے انہیں سیدھا کر کے لٹا دیا۔ تو اچانک ان کی گردن ایک طرف مڑ گئی۔ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکی۔ بے اختیار چیخ پڑی۔ گاؤں والے میری آواز سنتے ہی آ پہنچے اور میں سر ٹکرا ٹکرا کر پکار رہی تھی کہ امی جان! مجھے ایک بار تو دیکھ لو آپ مجھ سے کیوں خفا ہو گئی؟ دیکھو تو سہی آپ کی بیٹی آپ سے مخاطب ہے" میرے ساتھ ساتھ گاؤں والے اپنے سینوں پر ہاتھ رکھے رو رہے تھے۔ میں نے اپنے چچا کا دامن تھاما اور کہا کہ "چچا جان امی جان کو روک لو۔ مت جانے دو، امی جان! آنکھیں کھولو۔ میں آپ کے لئے دوائی لے کر آئی ہوں، مگر امی کو دوائی کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ وہ دوائی سے بے نیاز ہو کر اللہ کے پاس جا رہی تھی۔

بقیہ: مسلم کش فسادات

ہندو تنظیموں کے تربیت یافتہ نوجوان اس فورس میں شامل ہو کر سرکاری سرپرستی میں مسلمانوں کی نسل کشی کرتے ہیں۔

بھارتی وزیراعظم راجیو گاندھی، حکومت اور فرقہ پرست مسلمان دشمن ہندوؤں کو جان لینا چاہیئے کہ اب مسلمان کمزور نہیں ہیں دنیا کی ۹۰ کروڑ مسلمان جہاں بھی رہتے ہوں جسد واحدہ کی حیثیت رکھتے ہیں ایک دوسرے کے دُکھ درد میں برابر کے شریک ہیں وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو جہاں بھی ہوں اجنبیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے لہٰذا بھارتی حکومت اور دیگر متعصب گروہوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ افغان مجاہدین بھارتی مسلمان اور مصیبت زدہ عوام کے دُکھ درد میں اپنے آپ کو برابر کے شریک سمجھتے ہیں شہیدوں کا خون ضرور آزادی فتح اور غلبے کی شکل میں رنگ لائے گا۔

افغان مجاہدین اور مہاجرین میرٹھ اور دہلی میں رونما ہونے والے حالیہ مسلم کش فسادات کی شدید مذمت کرتے ہوئے بھارتی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے خون خرابہ روک دے۔ ان کی جان، مال، عزت و آبرو کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ اور ایسی ٹھوس اقدامات کیا جائے تاکہ ان کی بدولت آئندہ ایسا غیر انسانی عمل نہ دہرایا جائے اور فسادات میں جان بحق ہونے والے افراد کے ورثاء کو دیت شرعی کے شکل میں معاوضہ ادا کیا جائے۔ بھارتی حکومت کو چاہیئے کہ جلد سے جلد بروقت اور ضروری قدم اُٹھائے اور ہمارے مطالبے کا مثبت جواب دے ورنہ روسی درندہ صفت اور متجاوز روسی فوجیوں سے جہاد کے ساتھ ساتھ بھارتی سامراج سے بھی ہمارے جہاد کا اعلان ہوگا کیونکہ بقول علامہ اقبال"

ایک ہوں مسلم حرم کے پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابہ خاکِ کاشغر

صرف نئے کپڑے پہننے سے عید نہیں ہوتی۔ بلکہ عید کا مقصد و مفہوم یہ ہے کہ وہ خوفِ خدا کو ہر لحظہ دل میں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

(پروفیسر برہان الدین ربانی)

حافظ محمد ادریس ایم۔اے

مسئلہ افغانستان

روسی یلغار اور ہمارا ردِ عمل

روس میں بالشویک انقلاب کے بعد زاروں کے شہنشاہی دور کی ہوسِ ملکگیری میں بے پناہ اضافہ ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے کرملین حکومت نے ہر جانب اپنی توسیع پسندی کی تسکین کے لئے ننگی جارحیت اور فوج کشی شروع کر دی روس کے جنوب میں واقع چھوٹی چھوٹی مسلم ریاستوں نے کچھ مزاحمت کی مگر دنیائے اسلام غلامی کی زنجیروں اور غفلت کی نیند کا شکار ہو چکی تھی نتیجۃً مقامی مزاحمت آہستہ آہستہ دم توڑ گئی اور کمیونزم کا پرچم ان علاقوں پر لہرانے لگا۔ جہاں سے کبھی اُمتِ اسلامیہ کو امام بخاریؒ، امام مسلمؒ اور امام نسائیؒ جیسے مایۂ ناز علمائے دین کی رہنمائی حاصل ہوتی تھی

یورپ کے کئی ممالک بھی جو حلقہ بگوشِ اشتراکیت کے غلام ہو چکے تھے روسی انتقام سے نہ بچ سکے کرملین کے آقاؤں نے جب بھی کوئی بات اپنے مزاج کے خلاف محسوس کی۔ تو پھر ان کی فوجیں بے دریغ اپنے ہم مشرب لوگوں پر چڑھ دوڑیں۔ روسی فوجوں کو خاک عظیم دوم میں جرمنی کی کمر توڑنے کے بعد اپنی برتری کا جو یقین حاصل ہو گیا تھا اس کے نئے حملوں نے اُسے اور پختہ کر دیا۔ ان جدید فتوحات نے تو اشتراکی حکمرانوں اور ان کی فوجوں کو گویا ایک نشہ سا پلا دیا تھا جس کا خمار ان کے ہوش و حواس لے اڑا ہنگری، چیکوسلواکیہ اور پولینڈ چند دنوں میں روسی فوجوں کے سامنے سرنگوں ہو گئے تھے اور دنیا میں کوئی ایسی قوت نہ تھی جو اس کی ننگی جارحیت پر آہنی پُر طاقت کے خلاف آواز اُٹھا سکتی۔

روس کے طاقتور حکمران اور مشہور زار پیٹر اعظم نے اپنے دور میں یہ بات واشگاف لفظوں میں کہی تھی۔ کہ روس کو بحرِ ہند کے گرم پانیوں تک رسائی حاصل کئے بغیر حقیقی عظمت نہیں مل سکتی روس کے اشتراکی حکمرانوں کے سر میں آج بھی یہی سودا سمایا ہوا ہے۔ افغانستان میں ظاہر شاہ سے لے کر حفیظ اللہ امین تک جتنے بھی مہرے بساطِ حکومت کی زینت بنے وہ روس کے بالواسطہ یا بلاواسطہ منظورِ شدہ تھے۔ ببرک کارمل اور کامریڈ نجیب اللہ کا معاملہ تو بالکل مختلف ہے۔ یہ تو روس کے اپنے مقرر کردہ نمائندے ہیں روس کی خواہش تو یہی ہے کہ بخارا اور سمرقند کی طرح افغانستان بھی سوویت یونین کا باقاعدہ حصہ بن جائے مگر اس میں اُسے کسی صورت میں بھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔

روس نے دسمبر ۱۹۷۹ء میں اپنے پڑوسی ملک افغانستان پر حملہ کیا اور دنیا کو یہ بتایا کہ روسی فوجیں افغان حکومت کی درخواست پر غیر ملکی حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے جا رہی ہیں۔ روس نے افغان روس معاہدہ دفاع کا بھی حوالہ دیا اب تک روس یہ بات ثابت نہیں کر سکا کہ افغانستان کے کسی مقتدر فرد نے روس سے مسلح دستوں کو بھیجنے کی درخواست کی تھی۔

پاکستان اور عالم اسلام نے ایک ہمسایہ ملک کے خلاف روسی فوجوں کی

جارحانہ کارروائیوں پر احتجاج کیا عالمی برادری نے بحیثیت مجموعی اس ظلم و ستم پر ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اپنے غم و غصے کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی پوری تاریخ میں اتنی بڑی تعداد میں ممبر ملکوں نے کبھی بھی اتنے ووٹ نہیں دیئے۔ جتنی تعداد میں روسی جارحیت کے خلاف کئی بار پڑے ہیں۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ ان ووٹوں میں ہر موقع پر اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اسلامی تنظیم نے اپنی حالیہ سربراہی کانفرنس میں اپنے سابقہ مؤقف کا پھر اعادہ کیا ہے کہ افغانستان سے روسی فوجوں کو بلا تاخیر چلے جانا چاہیئے اور افغان عوام کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کی آزادی ملنی چاہیئے۔ روس جہاں پر پناہ وسائل برباد کر کے اپنی فوجوں کے پے در پے شکست سے سپر طاقت ہونے کا بھرم کھول رہا ہے۔ وہیں عالمی رائے عامہ میں بھی اپنے گماشتوں کی بھرپور کوشش کے باوجود دن بدن اس کی بدنامی میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

پاکستان افغانستان کا ہمسایہ ہونے کی وجہ سے اس جنگ سے کسی صورت میں لاتعلق نہیں رہ سکتا تھا۔ افغانستان میں روسی فوجوں کی مزاحمت افغان قوم نے جس بہادری اور جرأت کے ساتھ کی۔ اس کی مثال بھی تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ افغانستان میں روسی فوجوں کو کوئی ظاہر خواہ کامیابی اب تک حاصل نہیں ہو سکی ہے اور مجاہدین نے نہتے ہونے کے باوجود اپنے وقت کی سپر طاقت کو ناک چنے چبوا دیئے ہیں مگر جدید اسلحہ کے اندھا دھند استعمال اور فضائی حملوں کے نتیجے میں ملک میں جو تباہی پھیل ہے وہ قیامت صغریٰ کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ افغانستان کے کم و بیش ساڑھے چار ملین افراد ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے۔ جن کا بڑا حصہ پاکستان میں اور کچھ لوگ ایران میں مقیم ہیں۔ انسانی تاریخ میں اتنی بڑی تعداد میں کبھی ہجرت نہیں کی گئی۔ پاکستان کو افغان مہاجروں کو پناہ دینے کی پاداش میں روس کی مسلسل دھمکیاں ملتی رہتی ہیں۔ ہندوستان بھی روسی شہ پا کر پاکستان کو آنکھیں دکھاتا رہتا ہے۔

روس اور افغان مجاہدین کی طویل جنگ کے دوران پاکستان میں موجود روسی لابی مسلسل اپنے زر خرید پروپیگنڈے کے ذریعے رائے عامہ کو افغان جہاد سے بدظن کرنے میں مشغول رہی ہے اس دور میں جنگیں محض میدان جنگ میں نہیں جیتی جاتیں۔ بلکہ رائے عام کے ذریعے جنگوں کا پانسہ پلٹا جاتا ہے۔ روس کے دوست اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اور وہ اعصابی محاذ پر خوب کام کرتے رہے ہیں۔ کبھی مہاجرین کو منشیات کی سمگلنگ کا ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے تو کبھی اسلحہ کو ملک میں بھرمار کی وجہ افغان مجاہدین کو قرار دیا جاتا ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ اب تک کوئی ثبوت نہیں کیا جا سکا کہ افغان مجاہدین ایسے کسی جرم میں ملوث ہیں۔ افغان مجاہدین کے راہنماؤں نے بار بار اس بات کا پرزور مطالبہ کیا ہے کہ اگر کوئی بھی افغان ایسے کسی جرم میں ملوث پایا جائے۔ تو اسے ایسی عبرت ناک سزا دی جائے۔ جو سب لوگوں کے لئے مثال بن جائے۔ کراچی میں فسادات اور سنگدلانہ قتل عام ضرور کسی سازش کا حصہ ہے اور اس سازش پر سے پردہ اٹھانا چاہیئے۔ بہرحال روسی لابی نے بھائی کو بھائی سے لڑا کر دشمنی

کا ایسا بیج بو دیا ہے۔ جس کے اثرات نسلوں تک چلنے کا خطرہ ہے۔ دوسرے کراچی کے حوالے سے افغان مہاجرین کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی بھی کوشش کی گئی ہے

اس وقت روسی راہنما گورباچوف کے افغان مسئلے کے بارے میں موقف کو بنیاد بنا کر ہمارے کئی قلم کار اور دانشور مسلسل زور دے رہے ہیں کہ پاکستان کو اس سنہرے موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے ورنہ روس کا ردِعمل خطرناک ہوگا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ روس نے جب کبھی بھی جنگ میں حصہ لیا ہے اُسے ہمیشہ کامیابی ہوئی ہے حوالے کے طور پر نپولین کی روس کے مقابلے پر ناکامیاں اور ہٹلر کی فیصلہ کن شکست کے تاریخی ثبوت پیش کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک غلط بحث ہے۔ جس کے لئے ہمارے دانشور روس کا گیم کھیل رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ پاکستان کی روس یا افغانستان سے کوئی جنگ نہیں۔ جنگ روس اور افغان مجاہدین کے درمیان لڑی جا رہی ہے۔ روس کی پیش کش کا جواب افغان مجاہدین دے چکے ہیں جو بڑا معقول ہے۔ گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ وہ روسی فوجوں کے انخلاء کا خیر مقدم کریں گے اور مزید یہ کہ "روسی فوجوں کے چلے جانے کے بعد روس کے سب افغان دوستوں بشمول کامریڈ نجیب اللہ کے لئے عام معافی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ واپس جاتی ہوئی روسی فوجوں پر حملہ نہیں کیا جائیگا اور افغان عوام کی آزادانہ مرضی سے آزاد حکومت قائم کی جائے گی۔ جو غیر جانبدار

کی پالیسی پر گامزن رہے گی"

یہ بات بھی ہمارے پیش نظر رہنی چاہیئے کہ گورباچوف کوئی نرم دل حکمران نہیں ہیں جو اپنی نیک طبعی کی وجہ سے جنگ کے شعلے بجھانا چاہتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ مجاہدین کو سٹنگر میزائل حاصل ہو جانے کے بعد اب روس کو فضائی برتری حاصل نہیں رہی۔ زمینی جنگ میں پہلے بھی افغان مجاہدین کا پلہ بھاری رہا ہے۔ روس محض گن شپ ہیلی کاپٹروں اور بمبار جہازوں کے بل بوتے پہ اپنی برتری قائم کئے ہوئے تھا اب اسے اپنی شکست نظر آ رہی ہے اور گورباچوف نے ایک طرف تو یہ شوشہ چھوڑ کر اپنا بظاہر نرم موقف پیش کیا ہے اور دوسری طرف پاکستان میں اپنے وفاداروں کو اشارہ کر دیا ہے کہ تم گیدڑ بھبکیاں دینے میں ذرا اور تیز ہو جاؤ۔

اب افغان جہاد یقیناً ایک فیصلہ کن دور میں داخل ہو چکا ہے روس ایک بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کر کے اب پچھتا رہا ہے۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن، فتح یقیناً مجاہدین کی ہوگی۔ وہ لوگ جو روس کی فتوحات کے حوالے دے کر پاکستانی عوام کو ہراسان کرنا چاہتے ہیں انہیں افغان قوم کی تاریخ بھی نظر میں رکھنی چاہیئے۔ افغان قوم اپنی تاریخ کے کسی دور میں کبھی غلامی پر رضامند نہیں ہوئی۔ برطانیہ عظمیٰ کے سامنے جب بڑے بڑے ممالک سرنگوں ہو گئے تھے اس وقت بھی افغان قوم آزادی سے سرفراز رہی۔ ملکہ برطانیہ الزبتھ نے اس دور میں جب کہ اس کی سلطنت پر سورج غروب نہ ہوتا تھا۔ اپنے وزیر اعظم گلیڈسٹون سے پوچھا تھا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ہماری فوجوں نے ہر ملک فتح کر لیا مگر افغان قبائل سرنگوں نہیں ہوتے؟ تو وزیر اعظم نے جواب دیا تھا۔ کہ "ملکہ معظم! افغان مجاہد کو بندوق کی نالی میں جنت نظر آتی ہے۔ ہم ایسے لوگوں کو شکست نہیں دے سکتے۔"

آج بھی افغان مجاہد اپنی بندوق کی نالی میں جنت کے نظارے دیکھ رہا ہے۔ ہمارے دانشور اور ان کے روسی دوست چونکہ جنت کے قائل نہیں اس لئے یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی بہرکیف اس حقیقت سے اب زیادہ دیر تک صرفِ نظر نہیں کیا جا سکتا کہ روس کے اندازے بالکل غلط نکلے اس کی سپر میسی خاک میں مل چکی ہے اور افغانستان کی سرزمین پر اسے گورباچوف کے مقام سے گرا دیا گیا ہے۔

پاکستانی قوم کو اپنے اخلاقی فرض کی ادائیگی سے ہرگز روگردانی نہیں کرنی چاہیئے۔ افغان مجاہدین حقیقت میں پوری عالم اسلام کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اور نہایت کامیابی سے لڑ رہے ہیں۔ سپر طاقتیں جب گرتی ہیں۔ تو پھر ان کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے۔ روس کا دور بھی اب ختم ہونے والا ہے۔ اور افغان جہاد کے ذریعے ملتِ اسلامیہ کی حقیقی نشاۃِ ثانیہ کا دروازہ کھل گیا ہے روس کے گماشتوں کی گیدڑ بھبکیاں بے معنیٰ اور بے اثر ہیں۔ جنگ کا فیصلہ سرزمین افغانستان پر ہوگا۔ اور اس میں کامیابی انشاءاللہ مجاہدین کے قدم چومے گی اللہ تعالےٰ ان کی مدد کر رہا ہے اور جن کی مدد اللہ کرے اُنہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

جناب خالد پرویز ملک

کمیونسٹ معاشرہ مسلمانوں کے اسلامی جذبے سے ابھی تک خائف ہے

چند سال پہلے اس بات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ حکومت روس کی طرف سے نہ صرف یہ کہ روس میں اسلام اور مسلمانوں کے وجود کا پروپیگنڈہ کیا جائے گا بلکہ دنیا کو یقین دلانے کی کوشش کی جائیگی کہ روس میں اسلام پھل پھول رہا ہے اور مسلمان اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ اب حکومت روس نے اپنے سفارت خانوں کے ذریعے ایسا پروپیگنڈا لٹریچر تقسیم کر رہی ہے جس میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مضامین ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں بھی روسی سفارتخانہ کا دفتر اطلاعات اس قسم کا لٹریچر تقسیم کر رہا ہے اور اس دفتر میں روس کے مسلمانوں کی سرگرمیوں کے بارے میں فلمیں وغیرہ دکھائی جاتی ہیں روسی مسلمانوں کے ماضی، حال اور مستقبل پر مبنی ایک جائزہ پیش خدمت ہے جس سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ روسی مسلمان کس حال میں ہیں؟

دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ایک ارب سے تجاوز کر چکی ہے۔ مسلم آبادی کے اعتبار سے انڈونیشیا، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش کے بعد سوویت یونین پانچواں ایسا ملک ہے۔ جہاں مسلمان بڑی تعداد میں آباد ہیں ایک محتاط اندازے کے مطابق سوویت یونین میں مسلمانوں کی تعداد پانچ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ سوویت یونین میں مسلمانوں کی یہ پانچ کروڑ آبادی مصر، ایران اور ترکی سے زیادہ ہے روسی مسلمانوں کو "گم گشتہ" مسلمان بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آہنی پردے کے اُس پار بسنے والے ان مسلمانوں کے بارے میں باقی دنیا کو بہت کم معلومات حاصل ہیں۔ بہرکیف سوویت یونین میں مسلمانوں کی اتنی بڑی آبادی اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کہ "عظیم انقلاب" اور "عظیم اشتراکی خلفہ" کے جبر و استبداد کی چکی مسلمانوں کو ختم کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے

وسط ایشیا کی جانب مسلمانوں کی پیش قدمی ساتویں صدی عیسوی میں شروع ہوئی تھی۔ بخارا ۶۷۶ء میں مشرف بہ اسلام ہوا اور پھر وسط ایشیا میں مسلمانوں کے خلاف روسیوں کی یلغار کا سلسلہ اگرچہ سولہویں صدی ۱۵۵۲ء میں شروع ہو چکا تھا لیکن مسلمانوں کو پہلی بڑی شکست ۱۷۷۱ء میں ہوئی۔ جب ترکوں سے کریمیا چھین لیا گیا ۱۷۸۳ء میں روسی کاکیشیا پر قبضہ کرنے اور امام شمائل کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئے۔ ۱۸۶۸ء میں تاشقند، ۱۸۷۳ء میں خیوہ، اور ۱۸۸۴ء میں ترکمان قبائل پر روسی تسلط قائم ہو گیا۔ ۱۹۰۰ء میں روسی یلغاروں کا یہ سلسلہ برطانیہ انتباہ کے باعث عارضی طور پر رک گیا۔ ۱۹۲۴ء میں روس پر اشتراکیت کے مکمل غلبے کے بعد ایک آہنی دیوار کھڑی ہو گئی جس نے روسی مسلمانوں کو باقی دنیائے اسلام سے الگ کر دیا۔ ۱۹۷۹ء میں سوویت یونین کی یلغاروں کا یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ جس کی پہلی کڑی افغانستان پر سوویت تسلط ہے۔

اشتراکی روسیوں نے اپنے توسیع پسندانہ

عزائم کی راہ میں اسلام کو سب سے بڑی رکاوٹ تصور کیا ہے۔ چنانچہ اپنے مقبوضہ علاقوں میں ہر ممکن طریقہ سے اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وسط ایشیا پر اشتراکی غلبہ کے بعد سوویت حکمران اپنی طے شدہ پالیسی کے تحت ایشیا میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے آثار مٹانے کی مساعی میں مصروف ہیں، مساجد کو شہید کیا جاتا ہے۔ قدیم تاریخی مقابر کو مقفل کر کے ان کے دروازے مسلمانوں پر بند کر دیئے گئے ہیں۔ دینی مدارس کی بندش، ترغیب و تحریص اور جبر کے ذریعے تبدیل مذہب روسی زبان و ثقافت اختیار کرنے کی مجبوری جبری جلا وطنی اور ایسے کئی دوسرے اقدامات کے ذریعے مسلمانوں کی اسلام سے وابستگی ختم کرنے کی مذموم کوششیں کی جا رہی ہیں چنگیز خان کے ہاتھوں مسلم ریاستوں کی تباہی سے قبل روس کی سرحدوں پر واقع مسلم ریاستوں میں روسیوں کی حیثیت رعایا کی سی تھی۔ چنگیز خان اور اس کی اولاد کے ہاتھوں لائی گئی تباہی نے مسلمانوں کو روبہ زوال کر دیا۔ جس کے بعد روسی حکمرانوں نے مسلم علاقوں پر یلغاریں شروع کیں۔

چنانچہ ۱۷۳۸ء سے ۱۷۵۵ء تک قازان کی ۵۳۶ مساجد میں سے ۴۱۸ تباہ و برباد کر دی گئیں مذہبی اوقاف کی املاک ضبط کر لی گئیں، مسلمانوں کے بچوں کو عیسائی بنانے کے لئے خصوصی سکول کھولے گئے عیسائی مبلغین کو کھلی چھٹی دے کر مسلمانوں پر تبلیغ کی پابندی لگا دی گئی اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کو سزائے موت دی جانے لگی۔ چنانچہ روسی حکمرانوں کے ظلم و تشدد کے باعث ۱۷۸۳ء سے ۱۸۱۳ء تک کم از کم دس لاکھ مسلمان اپنا وطن چھوڑ گئے اور صرف ۳۵ سال کے دوران ایک لاکھ مسلمانوں کو جبری عیسائی بنایا گیا۔ جب اشتراکی دور شروع ہوا تو مسلمانوں کے خلاف سازش کی گئی ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۹ء کے دوران پانچ لاکھ قازق مسلمان قحط کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ مسلمان علاقوں میں جبراً روسی زبان رائج کی گئی۔ سٹالن کے دور میں قانونی طور پر اسلام کے حوالے سے اپنی شناخت کروانا جرم قرار دیا گیا۔ مسلمان آبادیوں کو سازش اور ناپاک منصوبے کے تحت جبری طور پر غیر آباد اور بنجر علاقوں میں آباد کر دیا گیا تاکہ وہ مالی طور پر مستحکم نہ ہو سکیں۔ اسی طرح وسط ایشیا کے ہر اہم شہر اور قصبے میں حکومت کے مخالفین کی فہرستیں تیار کرنے کے لئے خفیہ مراکز قائم کئے گئے ان رپورٹوں کی روشنی میں مسلمانوں کے خلاف سخت کارروائی کی گئی۔ ان کو ملک دشمن ٹھہرایا گیا۔ لینن نے ترکستان، کریملنز، بخارا اور خوارزم کو خود مختار ریاستوں کا درجہ دے دیا۔ ترکستان اپریل ۱۹۱۸ء، کریملنز اگست ۱۹۲۰ء، بخارا اور خوارزم کو اپریل ۱۹۲۰ء میں جمہوریہ قرار دے کر ان کو وفاق میں شامل کر لیا۔ یوں مذہب و ملت سے بیگانہ کر کے ان مسلمان علاقوں میں سوشلزم کی آبیاری کی گئی۔

مسلمان جو صدیوں سے مسلم تہذیب و ثقافت میں زندگی گزار رہے تھے ایسے مقامی زبانوں میں ایسے تعلیمی ادارے کھولے گئے۔ جن کا واحد مقصد خدا اور دین الٰہی سے بے نیاز کرنا اور ایسا نصاب تعلیم مقرر کرنا تھا۔ جو نیکی اور آخرت کے تصور کو باطل قرار دے۔ مادی دنیا کی طرف رغبت دلائی گئی، معاشی استحکام پر زور دیا گیا روٹی کپڑے اور مکان کو مذہب پر فوقیت دے دی گئی اور مذہبی نفرت پیدا کی۔

یہ تمام حالات پیدا کرنے کے بعد ان کے ذہنوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی ایک کوشش یہ کی گئی کہ ازبکستان، تاجکستان اور ترکمینیا وغیرہ میں بھاری صنعتیں لگانے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ زراعت کے شعبے میں حیرت انگیز تبدیلیاں لائی گئیں۔ تاکہ عوام کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ سوشلزم تمام نظاموں سے بدرجہا بہتر ہے۔ مذہب اور مقامی قدیم رسم و رواج کے خلاف اس قدر نفرت پیدا کی گئی۔ کہ پرانے تاشقند کے مقابلے میں نیا تاشقند بنایا گیا۔ پرانے تاشقند کو جوں کا توں رکھا گیا۔ نئے تاشقند میں جدید ترین عمارتیں اور سڑکیں بنائی گئیں، تاشقند کی پرانی لائبریریوں سے نادر اور تاریخی کتابوں کو باہر پھینک دیا گیا وسعت دینے کے تاثر سے اور سوشلزم کی ترویج و ترقی کے لئے بیئل لاکھ نئی کتابوں کا ذخیرہ کھایا گیا۔ ۱۹۲۷ء کے بعد تمام مسلمان علاقوں میں جاسوسی کے ایسے دفاتر اور مراکز قائم کئے گئے۔ جہاں ہر مسلمان کی ذاتی زندگی کا ریکارڈ جمع کیا جاتا تھا مذہب سے نفرت اور دوری سوشلسٹ معاشرے کے قیام کے لئے انتہائی ناگزیر اور لازمی ہوتی ہے۔ لینن کے دلی خواہشات کے مطابق لوگوں کو مذہب و ملت سے بیگانہ

کیا گیا۔ ان کی توجہ کا مرکز خدا اور خاندان کی بجائے محض دنیوی اغراض اور اجتماعیت بنایا گیا۔ مادی لحاظ سے مسلمانوں کے زیر تسلط اِن علاقوں میں زبردست انقلاب برپا کیا اور ان کی نعمتیں، خوشیاں اور مسرتیں سب کچھ چھین کر لے گیا۔ یہاں اس ظلم و ستم نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ وہاں انہیں یہ فائدہ بھی ہوا۔ کہ مسلمانوں میں اجتماعی سوچ پیدا ہوئی۔ اور مسلمانوں کو اپنے مذہب اور ثقافت سے لگاؤ زیادہ گہرا ہوا۔

روس ہی مسلمانوں کے خلاف سب سے بڑا حملہ ۱۹۲۸ء میں کیا گیا۔ جب مسلمانوں کو بالکل ختم کرنے کی کوشش کی گئی چنانچہ تاتار مسلمان جن کی تعداد تین لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ انہیں اکٹھا کر کے سائبیریا اور کاکستان میں جلا وطن کیا گیا۔ ان میں سے بہت سے تاتاریوں کی نظری ایسی تھی۔ جنہوں نے دوسری عالمی جنگ میں بھرپور حصہ لیا تھا ۱۹۲۴ء میں جرمنی کے روس پر حملے کے پیش نظر چار چالے مسلمانوں کو وسطی ایشیا میں جلا وطن کیا گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس میں کم و بیش پچاس ہزار افراد بھوک اور سردی کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ لیکن اسلام کو جس قدر دبایا گیا وہ صوفیائے کرام کی بدولت ان بے یار و مددگار جلا وطن لوگوں کا سہارا بنا اور اس سائے میں انہوں نے پناہ حاصل کی اس میں نقشبندی اور قادری سلسلے نے خصوصی اور نمایاں کردار ادا کیا

اگرچہ وسطی ایشیا کے مسلم علاقوں پر سوویت یونین کے قبضے کے بعد منظم سازش کے تحت مسلمانوں کے عقائد کے خلاف مہم کا آغاز کیا گیا۔ جس کا واحد مقصد نوجوان نسل کو مذہب سے برگشتہ کرنا تھا۔

مسلم علاقوں میں مسلمانوں کو روزگار سے محروم کرنا شروع کر دیا اس کے ساتھ ساتھ ظلم و ستم اور قتل عام کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ بنیادی سہولتوں سے محروم کیا گیا۔ مسلمانوں کو خانہ کشی پر مجبور کیا گیا۔ مسلمان راہنماؤں پر الزامات لگائے گئے۔ امیر بخارا کو پاگل جنونی، جاہل، عاقبت نا اندیش اور عوام دشمن ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ کئی مسلمان لیڈروں کو باغی قرار دیا گیا۔ اور کئی لوگوں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ لیکن اس قسم کی صورتِ حال کے باوجود ۱۹۵۹ء سے ۱۹۷۰ء تک روس کی آبادی میں ۱۲ء۱ فیصد اضافہ ہوا۔ اس دوران مسلمانوں کی آبادی میں ۱۹ء۲ فیصد اضافہ ہوا ۱۹۷۰ء سے ۱۹۷۹ء تک روسی آبادی میں ۷ء۷۔ فیصد اور مسلمان آبادی میں ۱۷ء۲ فیصد اضافہ ہوا ہے ۱۹۸۵ء تک روس کے مسلمان علاقوں میں آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اور وہاں کے دوسرے علاقوں کے مقابلے میں ۲½ گنا زیادہ شرح پیدائش ہے۔ چنانچہ جس حکمت عملی پر عمل کیا گیا۔ وہ بالکل ناکام ہو چکی ہے اس صدی کے آخر تک صرف ازبک قوم کی تعداد ڈھائی کروڑ افراد تک پہنچ جائیگی اور یہ تعداد اس قدر زیادہ ہوگی۔ کہ خود روس کے لئے پریشان کن بن جائیگی اس وقت صورتِ حال یہ ہوگی۔ کہ روس کی مسلح افواج میں ایک تہائی تعداد مسلمان سپاہیوں پر مشتمل ہوگی اور عین ممکن ہے کہ وسطی ایشیا کے دیگر مسلمان صوبے ان کے گرد جمع ہو کر ایک بار پھر امیتیو کی طرح اس خطے میں ایک اسلامی مملکت کی بنیاد رکھیں۔ اس خوش فہمی یا پیش گوئی کے پس منظر میں کئی عناصر ہیں۔ اول دنیا بھر میں اسلام میں نئی سکت اور حیات دین کی تحریکیں زور پکڑ رہی ہیں اور لوگ اسلام کی طرف رجوع کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ روسی مسلمان جو مشرقِ وسطیٰ میں روسی دلچسپی اور اس کے دنیائے عرب سے روابط میں اضافہ۔ افغانستان میں روسی فوجی مداخلت کے مقابلے میں افغان مجاہدین کی طرف سے اسلامی انقلاب اور پاکستان میں اسلامی اتحاد اور تحریکوں کی وجہ سے بے تعلق نہیں رہ سکتے۔ بلکہ بعض حالات میں تو روس دنیائے اسلام کو یہ دکھانے پر مجبور ہے۔ کہ روس میں اسلامی روایات پر کوئی بندش نہیں ہے اور روسی اسلام دشمن نہیں ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ روس دنیائے اسلام کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ روس میں اسلام پھل پھول رہا ہے اور مسلمان اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق عملی زندگیاں گزار رہے ہیں روسی حکومت نے اپنے سفارت خانوں کے ذریعے لٹریچر تقسیم کرنا بھی شروع کر دیا ہے اب بھی روس کی مسلح افواج میں جو افغانستان میں داخل ہوئی ہے۔ ان میں مسلمان سپاہیوں کی تعداد مناسب ہے۔ ان مسلمان سپاہیوں کی تمام تر ہمدردیاں افغان حریت پسندوں کے ساتھ ہیں۔ ان کو ایک دوسرے کے سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ افغان حریت پسندوں

(باقی صفحہ ۴۳ پر)

احمد شاہ (ابدالی) وحدت یار
Ahmad Shah Vahdat Yar

ماہنامہ

مشعل

صاحب امتیاز
کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان
مدیر: سید عبداللہ نویسندہ رکن: عبدالحبیب (ہمدرد)

جلد نمبر ۱ ـ شمارہ نمبر ۱۲ ـ مسلسل نمبر ۱۲ ـ جون ۱۹۸۷ء ـ جوزا ۱۳۶۶ ھ ش۔

اس شمارے میں

۱۔ اداریہ
۲۔ فرمان الٰہی ؑ
۳۔ ارشاد نبوی ؐ
۴۔ وہ دن دور نہیں جب ....
۵۔ میرٹھ اور دہلی میں مسلم کش فسادات کی مذمت
۶۔ ماتم کدہ
۷۔ آزاد زندگی یا عزت کی موت۔
۸۔ روس ہمیشہ کے لیے آگے نہیں بڑھے گا۔
۹۔ آفرینش مخلوق اور نظریۂ ارتقاء
۱۰۔ سنگدل
۱۱۔ مسئلہ افغانستان، روسی پیشکش اور...
۱۲۔ کمیونسٹ معاشرہ مسلمانوں کے اسلامی...
۱۳۔ اخبار جہاد
۱۴۔ قافلہ شہداء

پتہ

دفتر: ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

P.O. BOX NO: 345
پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور۔ پاکستان PESHAWAR PAKISTAN

بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے
ششماہی — ۳۰ /
فی پرچہ — ۵ /

بیرونی ممالک
سالانہ — ۲۰ ڈالر

اخبارِ جہاد

صوبہ ہرات میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں دس گاؤں دشمن کے قبضہ سے آزاد کرا لئے گئے

جمعیت اسلامی افغانستان کی اطلاعاتی نمائندہ اطلاع دیتا ہے کہ صوبے ہرات کے دلیر مجاہدوں نے سب ڈویژن "کشک" کے ایک فوجی چھاؤنی پر حملہ کر کے علاقے کے دس گاؤں کے باشندے جو اس فوجی چھاؤنی کے زیر اثر اسارت کی زندگی گزار رہے تھے آزاد کرا لئے۔

اس جنگ کے دوران سو کے قریب بھاری مقدار میں اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ اس خونین لڑائی میں پلید دشمنوں کی اتنی بڑی تعداد ہلاک ہوئی کہ دشمن اپنی قوت و طاقت کے باوجود آج تک اپنے فوجیوں کی لاشوں کو جمع نہ کر سکا آج بھی ان کی لاشیں میدان میں بکھری پڑی ہیں۔

صوبہ قندہار کے پانچ اہم شہروں میں گھمسان کی جنگ کابل سوویٹ فوجیوں کو شدید نقصانات کا سامنا کئی ٹینک تباہ اور تین لڑاکا جہازوں کو مار گرایا گیا

۲۵ مئی ۱۹۸۷ء باوثوق ذرائع کے مطابق کابل انتظامیہ کے فوجیوں نے صوبہ قندہار کے پانچ اہم مقامات پر ہوائی فوج کے علاوہ چار ہزار سے زائد پیدل فوجیوں کی مدد سے اپنے وحشیانہ حملے کا آغاز کیا۔

خبر میں کہا گیا ہے کہ فوج نفری کی کمی کے باعث اسی جنگ میں جیل کے قیدیوں نے بھی فوجیوں کے بھیس میں حصہ لیا اس طویل جنگ کے دوران ایک ہزار کے لگ بھگ فوجی جن میں اکثر فوجی افسر بھی شامل تھے اپنی چار سو عدد مختلف النوع اسلحہ سمیت مجاہدین راسخ سے آملے۔ اس جنگ میں دشمن کے کئی ٹینکوں کو نذر آتش کر کے ان میں سوار فوجیوں کو ہلاک کر دیئے گئے۔ تین لڑاکا جہاز مجاہدین کی گولیوں کا نشان بن کر تباہ ہو گئے۔ ایک ٹینک سالم مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ ۲۵ روسی فوجی زندہ گرفتار کئے گئے۔

دشمن اپنی انتقامی کاروائی کے تحت رات کا تاریکی سے استفادہ کرتے ہوئے علاقے کے بے گناہ شہریوں پر اندھا دھند گولے برساتے جس کے نتیجے میں کئی شہری شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو علاج معالجے کے لئے کوئٹہ بلوچستان روانہ کر دیئے گئے۔

صوبہ قندہار میں ۹ ٹینک تباہ ۱۶۷ مختلف النوع اسلحہ پر قبضہ

۱۳ جون ۱۹۸۷ء ایک موثق ذرائع کے مطابق صوبہ قندہار کے ارغنداب نامی علاقے میں حضرت عمر فاروق رضؓ فرنٹ کے دلیر مجاہدوں نے جناب ملا نقیب اللہ اخوندزادہ کی قیادت میں ۱۰ جون کو کابل سوویٹ فوجیوں کے اہم ٹھکانوں پر حملہ کر کے اس کے ۹ ٹینک تباہ اور دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا

خبر میں مزید بتایا گیا ہے کہ اب دشمن رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجاہدین کے اہم ٹھکانوں

اور علاقے کے "ہتے" عوام کے رہائشی مکانات پر گولے برسا رہا ہے آج کل دشمن ایسے بم استعمال کر رہا ہے جو زمین پر گرتے ہی نہیں پھٹتا بلکہ سات آٹھ گھنٹوں کے بعد وہ زوردار دھماکے سے پھٹ جاتے ہیں۔ جو بھاری نقصان کا باعث بن رہے ہیں۔

صوبہ "ننگرہار علاقہ گڑھو میں مجاہدین اسلام کی شاندار کامیابیاں

۳۸ کابل روسی فوجی ہلاک بھاری مقدار میں اسلحہ نذر آتش کر دیا گیا

جہاد کے گرم مورچوں سے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق صوبہ ننگرہار کے جیالے اور نڈر مجاہدین نے اپنے کمانڈر صاحبان جناب الحاج دوا جان، بختیار، سید عزیز محمد قاسم، الحاج زر محمد، مولوی محمد فاروق محمد نادر اور قاری شمس الرحمٰن کے زیر قیادت یکم جون ۱۹۸۷ء کو سب ڈویژن گوشتہ اور سب ڈویژن کامہ کے مختلف فوجی چوکیوں پر حملہ کر کے دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصانات پہنچایا۔ اطلاعات کے مطابق اس فیصلہ کن جھڑپوں کے دوران دشمن کی پانچ فوجی چوکیوں کو فتح کر کے انہیں منہدم کر دیئے گئے خبر میں مزید کہا گیا ہے کہ اس طویل لڑائی کے نتیجے میں ۳۸ کابل روسی فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور پانچ دیگر زندہ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جب کہ بھاری مقدار میں اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ لگ گئے۔ لیکن مشکلات کی وجہ سے انہیں نذر آتش کر دیا گیا۔

گڑھو کے راستہ چند مہینوں سے مجاہدین کے سامنے ایک بہت بڑا رکاوٹ بن گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم سے یہ رکاوٹ اٹھایا گیا ہے اور راستہ مجاہدین کے لئے کھلا ہے۔

پنجاب سے بھی طلبہ کو بھرتی کر کے روس اور افغانستان بھیجا جاتا ہے

انہیں کمیونسٹ بنایا جاتا ہے بعض ایجنٹ بن جاتے ہیں

وسیم سجاد و زیر داخلہ

اسلام آباد ۲۲ جون (نمائندہ خوائے دقت) سرحد اور بلوچستان کے بعد اب پنجاب سے بھی خفیہ طور پر طالبعلموں کو بھرتی کر کے روس اور افغانستان لے جایا جا رہا ہے۔ جہاں ان طلباء کو بطور ایجنٹ استعمال کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ یہ بات وفاقی وزیر داخلہ جناب وسیم سجاد نے قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتائی۔

انہوں نے کہا کہ نہ صرف پاکستانی طلبا قبائلی علاقوں سے روس جاتے ہیں بلکہ روسی ایجنٹ بھی ان کا چناؤ کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان نے سوشلسٹ ممالک کے ویزوں کے اجراء پر سختی کر رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عام خیال ہے کہ روس اور افغانستان میں ان طلباء کو کمیونسٹ بنایا جاتا ہے جہاں بعض طلباء ایجنٹ بھی بن جاتے ہیں

روسی فوجی اڈے پر مجاہدین کا حملہ

پشاور ۲۳ جون (نمائندہ خصوصی) افغان مجاہدین نے پاکستان کی سرحد کے قریب واقع افغان علاقہ گڑھو میں ایک روسی فوجی اڈے پر کامیاب حملے کے دوران ۳۳ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جب کہ ۲۲ افغان فوجی زندہ گرفتار کر لئے گئے۔ اس حملے میں مجاہدین کی جہادی تنظیموں جمعیت اسلامی افغانستان، اتحاد اسلامی افغانستان حزب اسلامی افغانستان (یہ رہبری حکمت یار صاحب) اور حزب اسلامی افغانستان (یہ رہبری خالص صاحب) نے مشترکہ طور پر حصہ لیا۔

مسلمانان عالم اسلام یہود و ہنود کے خلاف جہاد کریں

الگ۔ (نامہ نگار) روحانی پیشوا پیر مفتی محمد ریاض الدین قادری چشتی نقشبندی نے کہا ہے کہ فلسطین۔ افغانستان شام اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام صرف بھارتی فلسطینی اور افغانی مسلمانوں پر ہی ظلم نہیں بلکہ یہ پورے عالم اسلام کی غیرت ملی کے لئے ایک چیلنج ہے۔ جامعہ مسجد محمدیہ نور میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کے مسلمان فرقہ وارانہ تعصب سے بالاتر ہو کر ہنود و یہود کے خلاف جہاد کا عملی اعلان کریں انہوں نے بھارتی مسلمانوں کے قتل عام کی مذمت کرتے ہوئے اسلامی ملکوں کے سربراہوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور قتل عام کو فوری طور پر بند کرائیں ورنہ تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

قندہار کے جنوب مغرب میں روسی مگ طیارہ مار گرایا گیا

شہر میں چھاپہ مار مجاہدین کی مستحکم پوزیشن، ایک رات میں تیرہ بکتر بند گاڑیاں ڈھینک تباہ،

لندن ۶ جون (اڑانس افغان) افغان مجاہدین نے قندھار شہر کے جنوب میں پنجوائی کے علاقے میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کرنے والا روسی طیارہ مار گرایا گیا ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق یہ روسی مگ طیارہ ۲۵ مئی کی صبح مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کے مشن پر نکلا تھا۔ طیارہ اسی علاقے میں مجاہدین کے میزائل کا نشانہ بننے کے بعد شعلوں میں لپٹا ہوا زمین پر آرہا۔ طیارے کا پائلٹ اور اس کا معاون موقع پر ہلاک ہوگئے۔

دریں اثناء ۲۶ مئی کی رات مجاہدین نے قندھار شہر کی متعدد فوجی چوکیوں پر بیک وقت حملہ کیا جن سے فوجی چوکیوں اور کئی سرکاری عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ان حملوں میں تیرہ بکتر بند گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہوگئے۔ ایک اندازے کے مطابق صرف اسی ایک رات میں پچاس سے زائد روسی اور کابلی فوجی ہلاک ہوئے جن میں کئی افسر بھی شامل تھے۔ یاد رہے کہ شہر کے ایک حصے پر مجاہدین کو بالادستی حاصل ہے۔ جہاں دن کے وقت بھی روسی۔ کابلی دستے داخل نہیں ہوتے۔ رات میں مجاہدین شہر میں متحرک ہو جاتے ہیں۔ ان کا اطراف کے مجاہدین سے رابطہ قائم ہوتا ہے اور خوراک، اسلحہ اور گولہ بارود کی ترسیل اور جنگی منصوبہ بندی پر مشورے کئے جاتے ہیں۔

روسی سرحد پر واقع افغان صوبے تخار کے دارالحکومت میں مجاہدین کی کارروائیاں،

اعلیٰ افغان افسر، کمیونسٹ عہدیدار، اور متعدد روسی فوجی مارے گئے،

شمالی افغانستان کے روسی سرحد پر واقع صوبے تخار جہاں سے مجاہدین روسی علاقے پر یلغار کرتے رہتے ہیں کا دارالحکومت طالقان آج کل شہری چھاپہ مار مجاہدین کی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ۲۲ سے ۲۴ مئی کے دوران شہری چھاپہ ماروں نے تین بڑی کارروائیاں کیں۔ ۲۲ مئی کو مجاہدین نے طالقان میں کٹھ پتلی کابلی دستوں کے ایک اعلیٰ فوجی افسر کے گھر پر راکٹ برسا کر اسے، اس کے اہل خانہ اور دس محافظوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۲۳ مئی کو مجاہدین نے باغ ذخیرہ کے روسی گشتی دستے اور کٹھ پتلی انتظامیہ کی فوجی چوکی پر حملہ کیا اور گشتی دستے کا ایک ٹینک عملے کے تین افراد سمیت تباہ کر دیا گیا۔ چوکی سے مجاہدین نے کابل فوجی گرفتار کئے اور پانچ کلاشنکوف قبضے میں لیں۔ ۲۵ مئی کو سرکاری افسر اور نگران کمیونسٹ پارٹی کے ایک عہدیدار کے گھر پر دستی بموں سے حملہ کیا اور اہل خانہ اور چار محافظوں سمیت تمام افراد مجاہدین کے ہاتھوں مارے گئے۔

کابل میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران روسی سفارت کار ہلاک،

لندن ۹ جون (اڑانس افغان) کابل شہر میں دن دہاڑے مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی کے نتیجے میں ایک روسی سفارت کار اپنی بیوی سمیت ہلاک ہوگیا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین نے روسی سفارت کار کے ڈرائیور سے رابطہ قائم کر رکھا تھا۔ جس کا تعلق روسی مقبوضہ مسلم ریاست تاجکستان سے ہے۔ بتایا گیا ہے کہ روسی سفارت کار ۲۴ مئی کی شام اپنے محافظوں کے ساتھ سفارت خانے سے چہل ستون کے علاقے کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں دیہہ مزنگ چوک پر مجاہدین نے راکٹوں کی بوچھاڑ کر دی۔ جو روسی سفارت کار کے ڈرائیور کا پیغام ملتے ہی گھات لگائے بیٹھے تھے۔ روسی سفارت کار کے محافظوں کی جیپ راکٹوں کے حملے میں بال بال بچ گئی۔

تاہم روسی سفارت کار کی بلٹ پروف کار بلے کا ڈھیر بن گئی۔ جس کا ڈرائیور منصوبے کے مطابق پہلے ہی اتر چکا تھا۔ روسی سفارت کار کے محافظ افراتفری کے

عالم میں مزاحمت کئے بغیر سفارت خانے کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب کہ روسی سفارت کار اور اس کی بیوی کی لاشیں کچھ دیر بعد سفارت خانے لائی گئیں۔ اسی حملے کے فوراً بعد روسی وسنے کابل شہر کے چاروں طرف متحرک ہوگئے اور گھروں کی تلاشی کا سلسلہ اگلی صبح تک جاری رہا لیکن چاچا یہ مار مجاہدین کا گروپ ڈرائیور سمیت اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل چکا تھا۔

صوبہ تخار فوجی چوکیوں پر حملے

روسی سرحد پر واقع شمالی صوبے تخار میں جہاں روسی علاقوں میں مجاہدین کے حملوں کے بعد قابض روسی حکام وسیع پیمانے پر فوجی کارروائی جاری رکھے ہوئے ہیں، صوبائی دارالحکومت طالقان میں مجاہدین نے ایک حفاظتی چوکی کا صفایا کر دیا اس کارروائی میں فرار ہونے والے تین روسی فوجی اسلحے سمیت مجاہدین کے قابو آگئے جب کہ ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا۔ ۲ روز بعد ۲۴ مئی کی صبح چاچا یہ مار مجاہدین کے ایک گروپ نے طالقان شہر میں راکٹوں سے حملہ کے ذریعے ایک فوجی جیپ تباہ کر دی۔ جیپ میں سوار ایک کٹھ پتلی فوجی افسر اور حکمران جماعت کا اعلیٰ عہدے دار موقع پر ہلاک ہوگئے۔

قندھار کے نزدیک دو روسی طیارے تباہ

صوبہ ہلمند میں چاچا یہ مار کارروائی کے دوران اڈارہ روسی فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے قندھار شہر کے نواح جہاں ارغنداب اور ڈنڈ کے محاذوں پر شدید لڑائی جاری ہے۔ مجاہدین نے پنجوائی قصبے کے نزدیک ۱۰ جون کو دو روسی طیارے مار گرائے۔ روسی طیارے مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کرتے وقت انٹی ایئر کرافٹ گنوں کا نشانہ بنے اور ارغنداب آباد کے تمام پرگر تباہ ہو گئے۔ طیاروں کے ملبے کی زد میں آکر دو روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہوگیا۔ مئی کے آخری ہفتے سے اب تک صوبہ قندھار میں پندرہ طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ کئے جا چکے ہیں۔ ادھر صوبہ ہلمند سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے، جون کی صبح صوبائی ہیڈ کوارٹر شرکرگاہ میں فوجی کیمپ پر راکٹ برسائے جہاں اڈارہ روسی فوجی ہلاک و زخمی اور ایک روسی فوجی گرفتار کر لیا گیا

اس کارروائی میں بائیس کلاشنکوف رائفلوں پر قبضہ کر کے مجاہدین جوابی حملے سے قبل گرفتار روسی فوجی کے ساتھ آزاد علاقے کی طرف نکل گئے۔

بقیہ: کمیونسٹ معاشرہ...

کو بھی احساس ہو گیا ہے۔ کہ سرخے افواج ناقابل تسخیر نہیں ہیں اور مستقبل میں روس کے مسلمانوں میں اسلامی تشخص ابھرنے کی امید کی جا سکتی ہے۔

دوسری بات صوفیائے کرام کا سلسلہ ہے۔ تنظیمی اعتبار سے خاصا مضبوط ہے اور تاریخی لحاظ سے اس نے ہمیشہ غیر مسلم عناصر کی ڈٹ کر مخالفت کی ہے اگرچہ سرکاری طور پر وہ غیر قانونی جماعتیں ہیں۔ لیکن عملی طور پر تقریباً نصف مسلمان آبادی کا ان سے براہ راست تعلق ہے۔ جو شاید زیر زمین کام کر رہی ہیں۔

اس پس منظر اور پیش منظر میں یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ روسی مسلمان ایک نازک اور نہایت اہم موڑ پر آپہنچے ہیں اور روس میں اسلام کے مستقبل میں جس قدر اندرونی حقائق کار فرما ہیں۔ اسی قدر بیرونی حقائق کا بھی تعلق ہے۔ اگر روس کی مشرق وسطیٰ یا جنوبی ایشیا میں مداخلت بڑھے گی اسی قدر روسی مسلمانوں میں زیادہ بیداری اور یگانگت پیدا ہوگی۔ اس دوڑ میں جیت کسی کی ہوگی سردست اس امر کا یقین کے ساتھ کہنا مشکل ہے دونوں کے لئے راستہ کٹھن ہے۔ گو روسی مسلمانوں کی غیر روسی مسلمانوں کے مقابلے میں مشکلات کئی گنا زیادہ ہیں۔

وسطی افغانستان میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں

ٹبالین ہیڈ کوارٹر پر حملے میں متعدد فوجی ہلاک ہوگئے،

افغان حریت پسندوں نے وسطی افغانستان کے صوبے اورزگان اور غزنی میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران روسی فوج کے ٹبالین ہیڈ کوارٹر کو نشانہ بنایا جہاں رسد کا ذخیرہ شدید متاثر ہوا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۲ مئی کو صوبہ غزنی کے صدر مقام چیچران میں روسی فوج کے ہیڈ کوارٹر پر راکٹ برسائے جس سے سامان رسید کے گودام میں آگ بھڑک اٹھی۔ اگلے روز انہی مجاہدین نے حفاظتی چوکی پر یلغار کی جس سے چار روسی دستوں نے مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا۔ جسے چار گھنٹے کی مزاحمت کے بعد پسپا کر دیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مجاہدین نے ۲۷ مئی کو ٹبالین ہیڈ کوارٹر پر دوبارہ حملہ کیا۔ جس میں پندرہ روسی فوجی ہلاک اور زخمی بتائے گئے ہیں۔ ادھر صوبہ اورزگان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۱۹ مئی کو صوبائی دارالحکومت ترین کوٹ کے نواحی کیمپ پر راکٹ برسا کر ۵ ٹینک اڑا دیئے۔ یہاں پر خونریز معرکے میں بارہ روسی فوجی ہلاک و زخمی اور دو مجاہد شہید ہوگئے۔ دریں اثنا قندھار شہر میں مجاہدین کے گروپوں نے ۲۸ مئی کو رات حفاظتی چوکیوں پر فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا تاریکی کے باعث نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا۔

صوبہ سمنگان میں روسی طیاروں کی بمباری،

مجاہدین کے حملے میں دو ٹینک تباہ، اور عملہ ہلاک ہوگیا،

روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغانستان کے صوبے سمنگان میں فوجی دستوں نے ۵ جون کو صوبائی ہیڈ کوارٹر کے نواح میں مجاہدین کے مرکز کو نشانہ بنایا۔ مجاہدین نے اچانک یلغار کے باعث دفاعی حکمت عملی اختیار کر کے روگھنٹوں کی مزاحمت کے بعد یہ حملہ ناکام بنا دیا۔ فوجی دستوں کے واپس ہوتے ہی روسی طیاروں نے دیہی آبادیوں پر اندھا دھند بمباری کی جس کی زد میں آکر پانچ مجاہدین سمیت ستائیس افغان شہری شہید اور پندرہ مکان تباہ ہوگئے۔ اس کارروائی میں ایک روز قبل افغان حریت پسندوں نے سمنگان شہر کے شمال کی طرف سرحدی قصبے خلم کے نزدیک چشمہ میار کی حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے جس سے دو ٹینک تباہ اور ان کا عملہ ہلاک ہوگیا۔

صوبہ بلخ میں جہری بھرتی

کی مہم ناکام بنا دی گئی

روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغان صوبے بلخ میں مجاہدین نے ۱۴ مئی کو سب ڈویژن چمتال میں فوجی دستوں کو مار بھگایا جو جہری بھرتی کے لیے دیہی علاقوں کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے۔ کمانڈر غوث الدین کی قیادت میں اس کارروائی میں متعدد روسی فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے۔ انہی مجاہدین نے گیس پائپ لائن کی حفاظتی چوکی کو بھی نشانہ بنایا۔ جس کا بیشتر حصہ تباہ ہوگیا جس سے گیس کی سپلائی رک گئی۔

صوبہ پکتیا میں دو روسی

مگ طیارے تباہ،

مجاہدین کے ذرائع سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے علاقے حسن خیل میں مزید دو روسی طیارے مار گرائے ہیں۔ ان ذرائع کے مطابق ۲۱ مئی سے ۷ جون کے درمیانی عرصے میں مجموعی طور پر پانچ روسی طیارے اور سات ہیلی کاپٹر تباہ کئے گئے ہے جون کی خونریز جھڑپ کے دوران رازی چھاؤنی میں مقیم چار روسی کمانڈروں کے ہلاک ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ جب کہ مجاہدین کی گوریلا یاری سے رازی چھاؤنی کی دو فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق حضرت عمر فاروقؓ فرنٹ کے مجاہدین نے ۴ جون کو کمانڈر محمد خان کی قیادت میں خوست چھاؤنی پر یلغار کی جس سے حکمران جماعت کے ایک عہدے دار سمیت سات

کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوگئے۔ حکمران جماعت کا عہدے دار خرست قصبے کی جامع مسجد کے امام کا روپ دھارے ہوتے تھا جس کی اصلیت ظاہر ہوتے ہی اسے ہلاک کر دیا گیا۔

وادی کنر میں ایک روسی ہیلی کاپٹر تباہ

صوبہ غزنی میں چھاپہ مار کارروائی کے دوران پانچ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک ہوگئے،

لندن ۱۲ جون۔ افغانستان کی مشرقی وادی کنر میں مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق صوبہ غزنی میں حفاظتی چوکی پر حملے کے نتیجے میں پانچ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک کمپنی مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ سلیقہ فرنٹ کے حریت پسندوں نے ۳۱ مئی کو وادی کنر کے صدر مقام اسد آباد کے نزدیک ایک روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا جو ان پر بمباری کرنے والا تھا۔ ہیلی کاپٹر کا ملبہ سادہ کے مقام پر بکھر گیا۔ جس کی زد میں آکر ہیلی کاپٹر کا روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہوگیا۔ ادھر صوبہ غزنی میں کابل قندھار شاہراہ پر واقع سب ڈویژنل قصبے گیلان میں مجاہدین نے روسی فوجی چوکی کو نشانہ بنایا۔

افغانستان میں پندرہ ہزار تازہ دم روسی فوجیوں کی آمد

ایک ہفتے کے دوران درجنوں پروازوں کے ذریعے ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں لائی گئیں

لندن ۱۱ جون (دا ٹائمز آف افغان) روسی حکمرانوں نے افغانستان میں ایک دو ڈویژن پر مشتمل پندرہ ہزار تازہ دم فوجی بھجوائے ہیں جن میں ایک ہوائی بریگیڈ شامل ہے افغان دارالحکومت کابل سے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ تازہ دم روسی فوجی ۲۱ سے ۲۷ مئی کے عرصے میں روزانہ چودہ ٹرانسپورٹ طیاروں سے کابل اور جلال آباد کے ہوائی اڈوں پر اتارے گئے۔

اطلاعات کے مطابق زمینی دستوں کے ساتھ ڈیڑھ ہزار ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، ٹرک اور جیپیں نئے آنے والے فوجی دستوں کا حصہ ہیں۔ جب کہ جدید ترین بھاری توپیں بھی لائی گئی ہیں جو بائیس کلومیٹر تک مار کر سکتی ہیں۔ کابل میں سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ روسی حکمرانوں کے اس اقدام کا مقصد معمول کی کارروائی کے برعکس مشرقی سرحد سے ملنے والے افغان صوبوں میں مجاہدین کے خلاف فیصلہ کن حکمت عملی اختیار کرنا ہے معلوم ہوا ہے کہ کابل کے ہوائی اڈے پر اترنے سے جانے والے تازہ دم فوجی دستے فوری طور پر صوبہ پکتیا کے دارالحکومت گردیز پہنچا دیئے گئے تھے۔ جہاں سے انہیں جنگی اہمیت کے علاقوں میں پھیلایا جا رہا ہے صوبہ پکتیا میں نئے روسی دستوں نے پہلی کارروائی ۲۸ مئی کو زازی چھاؤنی کے نزدیک مجاہدین کے سنہٹا دست مرکز پر کی جہاں بیتالیس کمانڈرز کی لاشیں لیے حد آور فرار ہوگئے تھے۔ جب کہ دس مجاہد شہید ہوئے۔

قندھار کے نزدیک روسی دستوں کی فوجی کارروائی،

پنجوائی کے علاقے میں ایک مگ طیارہ اور دو ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے گئے۔

قندھار سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق روسی حکام ارغنداب کے علاقے میں بڑے پیمانے پر مجاہدین کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی بکتر بند دستے سب ڈویژن ارغنداب میں پھیلائے گئے ہیں۔ جس کا مقصد مجاہدین کے ٹھکانوں کا محاصرہ کرنا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس کارروائی میں تقریباً دو ہزار روسی کٹھ پتلی فوجی شریک ہیں جو ۱۴ جون کو ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں اور ٹرکوں کے ذریعے قندھار چھاؤنی سے روانہ کئے گئے تھے۔ ۱۷ جون کی تازہ اطلاعات ملنے تک روسی دستوں اور مجاہدین کے درمیان جھڑپیں جاری تھیں تاہم اس سلسلے میں مزید تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں۔ دریں اثنا قندھار شہر کے جنوب مغرب کی سمت پنجوائی کے علاقے میں ایک مگ طیارہ اور دو روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیئے گئے۔ اطلاعات کے مطابق روسی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں نے پنجوائی کے مقام پر بمباری کی جس میں ایک مگ اور دو ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنایا گیا۔

قندہار شہر کے نواح میں مجاہدین اور روسی دستوں کی شدید لڑائی

پندرہ ٹینک طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ، حالیہ کاروائی میں چھ ہزار روسی کٹھ پتلی فوجی شریک ہیں

لندن ۲۰ جون (اڈاسٹن افغان) افغانستان کے صوبے پکتیا میں ایک ماہ تک جاری رہنے والی خونریز جھڑپوں کے بعد قندہار شہر کا شمالی مغربی فوجی علاقہ ارغنداب ۲۲ مئی سے شدید جنگ کی لپیٹ میں ہے۔

جمعیت اسلامی کے ذرائع نے ارغنداب کے محاذ پر اپنے کمانڈر ملا نقیب کے حوالے سے بتایا ہے کہ ۱۲ جون تک لڑائی کے دوران روسی دستوں کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا مجاہد کمانڈر کے مطابق قندہار گرجن کے علاوہ غزنی اور شین ڈنڈ سے لائے گئے چھ ہزار روسی کٹھ پتلی فوجی عالیہ کاروائی میں شریک ہیں۔ جنہیں ۸ جون کو ارغنداب کے علاقے میں دو سیکٹروں سے پسپا کر دیا گیا۔ ان ذرائع سے پاکستان پیورو کو ملنے والی تازہ اطلاعات میں کہا گیا ہے کہ موجودہ وقت میں مجاہدین ارغنداب قصبے کے نزدیک فیصلہ کن جدوجہد میں مصروف ہیں۔ تین ہفتوں کی خونریز لڑائی میں روسی کٹھ پتلی فوجیوں کے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی مجموعی تعداد چار سو سے زایدے۔ جبکہ ان تین ہفتوں میں چوبیس ٹینک اٹھارہ بکتر بند گاڑیاں اور متعدد ٹرک تباہ کئے گئے۔ اس عرصے کے دوران فوجی کاروائی میں شریک میں شریک روسی فضائیہ کے چار مگ طیارے اور گیارہ ہیلی کاپٹر اینٹی ایر کرافٹ گنوں کا نشانہ بنے۔ جن کی بمباری سے مختلف علاقوں میں برسرپیکار چار کمانڈروں سمیت ساٹھ مجاہد شہید اور سو سے زائد بچے اور عورتیں شہید ہو گئیں۔ بمباری کے دوران روسی طیاروں نے دیہی آبادیوں میں کھلونے نما بم برسائے جن کی زد میں آنے والے زیادہ تر بچے شامل تھے

صوبہ بادغیس میں روسی فضائیہ کی انتقامی بمباری سے تین سو افغان شہری شہید

۲۱ جون (اڈاسٹن افغان) روسی سرحد سے ملنے والے شمالی افغان صوبے بادغیس میں روسی طیاروں کی مسلسل بمباری سے تین سو افغان شہری شہید ہو گئے۔ ادھر وسطی افغانستان کے صوبے غور میں چھاپہ مار کاروائیوں کے علاوہ ہرات شہر کے علاقوں پشتون زرغون اور انجیل میں مجاہدین اور فوجی دستوں کے درمیان جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں جمعیت اسلامی کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی طیاروں نے صوبہ بادغیس کے صدر مقام قلعہ نو سے ایک سو سولہ کلومیٹر شمال کی طرف بالا مرغاب کے علاقے پر مئی کے آخری ہفتے اور جون کے اوائل میں پندرہ روز تک مسلسل انتقامی بمباری کی جہاں شہید ہونے والوں کی اکثریت عورتوں اور بچوں پر مشتمل ہے اطلاعات کے مطابق یہ بمباری ۲۲ مئی کو روسی علاقے پر مجاہدین کے حملے کے بعد کی گئی۔ جس کے دوران روسی مسلم مقبوضہ ریاست ترکمانستان کے سرحدی قصبے تخت بازار کے نزدیک فوجی تنصیبات کو میزائلوں سے نشانہ بنایا گیا۔ روسی بمباری سے جمعیت اسلامی کے ایک کمانڈر نصراللہ سمیت پانچ مجاہد شہید اور متاثرہ علاقے میں سترسے زائد مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ ادھر صوبہ غور میں صوبائی ہیڈ کوارٹر چغچران سے ۱۲۱ کلومیٹر دور شبرک قصبے میں مجاہدین نے فوجی کیمپ پر راکٹ برسائے۔ جہاں بائیس روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے اس کاروائی میں جس کے دوران دس مجاہد شہید ہوئے، دو مشین گنیں اور اسلحے سے لدا ہوا ایک ٹرک مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ دریں اثنا ہرات شہر کے مشرق میں پشتون زرغون اور جنوب کی سمت انجیل کے علاقوں میں مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں۔ کمانڈر علاؤ الدین کی زیر قیادت اس کاروائی میں فوجی دستوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا تاہم اس کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

کابل ایرپورٹ پر روسی ٹرانسپورٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر میں تصادم

ٹرانسپورٹ طیارے کا پائلٹ، معاون ہوا باز اور انجینئر ہلاک ہو گئے

۲۲ جون (اڈاسٹن افغان)

کابل ایرپورٹ پر روسی ٹرانسپورٹ طیارے اور ہیلی کاپٹر کے تصادم میں عملے کے تین افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں طیارے کا پائلٹ، معاون ہوا باز اور انجینئر شامل ہیں۔ حادثے کے دوران ہیلی کاپٹر کا روسی پائلٹ شدید زخمی ہو گیا

ایمنسی افغان پریس کے ذرائع کی

اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ ۴ جون کی صبح کو پیش آیا۔ جب سامان رسد لانے والا یہ ٹرانسپورٹ طیارہ واپسی کے لئے رن وے پر جا رہا تھا۔ ٹرانسپورٹ طیارہ رن وے کے وسط میں تھا کہ اچانک ایک ہیلی کاپٹر طیارے کے اگلے حصے سے جا ٹکرایا۔ اس تصادم سے طیارے کا کاک پٹ تباہ ہو گیا۔ جس میں طیارے کا پائلٹ، معاون ہوا باز اور انجینئر ہلاک ہو گئے جبکہ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ شدید زخمی بتایا گیا تصادم کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ طیارہ اور ہیلی کاپٹر پرواز کے قابل نہیں رہے

ایک اور اطلاع کے مطابق کابل کے مشرق کی طرف سروبی کے علاقے میں فوجی دستوں نے ۸ جون کو جگدلک کے مقام پر جمعیت اسلامی کے مرکز پر حملہ کیا۔ اس کارروائی میں شدید مزاحمت کے بعد مجاہدین اندھا دھند بمباری کے پیش نظر عقب نشینی اختیار کر گئے حملے کے دوران دس روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی اور ایک مجاہد شہید ہو گیا۔

ہے کہ ۱۲ جون کو اس کارروائی کے نتیجے میں متعدد کٹھ پتلی فوجی زخمی اور تین گرفتار کر لئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہلاک ہونے والا کٹھ پتلی افسر بکتر بند گاڑیوں کی حفاظت میں قندھار جا رہا تھا کہ غزنی شہر کے نزدیک راکٹ لانچر کے فائر سے وہ جیپ تباہ ہو گئی۔ جس میں کٹھ پتلی فوجی افسر سوار تھا۔

ادھر صوبہ زابل کے علاقے جلدک میں گھات لگاتے ہوئے مجاہدین نے قلات غلزئی آنے والے فوجی قافلے پر حملہ کیا جس کی آمد کے بارے میں مجاہدین باخبر تھے۔ تیز رفتار کارروائی میں راکٹوں کے فائر سے دو بھاری گاڑیاں تباہ اور ان کا عملہ ہلاک ہو گیا۔ فوجی قافلے کی امداد کے لئے ہیلی کاپٹروں کے آنے پر مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر آزاد علاقے کی طرف نکل گئے۔

صوبہ تخار میں تیس افغان فوجی مجاہدین سے آملے

خونریز جھڑپ میں اکثر روسی فوجی ہلاک و زخمی ایک مجاہد شہید

شمال افغان صوبے تخار سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق دریائے آمو پر واقع قصبے ینگی قلعہ میں حفاظتی کیمپ کے تیس افغان فوجی اپنے کمانڈر محمد داؤد کے ساتھ مجاہدین حق سے آملے ہیں دو روز قبل ۲۱ مئی کی صبح روسی دستوں نے مجاہدین کے مرکز پر حملہ کیا تھا۔ جس کے دوران شدید مزاحمت کے نتیجے میں حملہ آور روسی فوجی روسٹین گنیں اور دو راکٹ لانچر اور سولہ دیگر ہتھیار چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

یاد رہے کہ یہ کارروائی ینگی قلعہ کے علاقے میں حفاظتی چوکی پر مجاہدین کی یلغار کے بعد کی گئی۔ جہاں آٹھ روسی فوجی ہلاک و زخمی اور ایک مجاہد شہید ہو گیا۔

غزنی شہر کے نزدیک جھڑپ میں اعلیٰ کٹھ پتلی فوجی افسر ہلاک

صوبہ زابل میں یلغار کے دوران دو فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں

غزنی شہر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین کے ساتھ جھڑپ کے دوران بریگیڈیئر کے عہدے کا ایک اعلیٰ کٹھ پتلی فوجی افسر ہلاک ہو گیا حزب اسلامی کے ذرائع نے بتایا

افغان مجاہدین نے متعدد حملوں کے دوران ۵۹ طیارے مار گرائے

باغلان اور پیروان میں حملوں کے دوران ۱۲۰ روسی و کابلی فوجیوں کو ہلاک کر دیا گیا

اسلام آباد (اپ پ) تہران ریڈیو کے مطابق افغان مجاہدین نے گذشتہ ماہ کے دوران روسی کابلی فوجوں کے ۵۹ طیارے مار گرائے ان حملوں کے دوران بارہ کابلی پائلٹ بھی ہلاک ہو گئے افغان مجاہدین نے باغلان اور پیروان کے شہروں میں فوجی چوکیوں پر حملے کر کے ایک سو بیس روسی ہلاک کر دیئے ریڈیو نے بتایا ہے کہ صوبہ پکتیا کے شہر جاجی میں خونریز جنگ جاری ہے جس کے دوران مجاہدین نے متعدد دشمنوں کو ہلاک کر دیا ہے واشنگٹن امریکہ نے کابل میں مقیم مغربی سفارتکاروں کے حوالے سے بتایا ہے کہ مجاہدین ایک مرتبہ پھر دارالحکومت کے قریبی علاقوں میں آگئے ہیں اور وہ روسی کابلی فوجیوں کی چوکیوں کو حملوں کا نشانہ بنا رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ مجاہدین نے کابل کے مشرق میں واقع ایسنی پہاڑیوں پر خندقیں کھود رکھی ہیں۔ ریڈیو کے مطابق کابل کے شمال میں مجاہدین اور روسی کابلی فوجوں کے مابین خونریز جنگ جاری ہے۔

کابل سے جلال آباد آنے والے بکتر بند دستے پر مجاہدین کا حملہ پچاس کٹھ پتلی فوجی گرفتار۔ چار گاڑیاں تباہ کر دی گئیں

افغان مجاہدین نے کابل سے جلال آباد آنے والے بکتر بند دستے پر ماہی پار کے مقام اچانک حملہ کر کے پچاس کٹھ پتلی فوجی گرفتار اور چار گاڑیاں تباہ کر دیں ایسوسی ایٹڈ افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اتحاد اسلامی افغانستان کے مجاہدین نے ۱۴ رمئی کی شام گھات لگائے جلال آباد سے ۸۰ کلو میٹر دور ماہی پار کے علاقے میں فوجی قافلے کو گھیر لیا جو کابل سے آرہا تھا۔ مجاہدین نے کابل جلال آباد شاہراہ پر ماہی پار سرنگ کے نزدیک فوجی دستے کا محاصرہ کر کے راکٹوں کی بوچھاڑ کر دی جس سے فوجی قافلہ مزاحمت کئے بغیر فرار ہو گیا۔ تاہم بھاگتے ہوئے پچاس کٹھ پتلی فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ راکٹوں کے فائر سے چار گاڑیاں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ مجاہدین کی اچانک حملے سے کابل اور جلال آباد کے درمیان ٹریفک دو روز تک بند رہی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ماہی پار کے سبلی گھر کی حفاظت کے لئے قابض روسی حکام نے فوجی چوکیاں قائم کر رکھی ہیں لیکن یہاں پر متعین دستے چھاپہ مار کارروائی کے دوران نشانہ بننے والے فوجی قافلے کی مدد نہ کر سکے۔ مجاہدین نے گرفتار ہونے والے کٹھ پتلی فوجی آزاد علاقے کی عدالت کے سپرد کر دیئے گئے۔

صوبہ بامیان میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ شاہراہ سالانگ کے نواح مجاہدین اور روسی دستوں میں شدید جھڑپیں

افغانستان کے وسطی صوبے بامیان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۱۲ رمئی کو صوبائی ہیڈ کوارٹر کے نزدیک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ جو بامیان چھاؤنی میں محصور فوجی دستوں کے لئے رسد لیکر آرہا تھا۔ تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر میں روسی پائلٹ اور عملے سمیت آٹھ افراد سوار تھے جو موقع پر ہلاک ہو گئے ادھر کابل کے شمال کی طرف صوبہ پروان میں شاہراہ سالانگ کے نواح تو پشی اور صوفیان کے علاقوں میں روسی دستوں نے مجاہدین کے مراکز پر حملہ کیا جہاں ۱۷ رمئی کی تازہ اطلاعات ملنے تک لڑائی جاری تھی۔ فوجی کارروائی کے دوران جس میں ایک ٹینک اور تین بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ حملہ آور روسی دستوں کو فضائی کمک حاصل ہے تاہم مجاہدین کامیاب مزاحمت کر رہے ہیں۔

صوبہ پروان میں روسی مگ طیارہ تباہ کر دیا گیا۔ وادی نغمان میں سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین کا حملہ

لندن ۱۴ رمئی (اثر الس افغان) کابل کے شمال میں صوبہ پروان کے صدر مقام چارکیار کے نزدیک مجاہدین نے ایک روسی مگ ۲۱ طیارہ مار گرایا۔ اسی صوبے میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران خاد کے پانچ ایجنٹ ہلاک اور سات کٹھ پتلی فوجی گرفتار کرنے کے علاوہ اسلحہ اور گولہ بارود کی بھاری تعداد مجاہدین کے ہاتھ آئی۔ ارکبجی (افغان پریس کے ذرائع کے مطابق نغمان فرنٹ کے مجاہدین نے ۱۰ رمئی کی صبح چارکیار شہر میں خاد کے دفتر پر حملہ کیا جہاں زبردست فائرنگ سے خاد کے پانچ ایجنٹ ہلاک اور محمد خان نامی ایک مجاہد شہید ہو گیا۔ اس حملے میں ایک فوجی گاڑی بھی تباہ کر دی گئی۔ اگلے روز روسی طیاروں نے شاہراہ سالانگ کی مشرقی سمت مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کی جس میں ایک مگ ۲۱ طیارہ زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائل کا نشانہ بن گیا۔ طیارے کے پائلٹ اور دیگر عملے کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ بتایا گیا ہے کہ چارکیار شہر کے نزدیک ۱۵ رمئی کو ایک ادکاروائی کے مجاہدین نے حفاظتی چوکی کا صفایا کر دیا جہاں مزاحمت کے بغیر سات کٹھ پتلی فوجیوں کی گرفتاری کے بعد دیگر فوجی بھاگ نکلے۔ مجاہدین نے ایک راکٹ لانچر ایک مشین گن اور بارہ کلاشن کوف رائفلیں سمیت سرحفاظتی چوکی کی عمارت نذر آتش کر دی ادھر صوبہ لغمان میں نور فرنٹ کے حریت لیڈر نے ۱۲ رمئی کو دو اسکیڈ میزائل سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر راکٹ برسائے۔ تیز رفتار حملے میں حکمران جماعت کے آٹھ عہدیدار ہلاک ہو گئے۔ جس کے ساتھ چالیس کٹھ پتلی فوجیوں پر مشتمل دستے نے ہتھیار ڈال دیئے۔ مجاہدین امدادی دستے کی آمد سے قبل چار مشین گنوں کے علاوہ گرفتار کٹھ پتلی فوجیوں اور ان کے اسلحے سمیت آزاد علاقے کی طرف نکل گئے۔

صوبہ پکتیا میں بیالیس افغان فوجی اور افسر مجاہدین سے آملے۔ صوبہ زابل میں ایک حفاظتی چوکی تباہ کر دی گئی

افغانستان کے صوبہ پکتیا میں مجاہدین نے سرحدی چھاؤنی زازی کے اطراف میں حفاظتی چوکیوں کو نشانہ بنایا جن میں سے بایان خیل نامی حفاظتی چوکی کے بیالیس افغان فوجی اور افسر اپنے کمانڈر اور نائب کی ہلاکت کے بعد مجاہدین سے آملے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق صوبہ زابل میں مجاہدین نے ڈائنامیٹ کے ذریعے حفاظتی چوکی کا صفایا کر دیا جہاں

اسلحہ اور گولہ بارود کے علاوہ ایک فوجی جیپ پر قبضہ کر لیا گیا۔ مجاہدین اسلام نے بابیان خیل کی حفاظتی چوکی میں متعین افغان فوجیوں کے تعاون سے ۱۶ ارمئی کو زنازی چھاؤنی کی توپخانہ کی چوکیوں پر راکٹ برسائے۔ اس کارروائی میں فوجی دستوں کو بھاری جانی ومالی نقصان پہنچا جبکہ ایک مجاہد کمانڈر شہید ہو گئے۔ ان ذرائع کے مطابق بابیان خیل کی حفاظتی چوکی میں مزاحمت کرنے والے کمانڈر اور نائب کمانڈر کی ہلاکت کے بعد بیالیس افغان فوجی مجاہدین کے مرکز پہنچ گئے جو اپنے ساتھ دو ٹرکوں میں اسلحہ اور گولہ بارود لیکر آئے ہیں ادھر جنوب مشرقی صوبے زابل میں مجاہدین نے ۹ ارمئی کو سب ڈویژن اٹنر میں حفاظتی چوکی پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ اس معرکے میں دو گھنٹے تک لڑائی کے بعد روسی کٹھ پتلی فوجی بارہ لاشیں لئے فرار ہو گئے۔ مجاہدین نے بابیٹ کلاشن کوٹ راڈلفوں۔ ایک مارٹر گن اور ایک جیپ پر قبضہ کرکے حفاظتی چوکی کی عمارت ڈائنامیٹ لگا کر اڑا دی۔

صوبہ پکتیا میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری

صوبہ پکتیا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق روسی طیاروں نے ۱۷ ارمئی کو مجاہدین کے جہاد دان مرکز پر اندھا دھند بمباری کی تاہم انٹی ایئر کرافٹ گنوں کے مسلسل فائر سے حملہ آور طیارے اپنے ہدف سے دور بم گراتے رہے بمباری کی زد میں آکر دو مجاہد اور حال ہی میں گرفتار تین کٹھ پتلی فوجی زخمی ہو گئے

روسی سرحد کے نزدیک مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائی۔ خونریز تصادم میں پانچ روسی فوجی ہلاک۔ ایک مجاہد زخمی ہو گیا

روسی سرحد سے واقع شمالی افغان صوبے جوزجان سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق افغان حریت پسندوں نے ۵ ارمئی کی صبح صوبائی ہیڈ کوارٹر شیرخان۔ کے نزدیک حفاظتی چوکی پر یلغار کی۔ تیز فتار حملے کے دوران پانچ روسی فوجی ہلاک اور جوابی فائرنگ سے ایک مجاہد زخمی ہو گیا۔ اس کارروائی میں امدادی دستے کی آمد سے قبل مجاہدین اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ ننگرہار میں اسلحے کا ڈپو اڑا دیا گیا وادی لوگر میں فوجی کاروائی کے دوران چودہ مجاہد شہید

افغانستان کے مشرقی صوبہ ننگرہار سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۱۵ ارمئی کو ہیمند درہ کے علاقے میں دو حفاظتی چوکیوں کا صفایا کر دیا۔ اس کارروائی میں میزائلوں اور راکٹوں کے ذخائر اسلحے اور تیل کا ذخیرہ اڑا دیا گیا جبکہ ایک فوجی گاڑی تباہ ہو گئی۔ مذکورہ حفاظتی چوکیاں حال ہی قائم کی گئی تھیں۔ ادھر کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر میں آب چکاں اور دو بندی کے علاقوں میں مجاہدین کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی کی اطلاعات ملی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ خونریز جھڑپوں کے دوران چودہ مجاہد شہید اور بیالیس زخمی ہو گئے۔ تاہم روسی دستوں کے نقصانات کا علم نہیں ہو سکا۔

صوبہ غور میں چار ہیلی کاپٹر ایک طیارہ تباہ کر دیا گیا ایرانی سرحد پر واقع نیمروز صوبے میں فوجی ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین کا حملہ

لندن ۲۰ مئی (اے ایف پی) افغان مجاہدین نے وسطی صوبے غور میں مجاہدین نے سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر شرک کے دوماہ تک محاصرے کے دوران چار ہیلی کاپٹر اور ایک طیارہ مار گرایا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں سب ڈویژنل قصبے فاش رود کے فوجی ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا جہاں جانی نقصان کے علاوہ ایک ہیرک ہیلے کاپٹر بھی تباہ ہو گئی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ وسطی افغانستان کے صوبے غور میں صوبائی صدر مقام چغچران سے ۱۲ کلومیٹر دور مغرب کی طرف، سب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر شرک کا محاصرہ جاری ہے۔ بیان پر گذشتہ دو ماہ سے مجاہدین اور مقصور روسی دستوں میں جھڑپوں کے نتیجے پانچ افسروں سمیت سو سے زائد روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے جبکہ چھ مجاہد شہید اور بائیس کے زخمی ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ جانی نقصان کے ساتھ مجاہدین نے محصور فوجی دستوں کی مدد کرنے والے چار ہیلی کاپٹر اور ایک روسی مگ طیارہ مار گرایا۔ جن کی بمباری سے مجاہدین کی دو انٹی ایئر کرافٹ گنیں تباہ ہو گئیں۔ مجاہدین نے محاصرے کے دوران اسلحہ اور گولہ بارود کی بھاری تعداد پر قبضہ کر لیا ادھر ایرانی سرحد سے ملنے والے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں مجاہدین نے صوبائی دارالحکومت کے شمال مشرق کی طرف فاش رود قصبے میں فوجی ہیڈ کوارٹر کو راکٹوں اور میزائلوں سے نشانہ بنایا۔ ۱۵ ارمئی کی اس کارروائی میں نو روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک ہیرک نذر آتش ہو گئی۔ حملہ پر مار حملہ شروع ہوتے ہی امدادی دستے فوجی ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے جس کے بعد مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

صوبہ پروان میں روسی دستوں اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ متعدد روسی فوجی ہلاک۔ بمباری سے چار مجاہد شہید ہو گئے

حزب اسلامی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کے مجاہدین نے ۳ ارمئی کی صبح صوبہ پروان کے دارالحکومت چارکیا کے نزدیک گشت لگانے روسی دستے

اداریہ

اب وقت آگیا ہے کہ...

۲۱ جون ۱۹۸۷ء کو عید گاہ مسجد پشاور میں گزشتہ دنوں صوبہ پکتیا و لوگر میں حق و باطل کی جنگوں کے دوران شہید ہونے والے شہداء کی یاد میں ایک پر شکوہ اور عظیم الشان محفل فاتحہ خوانی منعقد ہوئی جس میں سینکڑوں کی تعداد میں مجاہدین اور مہاجرین شریک ہوئے اور جس میں علماء کرام، کمانڈر صاحبان اور دیگر مقررین نے جوشیلے اور مؤثر انداز میں تقریریں کیں۔ آخر میں جمعیت اسلامی افغانستان کے عالی مقام امیر جناب پروفیسر برہان الدین "ربانی" نے بھی حاضرین مجلس سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے شہداء راہ حق و آزادی کے ناقابل فراموش کارناموں کو سراہا اور بارگاہ الٰہی سے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی۔

امیر جماعت اسلامی افغانستان جناب پروفیسر برہان الدین "ربانی" نے مسئلہ افغانستان کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اسے نہ صرف افغان مجاہدین و مہاجرین کے لیے بلکہ علاقے، امت مسلمہ اور تمام اقوام عالم کے امن و امان کے لیے ایک نہایت اہم اور حل طلب مسئلہ قرار دیا۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا اسلامی انقلاب نازک اور حساس مرحلہ سے گذر رہا ہے۔ ہمارا جد و جہد آزادی منزل مقصود کے بالکل قریب تر پہنچ گیا ہے۔ اس لیے فتح و کامیابی حاصل کرنے کی خاطر ہمیں چاہیئے کہ ہم سب دجہادی تنظیمیں، مجاہدین و مہاجرین، مسئلے کی اہمیت اور اپنی مجاہد قوم کی امنگوں کو مدنظر رکھ کر اتحاد، یکجہتی اور وحدت عمل کا ثبوت دیں۔

اب وقت کا تقاضا ہے کہ ہم ہر قسم کے اختلافات کو یکسر نظر انداز کر کے دشمن کے خلاف ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہو کر اپنے ملک کو جارح دشمن کے چنگل سے آزاد کرالیں۔ اور دشمن کو ایسا سبق دیں تاکہ آئندہ وہ بھول کر بھی سہارے ماد رِ وطن پر قبضہ کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

اب وقت آگیا ہے کہ تہہ دل سے اتحاد قائم کر کے ایک عبوری حکومت کا خاکہ تیار کریں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انقلاب اسلامی افغانستان کی کامیابی کا وقت قریب آچکا ہے۔ روسی سرخ سامراج سپر طاقت ہونے کے باوجود نہتے مگر ایمانی ہتھیار سے لیس افغان مجاہدین کے مقابلہ میں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اور افغانستان سے بھاگنے کا کوئی راستہ تلاش کر رہا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کا اندازہ افغانستان کے مختلف محاذوں پر گزشتہ ماہ مجاہدین اور روسی کابلی فوجیوں

پر یلغار کی۔ شاہراہ سالانگ پر ایک گھنٹے تک خونریز لڑائی کے نتیجے روسی دستہ متعدد لاشیں لئے بھاگ نکلا۔ ان ذرائع کے مطابق مجاہدین کو واپس جاتے ہوئے روسی طیاروں کی بمباری کا سامنا کرنا پڑا جس سے چار مجاہد شہید اور پندرہ زخمی ہو گئے۔

افغانستان میں مئی کے پہلے پندرھواڑے سات روسی طیارے اور چار ہیلی کاپر تباہ ۲۴، روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی ۱۱۶ گاڑیاں اڑا دی گئیں

موصولہ اطلاعات کے مطابق افغان مجاہدین نے مئی کے پہلے پندرھ دنوں میں سات روسی طیارے اور چار ہیلی کاپٹر مار گرائے ایک روسی مگ طیارے کے بارے میں علم نہیں ہو سکا ۷ مئی کی صبح بگرام ایئربیس سے پرواز کر کے افغانستان کے دوسرے بڑے شہر قندھار جا رہا تھا حزب اطلاعاتی ذرائع کے مطابق تین طیارے کابل کے نزدیک تباہ کئے گئے جن میں سے ایک مگ طیارہ کابل ایئرپورٹ سے صرف چار سو گز دور نشانہ بنایا گیا۔ دیگر تین روسی طیارے مئی کے پہلے ہفتے شمالی افغان صوبے بلخ کے دارالحکومت مزار شریف کے نواح میں گرائے گئے جو مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کر رہے تھے۔ مجاہدین نے ۱۰ مئی کو ایک ایئرکرافٹ گن سے روسی ہیلی کاپٹر پر فائر کئے جو کابل شہر میں پل چرخی جیل کے نزدیک جا گرا۔ اگلے روز کابل کے شمال کی طرف شاہراہ سالانگ پر صوبہ پروان کے صدر مقام چاریکار کے مضافات مجاہدین نے ۱۲ مئی کو ۲ روسی ہیلی کاپٹروں کو مار گرایا۔ ان ذرائع کے مطابق دو مزید ہیلی کاپٹروں میں سے ایک کابل شہر میں اور دوسرا کابل سے چار کلو میٹر دور ترائی کے مقام ملے کاٹ ڈھیر بن گیا۔ زیر تبصرہ مدت کے دوران سات سو چوبیس روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ ایک سو سولہ گاڑیاں۔ ٹینک۔ جیپیں۔ آئل ٹینکر اور ٹرک تباہ کئے گئے۔ چھاپہ مار کاروائیوں کے نتیجے ایک سو ایک فوجی گرفتار اور ساٹھ اسلحے سمیت مجاہدین سے آملے۔ ان حملوں میں دو فوجی گاڑیاں دو ٹرک ایک جیپ۔ ۱۲۵ کلاشنکوف رائفلیں پانچ مشین گنیں۔ ایک ہزار دستی بم اور گولہ بارود کا بھاری ذخیرہ مجاہدین کے ہاتھ آیا۔

صوبہ پکتیکا کے ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ

افغانستان کے صوبے پکتیکا سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۱۷ اور ۱۸ مئی کو صوبائی ہیڈکوارٹر شرنہ اور نواح میں واقع حفاظتی چوکیوں پر میزائلوں اور راکٹوں سے حملے کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کاروائیوں میں چار حفاظتی چوکیاں شدید متاثر ہوئیں۔ جہاں آٹھ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک بکتر بند گاڑی کے علاوہ دو ٹرک تباہ ہو گئے۔ صوبائی ہیڈکوارٹر شرنہ میں مجاہدین کے حملوں کے دوران چودہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی بتائے گئے ہیں جبکہ ایک جیپ تباہ ہو گئی۔

صوبہ پکتیا میں مجاہدین اور فوجی دستوں کے درمیان جھڑپیں۔ نازی چھاؤنی کا محاصرہ۔ افغان رہنما پروفیسر سیاف محاذ پر موجود

لندن ۱۳ مئی (نامہ نگار افغانستان کے صوبہ پکتیا میں نازی کے محاذ پر مجاہدین اور روسی کٹھ پتلی دستوں کے درمیان لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں جہاں افغان رہنما پروفیسر عبدالرب رسول سیاف مجاہدین کی قیادت کر رہے ہیں۔ (اسلامی) افغانستان کی ملیٹری کمیٹی کے انچارج مولوی [illegible] نے ایجنسی، افغان پریس کے نمائندے سلطان صدیقی کو نازی کے محاذ کی صورت حال کے بارے میں بتایا ہے کہ مجاہدین تین اطراف سے سردی چھاؤنی کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں تاہم جنوب کی سمت نئی کے مقام بریگیڈ ہیڈکوارٹر محصور فوجی دستوں کی امداد کو رہا ہے۔ کیپٹن موسیٰ خان کے مطابق ۱۸ مئی کو گردیز سے آنے والے تازہ دم فوجی دستے سید کرم اور میرزکہ کے راستے نئی پہنچے تھے جنہوں نے پہنچتے ہی مگہ اور منشر سے کے مقامات مورچے سنبھال لئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ اتحاد اسلامی افغانستان کے مجاہدین نے ۲۳ مئی کو میزائیل کے ذریعے نازی چھاؤنی کی ایک بکتر بند گاڑی تباہ کر دی جس میں پانچ روسی مشیر سوار تھے۔ اپنی مجاہدین نے تین روز قبل ایک روسی ایم آئی ۲۴ ہیلی کاپٹر مار گرایا تھا جس کے بعد خونریز جھڑپوں کا سلسلہ جاری ہے۔ کیپٹن موسیٰ خان کے مطابق نازی کے محاذ پر جمعیت اسلامی کے حریت پسند بھی سرگرم عمل ہیں۔

قندھار شہر میں چھاپہ مار کاروائیاں اٹھارہ روسی فوجی ہلاک ایک گرفتار کر لیا گیا

قندھار شہر میں چھاپہ مار مجاہدین نے مئی کے تیسرے ہفتے فوجی تنصیبات اور حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے جس کے دوران اٹھارہ روسی فوجی ہلاک اور ایک گرفتار کر لیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے ۱۵ مئی کو قندھار کے مضافاتی علاقے سوف میں حفاظتی چوکی پر یلغار کی جس کے آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک ٹینک ناکارہ بنا دیا گیا۔ اگلے روز مجاہدین نے گانڈر حاجی رسول اللہ کی قیادت دیہہ خواجہ کے علاقے میں گشتی دستے کا ایک روسی فوجی گرفتار کر لیا۔ جس کا تعلق ماسکو سے ہے بتایا گیا ہے کہ قندھار شہر میں ڈنڈی چوک، پولیس ہیڈکوارٹر اور حاجی امیر محمد کوٹی کے علاقوں مجاہدین نے ۱۸ اور ۱۹ مئی کی رات حفاظتی چوکیوں پر حملے کئے جہاں مجموعی طور دس روسی فوجی ہلاک اور ایک بکتر بند گاڑی تباہ ہونے کے ساتھ دو ٹینک متاثر ہوئے۔ ان کاروائیوں میں دو مجاہد شہید اور سات زخمی ہو گئے۔

ناریاب میں ہوائی اڈے اور جبری بھرتی کے مرکز مجاہدین کے حملے۔

مجاہدین نے ہتھیاروں اور گولہ بارود کی بھاری مقدار پر قبضہ کر لیا

روسی سرحد پر واقع افغان صوبے تاریاب کے دارالحکومت میمنہ کے ہوائی اڈے اور اس سے متصل سب ڈویژنل قصبے پشتون کوٹ میں جبری بھرتی کے تربیتی مرکز پر افغان مجاہدین نے مئی کے تیسرے ہفتے کے دوران کامیاب حملے کئے ان جھڑپوں میں زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائل۔ راکٹ لانچر۔ مارٹر اور ٹینک تو بہیں استعمال کیں ہوائی اڈے پر معرکے میں تین روسی مشیر ہلاک ہوئے جبکہ جبری بھرتی کے تربیتی مرکز میں پانچ فوجی ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے اسی علاقے کی ایک حفاظتی چوکی کے کمانڈر سمیت تین فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے جبکہ میمنہ میں کے قریب واقع فوجی چوکی چھ سپاہی مجاہدین کے ہاتھوں مارے گئے اور دس سے زیادہ زخمی ہوئے۔ اسی ہفتے کے دوران مجاہدین نے بی بی یانہ نامی فوجی چوکی پر بھی حملہ کیا جہاں چھ کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور نو زخمی ہوئے۔ ان حملوں کے دوران مجموعی طور پر پانچ مجاہد شہید اور چودہ زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے دس کلاشن کوف تیرہ دوسری رائفلوں۔ چھ پستولوں۔ تین ہلکی مشین گنوں۔ دستی بموں کے دو صندوقوں اور مختلف ہتھیاروں کے ساٹھ ہزار راؤنڈز پر قبضہ کیا۔

گورنر قندھار کے بھائی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا سرکاری محافظوں کے جھرمٹ میں اکیلے مجاہد کی کارروائی

لندن یکم جون (اے ایف پی) افغان مجاہدین نے گورنر قندھار کے بھائی محمد جان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق کٹھ پتلی انتظامیہ کے گورنر قندھار محمد زمان خان کے اس بھائی سے شہر کے عوام بے حد نفرت تھے محمد جان لوگوں پر شراب اور ناقابل بیان مظالم ڈھاتا تھا اور مجاہدین سے ہمدردی کے باعث قندھار کے بیشتر شہری اس نے معمولی فتح و شبہ کی بنا پر مروا دیئے تھے اور سینکڑوں کو گرفتار کروایا تھا۔ عوام کی مسلسل شکایت پر مجاہدین نے امان کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا اور حزب اسلامی کی شہری چھاپہ مار تنظیم نے امان خان سے نجات کی ذمہ داری قبول کر لی۔ چنانچہ منصوبے کے مطابق ۱۷ مئی کی شام جب امان خان فوجی محافظوں کے جھرمٹ میں اپنے گھر سے باہر گاڑی سے اترا۔ وہاں پر پہلے سے موجود اکیلے مجاہد اسد اللہ نے محافظوں کے خبردار ہونے سے پیشتر کلاشن کوف سے گولیوں کی باڑھ ماردی محمد امان شدید زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا۔ جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہلاک ہو گیا۔ مجاہد اسد اللہ بھگدڑ کے دوران محفوظ نکلنے میں کامیاب رہا۔

وردک میں شہری آبادی پر بمباری کرنے والا روسی طیارہ مار گرایا گیا۔ چار مجاہد اپنے ہم وطنوں کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔

صوبہ وردک کے دارالحکومت میدان شہر کی نواحی شہری آبادیوں پر گویاں برسانے اور بمباری کرنے والا روسی طیارہ مجاہدین نے مار گرایا۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق روسی مگ طیاروں کا ایک ٹکڑا ۲۰ مئی کو صوبائی دارالحکومت میدان شہر کے ارد گرد بستیوں پر بلا اشتعال حملے کر رہا تھا۔ تبھی علاقے اسمٰعیل خیل میں موجود مجاہدین نے روسیوں کی اس وحشیانہ کارروائی پر طیارہ شکن توپ سے فائر کر کے ایک جہاز تباہ اور باقی کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ کچھ دیر بعد روسی طیارے ایس یو۔ ۲۲ نمودار ہوئے اور انہوں نے اسمٰعیل خیل میں مجاہدین کے ٹھکانوں پر اندھا دھند بمباری کی جس کے نتیجے میں چار مجاہد شہید اور ایک زخمی ہوا۔ ادھر کابل کے شمال میں واقع صوبہ پروان کے دارالحکومت چاریکار کی بالاحصار کی حفاظتی چوکی مجاہدین نے مکمل طور پر تباہ کر دی۔ مجاہدین نے کے لغمان فرنٹ نے ۲۴ مئی کی رات چوکی پر حملہ کیا۔ حملہ ہوتے ہی روسی اور کٹھ پتلی فوجی بھاگ نکلے مجاہدین نے وہاں چھوڑی ہوئی چار کلاشن کوف رائفلوں پر قبضے کے بعد چوکی کو ڈائنامیٹ باندھ کر اڑا دیا۔

مجاہدین کے روپ میں عوام کو لوٹنے والے فوجیوں کا صفایا

مجاہدین کا روپ دھار کر لوگوں کو لوٹنے والے کٹھ پتلی فوجیوں کا صوبہ بغلان سے صفایا کر دیا ہے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کے مطابق ۱۷ مئی کو مجاہدین نے پل خمرہ قصبے کی سڑک پر ۱۱ دسمبر ۱۱ کے درمیان دو فوجی چوکیوں پر حملہ کر کے تین سپاہی ہلاک کر دیئے متعدد افسر اور سپاہی زخمی حالت میں فرار ہو گئے۔ جبکہ دو فوجی مجاہدین نے گرفتار کر لئے۔ ان دونوں چوکیوں میں تعین فوجیوں نے یہ وطیرہ بنا رکھا تھا کہ چوکیوں سے ۲۰۰ میٹر دور شاہراہ پر سادہ لباس میں کھڑے ہو جاتے اور بسوں کو گاڑیوں کو روکتے۔ مسافروں کو یہ کہہ کر نقدی۔ گھڑیوں اور قیمتی اشیاء سے محروم کر دیتے

کہ وہ مجاہد ہیں اور انہیں روس اور اس کے ایجنٹوں کے خلاف جہاد میں استعمال کرینگے اسلحہ اور اشیائے خوراک خریدی جائیں گی۔ مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے یہ کام روسی حکام کی ایماء پر کیا جارہا تھا جب مجاہدین کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ان دونوں فوجی چوکیوں کا صفایا کر دیا اور علاقے میں اعلان کر دیا کہ کوئی مجاہد تنظیم لوگوں سے اس طرح زبردستی وصولی نہیں کر رہی ہے اور جو ایسا کرے اسے روسی ایجنٹ سمجھ کر فوراً ہلاک کر دیا جائے ادھر ۱۲ مئی کو مجاہدین نے بغلان کے شہر جدید اور شکر سازی کے کارخانے کے درمیان چھاپہ مار کر ایک سرکاری جیپ قبضے میں لے لی۔ اس جیپ میں کٹھ پتلی انتظامیہ کے چار اہلکار سفر کر رہے تھے۔ جنہیں گرفتار کر کے آزاد علاقے میں پہنچا دیا گیا۔

روس کے سرحدی نگران دستے کا کمانڈر ہلاک کر دیا گیا۔

تاجکستان میں لڑاکا گروپوں کا قیام

روسی علاقے میں افغان مجاہدین کی مزید کارروائیاں

لندن ۴ رجون (اثر انس افغان) روس کے سرحدی میں افغان مجاہدین کی کارروائیوں کی مزید اطلاعات آرہی ہیں۔ مجاہدین کے ذرائع کے مطابق افغانستان سے متصل روسی متقوضہ تاجکستان میں مقامی لوگوں نے اپنے لڑاکا گروپ بنائے ہیں اور وہ اب اپنے طور پر سرحدی نگران روسی دستوں پر حملے کر رہے ہیں۔ مارچ اور اپریل کے مہینوں میں روسی ذرائع ابلاغ نے متعدد بار وسط ایشیاء کی سطح پر اسلامی میں افغان مجاہدین کے حملوں کا کھلم کھلا ذکر اور اعتراف کیا تھا۔ روسی کی اندرونی سلامتی کے ذمہ دار ادارے کے جی بی کے سربراہ چربرلکوف نے ۲۵ سے ۳۰ / اپریل تک ازبکستان اور تاجکستان کی ریاستوں کے افغانستان سے متصل علاقے اور سرحدی چوکیوں کا دورہ کیا تھا۔ تازہ اطلاعات کے مطابق دریائے آمو پر متعین روسی سرحدی نگران دستے کے اعلیٰ کمانڈر دولت محمد تاجک بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہیں۔ اپریل کے مہینے میں روسی متقوضہ تاجکستان میں سرحدی دستوں کے بیس سے زائد فوجی ہلاک ہوئے ہیں جبکہ تین روسی فوجی مقامی تاجک لڑاکا گروپوں نے گرفتار کر رکھے ہیں۔ روسی حکام ان گرفتار فوجیوں کی تلاش میں وادئ دروازہ سے یخگی قلعہ تک سو میل کے علاقے میں سرگرم عمل ہیں اور مقامی آبادیوں کی بڑے پیمانے پر تلاشی لی جا رہی ہے لیکن ابھی تک وہ گرفتار روسی فوجی مقامی آبادی سے برآمد نہیں کر سکے ہیں اطلاعات کے مطابق روسی دستوں پر حملے کرنے والے لڑاکا تاجک گروپوں کے پانچ افراد ان جھڑپوں میں شہید ہو چکے ہیں ادھر مقامی تاجک آبادی نے دریائے آمو کے پار افغان مجاہدین سے قرآن اور اسلامی لٹریچر حاصل کرنے کا اہتمام کر رکھا ہے اور مجاہدین قرآن مجید کے ہزاروں تاجر جمہ نسخے مہیا کر چکے ہیں۔

گرشک کے بازار میں روسی دن دہاڑے مارے گئے

صوبہ ہلمند کے سب ڈویژن گرشک میں مجاہدین نے ایک جیپ پر راکٹ فائر کر کے دو روسی فوجی موت کے گھاٹ اتار دیئے ہیں۔ یہ حملہ افغان پریس کے ذرائع کے مطابق ۲۱ مئی کو قندھار سے ۱۲۰ کلومیٹر دور ہرات جانے والی شاہراہ پر واقع قصبے گرشک میں دو روسی فوجی خریداری کے لئے آئے۔ ان کی جیپ کٹھ پتلی انتظامیہ کا ایک فوجی چلا رہا تھا مجاہدین نے جب انہیں قصبے میں گھومتے دیکھا تو بازار سے باہر فوجی کیمپ کے راستے پر گھات لگا کر بیٹھ گئے جیسے ہی جیپ وہاں پہنچی مجاہدین نے ایک ہی راکٹ سے ان کا کام تمام کر دیا مجاہدین کامیاب کارروائی کے بعد بحفاظت نکل گئے۔

صوبہ کنڑ میں ایک ہفتے کے دوران چھ روسی ہیلی کاپٹر تباہ محاصرہ شدہ چھاؤنیوں اور کیمپوں کو سامان رسد پہنچانے کی کوشش ناکام بنا دی گئی

مشرقی افغانستان کے صوبہ کنڑ میں پچھلے ہفتے کے دوران جارح روسی فوج کو چھ ہیلی کاپٹروں سے ہاتھ دھونے پڑے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع حزب اسلامی کے صوبائی امیر مجاہد رحمت اللہ زبیر نے بتایا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر وادئ کنڑ کی مختلف چھاؤنیوں اور فوجی کیمپوں میں گھیرے ہوئے روسی کابل کٹھ پتلی دستوں کو سامان رسد پہنچانے اور مجاہدین کے ٹھکانوں کی تلاشی کی حالیہ کوششوں کے دوران تباہ ہوئے ہیں اطلاعات کے مطابق ۱۸ مئی کو ان میں سے دو ہیلی کاپٹر وادئ کنڑ کے جنوبی علاقے سرکانی میں سوکوئی اور سنگ میں گرائے گئے اور مئی کو چار ہیلی کاپٹر ہلال آباد سے وادی کی شمالی سرحدی چھاؤنی ہری کوٹ جاتے ہوئے اسکار کے علاقے میں تباہ ہوئے۔ یہ ہیلی کاپٹر شلتن، مریت، ساؤ اور غار گو کے مقامات پر گرے۔ ایک اندازے کے مطابق ساٹھ سے زائد روسی اور کٹھ پتلی انتظامیہ کے فوجی ہلاک ہوئے ہیں جبکہ سینکڑوں ٹن گولہ بارود اور خوراک کا سامان تباہ ہوگیا۔ قبل ازیں ۱۷ مئی کو چغان نامی جگہ سے آٹھ افغان فوجی اپنے افسر

(باقی صفحہ پر)

قافلہ شہداء

شہید حاجی عبدالشکور

جناب شہید عبدالشکور نے ۱۹۵۰ء میں صوبہ کابل کے سب ڈویژن میربچہ کوٹ کے تحصیل نامی گاؤں کے ایک متدین، شریف اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی۔ وہ جناب بچپن ہی سے ذہین اور ایک باصلاحیت انسان تھے۔ بچپن ہی میں انہوں نے اپنے علاقے کے علماء کرام سے علم دین سیکھا پھر انہیں ان کے شوق کے مطابق سکول میں داخلہ دلوایا گیا۔

۱۹۶۹ء میں میربچہ کوٹ نامی کالج سے ایف۔ اے کیا۔ طالبعلمی کے دوران انہوں نے اپنے سکول کے نصابی مضامین کے ساتھ ساتھ علم دین کا دامن نہ چھوڑا اور مدرسی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ جناب عبدالشکور ایک خوش خلق اور ملنسار انسان تھے۔ انہیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔

چنانچہ ایف۔ اے سے فراغت کے بعد انہوں نے کابل یونیورسٹی میں آرٹ اور ڈورنالزم کا رشتہ اختیار کیا۔ وہ جناب ایک اسلامی آئیڈیا لوجی کے مالک تھے۔ یونیورسٹی میں اپنے تعلیم کے دوران وہ ایک اسلامی شخصیت بن کر ابھرے۔

اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ ہمیشہ اسلام کے موضوع پر بحث و مباحثہ کیا کرتے اور اپنے دوستوں کو ایک مسلمان بننے کی ترغیب دیتے۔

جناب عبدالشکور کو پہلوانی کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ چار سال کی متواتر تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ ایک پہلوان بن کر سامنے آئے اس طرح وہ جناب اپنے ماحول میں ایک ڈورنالسٹ، سیاست دان پہلوان اور مجاہد بن کر ابھرا۔ جگہ جگہ ان کی شہرت کا چرچا ہونے لگا۔

۱۹۷۵ء میں ڈورنالزم رشتے سے فراغت حاصل کرکے فوج میں بھرتی ہوگئے۔ ۱۹۷۷ء میں فوجی ملازمت سے فراغت پاکر وزارت ثقافت و کلچرل میں ایک ڈورنالسٹ کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی اسی دوران ایک دفعہ انہوں نے ہندوستان کا کامیاب دورہ بھی کیا۔ وہ ایک سچے مسلمان اور اسلام کے شیدائی تھے یہی وہ تھی کہ کفر و الحاد کے حامیوں کے دلوں میں ان کے لئے کوئی جگہ نہ تھی اور وہ اس مرد مومن کے خلاف ہر سطح پر زہریلے حربے استعمال کرنے لگے۔ انہیں زیارت حج بیت اللہ شریف کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ کئی مرتبہ کابل انتظامیہ کی جانب سے ان کی گرفتاری کا منصوبہ بنایا گیا، مگر منصوبہ کار گر ثابت نہ ہوسکا۔

جناب شہید عبدالشکور نے نوکری چھوڑ دی اور کمیونسٹوں کے خلاف جہاد کرنے کی غرض سے ہجرت کرکے ایران چلے گئے اور پھر وطن لوٹ کر مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا

۱۹۸۰ء میں وہ وادی پنجشیر گئے اور وہاں اپنے مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ عملی جہاد جاری رکھا پھر وہ جناب اپنے علاقے میں واپس آگئے اور ایک وسیع جہاد کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ایک دفعہ وہ جناب پاکستان تشریف لائے اور کچھ عرصہ یہاں گزارنے کے بعد وہ وطن واپس لوٹے انہوں نے ایک طویل عرصہ جہاد کے گرم اور خونین مورچوں میں گزارا وہ صف اول کے مجاہد تھے انہوں

نے اپنے جہاد کے دوران کئی ایک اہم کارنامے انجام دیئے۔ جو ابد تک یاد رہیں گے۔

لوگوں نے جناب شہید عبدالشکور کو بابائے غازی کا لقب دیا۔ آخر کار یہ مرد مجاہد کلکان نامی قصبے کے ایک خونین معرکے میں بے جگرے سے لڑتے لڑتے کام آیا۔ اور اس طرح ۲۸ نومبر ۱۹۸۵ء کو جام شہادت نوش کر گئے۔

شہید عبدالظاہر (پاچاخان)

جناب الحاج دواجان کا جواں سال فرزند شہید عبدالظاہر نے ۱۹۵۷ء میں صوبہ ننگرہار کے سب ڈویژن کوز کنڑ کے "شگئی" نامی گاؤں کے ایک دیندار مسلمان اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ وہ بچپن ہی سے ذہین اور عالی اخلاق کے مالک ہونے کے ساتھ صوم وصلوٰۃ کے پابند بھی تھے

گاؤں والے انہیں پیار و محبت سے (پاچاخان) کے نام سے پکارا کرتے تھے ۱۹۶۳ء میں انہیں سید جمال الدین افغان نامی مقامی سکول میں داخلہ دلوایا گیا۔ ۱۹۷۱ء میں جب آٹھویں جماعت پاس کیا تو فوجی خدمت سے خاص دلچسپی رکھنے کی وجہ سے آرمی سکول (مکتب حربی) میں داخلہ لیا۔ ایف۔ اے کرنے کے بعد کابل کے فوجی (حربی پوہنتون) میں اعلیٰ فوجی تعلیم حاصل کرنے لگا۔

عبدالظاہر ابھی تعلیم کے حصول میں مصروف تھے کہ افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور رونما ہو کر افغانستان کی فضا پر کفر و الحاد کے کالے بادل آمنڈ آئے اور افغان عوام زبردستی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے۔ تو اس مرد مومن نے

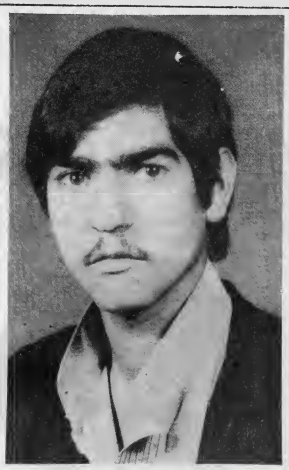

اپنے پہلے تعلیمی سال کے اختتام پر چھٹیاں گزارنے گھر آئے اور پھر گھر بار چھوڑ کر اپنی خاندان سمیت ہجرت کر کے پاکستان کا رخ کیا۔

پاکستان میں تھوڑی ہی مدت گزارنے کے بعد اپنے دیگر مجاہد بھائیوں کے ساتھ مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ پاچا خان سنگٹہ نامی محاذ میں ایک طویل مدت تک اپنے دیگر مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ جہاد کے گرم اور خونین مورچوں میں مصروف جہاد رہے۔ کئی معرکوں میں دشمن سے بے جگری سے لڑے۔ بعد میں صوبہ ننگرہار کے ہیبو نامی محاذ پر گئے اور وہاں بھی اپنی بہادری اور جرأت کا جوہر دکھائے۔ آخر کار دشمن سے ایک شدید لڑائی کے دوران تین کمیونسٹوں کو جہنم وصل کر کے خود بھی ۱۴ فروری ۱۹۸۱ء کو دشمن کی ایک بے رحم گولی لگنے سے جام شہادت نوش کر گئے۔

شہید شہیداللہ

جناب فیض محمد کے جواں سال فرزند شہید شہیداللہ صوبے سمنگان کے گل قشلاق نامی گاؤں کے ایک دیندار، محب وطن گھرانے میں متولد ہوئے۔ انہیں بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کا شوق تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عنفوان جوانی میں ان دونوں آرزوں کو پورا کر دیا۔ جونہی افغانستان میں نام نہاد انقلاب ثور رونما ہوا اور افغان مسلمان عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے تو اس مرد مجاہد سے دیکھا نہ گیا۔ انہوں نے دنیوی کاموں سے فوراً منہ موڑا اور اپنے دینی اور اسلامی فریضے کی ادائیگی کے لئے میدان جہاد میں کود پڑے۔ ایک طویل عرصے تک اپنے مجاہد بھائیوں کے دوش بدوش جہاد کے گرم مورچوں میں مصروف رہے۔ کئی معرکوں میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا

آخر کار شہید موصوف کی وہ دلی آرزو پوری ہو گئی جو بچپن ہی سے وہ اپنے دل میں بسا رکھا تھا۔ ایک خونین جنگ کے دوران دشمن کی ایک بے رحم گولی نے اس کے سینے کو چھلنی

کر دیا اور اسطرح وہ شہید ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

شہید حاجی عبدالرحمٰن

شہید حاجی عبدالرحمٰن ولد عبدالرزاق خان نے ۱۹۱۰ء میں صوبہ وردگ کے تپتیا وک نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی۔

جناب الحاج عبدالرحمٰن ایک عالم دین اور پڑھا لکھا شخص تھا۔ وہ جناب اپنے اسلامی اور حسنہ اخلاق کی وجہ سے اپنے گاؤں میں شہرت رکھتا تھا۔

جب افغانستان میں نام نہاد "انقلاب ثور" آیا تو جناب عبدالرحمٰن نے مجاہدین راہِ حق کا ساتھ دیا اور غاصب اور درندہ صفت روسیوں کے خلاف برد آزما ہوا۔

آخر کار (۱۹۸۰ء) میں ظالم روسیوں نے اسے (۷۴) کی عمر میں شہید کر دیا۔

شہید عبدالمالک

جناب حاجی عبدالرحمٰن کے جواں سال فرزند شہید عبدالمالک (۱۹۶۰ء) میں صوبے وردگ، سب ڈویژن جغتو کے تپتیا وک نامی گاؤں کے ایک مسلمان، متدین اور علم پرور گھرانے میں پیدا ہوئے، (۱۹۷۶ء) میں انہوں نے حکیم سنائی نامی سکول سے فراغت حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انہوں نے کابل یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ وہ ابھی محصل ہی تھے کہ افغانستان میں کفر والحاد کے کالے بادل اُمنڈ آئے اور افغانستان کے دیندار عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے جانے لگے۔ سرکاری حلقوں نے جناب عبدالمالک کو اپنی دیگر تعلیمی ساتھیوں سمیت مجاہدین سے لڑنے کے لیے محاذ جنگ پر بھیجے لیکن موصوف وہاں سے فرار میں کامیاب ہو کر مجاہدین راہ حق سے مل کر مسلحانہ

جہاد کا آغاز کیا۔ وہ جناب مسلسل چھ سال تک جہاد کے گرم اور خونین مورچوں میں رہے اور کئی معرکوں کے دوران دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔ آخر کار ۱۹۸۵ء میں ایک خونین جھڑپ کے دوران جام شہادت نوش کر کے جوار رحمت الٰہی سے جا ملے۔

شہید بادام گل

جناب حضرت گل کے فرزند شہید بادام گل نے ۱۹۵۹ء میں صوبے کابل کے سب ڈویژن شکر درہ کے قلعہ مراد بیگ نامی گاؤں کے ایک متقی اور پرہیزگار مگر غریب گھرانے میں آنکھ کھولی۔ والدین کی نیک تربیت کے باعث وہ بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو چکے تھے فقر و تنگدستی کے باعث وہ تعلیم حاصل کر نہ سکے اور اس طرح وہ کھیتی باڑی کے مسئلے میں اپنے باپ کا ہاتھ بٹاتا رہا۔ جب افغانستان میں سرخ کمیونسٹ انقلاب آیا اور افغان عوام زبردستی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے۔ تو اس مردِ مجاہد نے دنیوی کاموں کی نسبت جہاد کو ترجیح دی۔ میدانِ جہاد میں کود پڑا اور تھوڑے ہی عرصے میں اپنی بہادری اور جرأت کے وہ جوہر دکھائے کہ دشمن انگشت بدندان رہ گیا۔ اپنی بہادری اور غیرت کے صلے میں ان کے مجاہد بھائیوں نے انہیں اپنی ٹیم کا کمانڈر منتخب کر لیا

اس طرح شہید بادام گل نے اس اہم ذمہ داری کو بوجہ احسن نبھایا ایک دفعہ وہ کسی اہم کام کی غرض سے پاکستان آرہے تھے کہ راستے میں وہ میران شاہ نامی علاقے میں دشمن کے لڑاکا جہازوں کا نشانہ بنے اور ۲۹ر فروری ۱۹۸۷ء کو جامِ شہادت نوش کر گئے۔

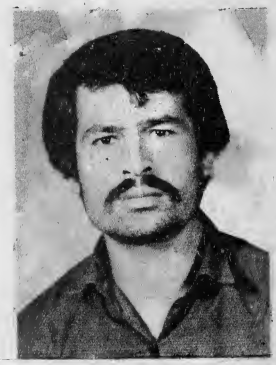

شہید غلام حیدر

شہید غلام حیدر کے والد کا نام غلام رسول تھا۔ وہ جناب ۱۹۵۹ء میں صوبے بغلان کے ایک دیندار اور اسلام دوست گھرانے میں پیدا ہوئے جونہی افغانستان میں کفر و الحاد کے کالے بادل اُمنڈ آئے اور افغانستان کے پاک فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ تو جناب شہید غلام حیدر نے کاروبارِ زندگی سے منہ موڑا اور بندوق اٹھا کر میدانِ جہاد میں کود پڑے ایک طویل مدت تک دشمن کے لئے قہر سامان بنے۔ وہ جناب صف اول کے مجاہد تھے۔ دشمن کے قلب میں گھس کر دشمن کو نشانہ بنانا ان کا ایک اٹوٹ اصول تھا۔ آخر کار یہ مردِ مجاہد بھی ۱۹۸۰ء کے ایک خونین معرکے میں بے جگری سے لڑتے ہوئے کام آیا اور اپنی جانِ شیریں کو جانِ آفریں کو سپرد کر دیا۔

شہید شیر محمد

عبدالمحمد کے جواں سال صاحبزادے جناب شہید شیر محمد صوبے فاریاب کے افغان کوٹ نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محبِ وطن گھرانے میں پیدا ہوئے وہ ایک ذہین اور با استعداد انسان تھے۔ بچپن سے انہیں حصولِ تعلیم کا شوق تھا ابھی انہوں نے مقامی ہائی سکول ابوعبیدہؓ سے الیف۔ اے کیا ہی تھا کہ افغانستان میں سرخ روسی انقلاب آیا۔ انہوں نے اعلیٰ تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور میدانِ جہاد میں کود پڑے کئی معرکوں میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے بعد آخر

کار اپنے ہی علاقے کے دہمت آباد نامی گاؤں کی ایک خونین لڑائی میں ۸ر جولائی ۱۹۸۵ء کو پچیس سال کی عمر میں شہادت پائی

شہید آغا شیرین

شہید آغا شیرین ولد مہر علی نے ۱۹۶۲ء میں وادی پنجشیر کے (شعشت) نامی گاؤں کے ایک دیندار اور محبِ وطن گھرانے میں آنکھ کھولی۔ کابل کے "انصاری" نامی کالج سے الیف اے کی سند حاصل کرنے کے بعد انہوں نے صوبے پروان میں (ٹیچر ٹریننگ) کالج میں داخلہ لیا۔ ابھی وہ طالبعلم ہی تھے کہ افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا۔ افغان عوام پر مصیبت کے پہاڑ ٹوٹے جانے لگے۔ یہ ظلم و زیادتی وہ نہ دیکھ سکے اور انہوں نے جہاد کو تعلیم پہ ترجیح دی۔ بندوق اٹھائی۔ اور میدانِ جہاد میں کود پڑے۔ میدانِ جہاد کے محاذوں پہ انہوں نے اپنی بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ دشمن دنگ رہ گئے کئی معرکوں میں دشمن کو جانی و مالی نقصان پہنچا کر اُن سے بھاری مقداریں گولہ بارود غنیمت کے طور پہ حاصل کیا۔ آخر کار مالی مشکلات کی بنا پہ وہ اپنی فیملی سمیت ایران چلے آئے۔ ایران میں اپنے قیام کے دوران ان کا رابطہ ہمیشہ مجاہدین اور ان کے دفاتر سے باقاعدہ قائم تھا۔ آخر کار یہ مومن مجاہد بھی ایک حادثے میں جامِ شہادت نوش کر گئے۔

شہید عبداللہ:

شہید عبداللہ ولد محمد ظریف صوبہ لوگر کے "گران" نامی علاقے کے ایک متقی اور پرہیزگار گھرانے میں پیدا ہوئے وہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور بچپن ہی سے انہیں شہادت کا شوق تھا۔ ابھی وہ ایک سرکاری ملازم تھے کہ افغانستان میں کفر و الحاد کے کالے بادل امنڈ آئے اور افغان عوام پر مظالم ڈھائے جانے لگے۔

انہوں نے نوکری چھوڑ دی اور مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۹ء سے لے کر ۱۹۸۹ء تک متواتر جہاد کے سرگرم اور خونین مورچوں میں اپنے مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ رہے۔

آخر کار ۱۹۸۵ء کو عید قربان کے مہینے میں ایک خونین معرکے کے دوران شہید ہو کر خالق حقیقی سے جا ملے۔

بقیہ:- صوبہ کنڑ میں...

کوموت کے گھاٹ اتار کر مجاہدین نے آگے۔ افغان فوجی اپنے ساتھ آٹھ کلاشنکوف دو پستول ایک وائرلیس سیٹ اور گولہ بارود اپنے ساتھ لائے۔ اسی روز شیگل میں مجاہدین نے دو کٹھ پتلی فوجیوں اور تین سرکاری ملازمین کو حملہ کر کے ہلاک کر دیا۔

دشمن کے دھماکے بہادر پاکستانی قوم کو خوفزدہ نہیں کر سکتے

عید کے موقع پر افغان مہاجرین کے اجتماعات پاکستانی عوام کیلئے اظہار تشکر

پاکستان میں افغان مہاجرین نے نماز عید کے اجتماعات میں پاکستانی قوم کے لئے تشکر کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان کی سالمیت اور ترقی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی ہیں۔ افغان مہاجرین نے پاکستانی عوام کے جذبۂ اسلامی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسے تاریخ ساز قرار دیا ہے دریں اثناء سات جماعتی اتحاد اسلامی مجاہدین افغانستان نے پاکستانی عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب گھر اور مظلوم افغان مہاجرین کو دیا جانے والا سہارا اسلامی تاریخ کا روشن ترین باب ہے اور پاکستانی انصار دعا کریں کہ ہم آئندہ عید الفطر اپنے گھروں اور آزاد وطن میں اسلام کے جھنڈے تلے منائیں۔ اتحاد اسلامی کی جانب سے دشمن کے دھماکوں اور بمباری سے شہید ہونے والوں کے لئے دعا کرتے ہوئے ان کے لواحقین سے گہرے دکھ کے ساتھ اظہار تعزیت کیا۔ اتحاد اسلامی کی جانب سے جاری کئے جانے والے بیان میں پاکستان کے خلاف بموں کے دھماکوں اور تخلافی

خلاف ورزیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تخریب کاری اور بمباری مشترکہ دشمن کی سوچی سمجھی چال ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ دشمن ان بزدلانہ ہتھکنڈوں سے بہادر پاکستانی قوم کو خوف زدہ نہیں کر سکتا جیسے وہ دس لاکھ سے زائد افغانوں کا خون پسینے کے باوجود افغان عوام کا سر نہیں جھکا سکا ہے اسی طرح افغان قوم کو بھرپور اعتماد ہے کہ تخریب کاری اور بے شرمانہ حملوں کے ذریعے وہ پاکستانی انصار اور افغان مہاجرین کے درمیان کوئی خلیج پیدا کرنے کے منصوبے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا (اذانی افغان)

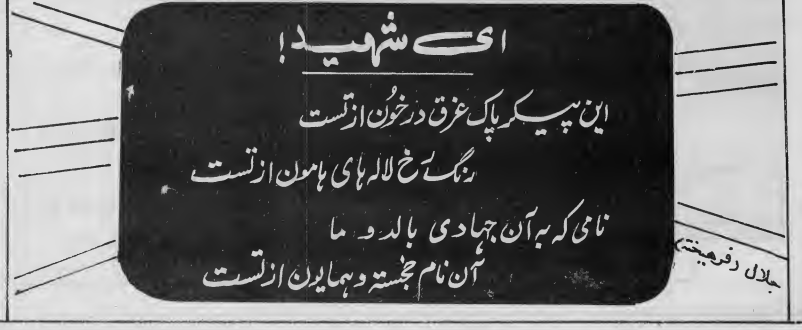
ای شہید!
این پیکر پاک غرق در خون از تست
رنگ رخ لالہ های ہامون از تست
نامی کہ بہ آن جہادی بالدہ ما
آن نام مجسمہ وہمایون از تست
جلال رفیعی

صوبہ پکتیا کے محاذ جاجی پر امیر جمیعت اسلامی
پروفیسر برھان الدین ربانی اور انجنیئر محمد ایوب
دشمن کی نقل و حرکت کا جائزہ لے رہے ہیں ۔

امیر جمیعت اسلامی
پروفیسر برھان الدین ربانی
کو انجنیئر محمد ایوب
دشمن پر کاری ضرب لگانے
کے لئے محاذ کی تفصیلات
بتا رہے ہیں ۔

ہمارا نعرہ

- اللہ کی رضا ہمارا مقصد
- حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے رہبر
- قرآن ہمارا قانون
- جہاد فی سبیل اللہ ہمارا راستہ
- اللہ کی راہ میں شہادت ہماری بہترین تمنّا ہے

ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا رُوسی سامراج کی یلغار
اور ظُلم کے واسطے ہجرت پر مجبُور ہو کر پریشانی اور
غُربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور
ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین
کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافت
اسلامی کا احیاء

کے درمیان واقع ہونے والے شدید لڑائیوں سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

محاذ جنگ سے آمدہ خبروں کے مطابق قندھار، ننگرہار، کنڑ اور جاجی میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ پچاس اور ستر کے قریب دشمن کے طیارے مار گرائے گئے ہیں۔ بھاری مقدار میں اسلحہ اور ایمونیشن مال غنیمت کے طور پر مجاہدین کے ہاتھ آیا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں روسی و کابلی فوج ہلاک کر دیئے گئے۔ اور کئی ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، ٹینکر، لاریاں، اور موٹر گاڑیاں نذر آتش یا ناکارہ بنادی گئی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اتنی زبردست کارروائیوں کے باوجود آخری کامیابی ہمارے نصیب نہیں ہوتی۔ کیوں؟ اس لیے کہ اب تک ہم واحد قیادت کے تحت جہاد کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے جس کی بنا پر ہمارا دشمن سیاسی میدان میں ہمارے خلاف قسم قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ وہ ہمارے داخلی اختلاف ہماری کمزوری سمجھ کر افکار عامہ کو مسموم کرنے کے لیے ہمارے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کر رہا ہے۔ روس چاہتا ہے کہ تو وہ مصالحت یا مخلوط حکومت کے نام اپنے ایک ایسے مہرے کو برسر اقتدار لائے جس کے برسر اقتدار آنے سے روسی مفادات محفوظ ہوں۔ اور اسلامی حکومت کا امکان ناپید ہو، چنانچہ ایک بار پھر ظاہر شاہ سابق شاہ افغانستان کا نام زبان زد خاص و عام ہو چکا ہے۔ لیکن مجاہد قوم اب دوست اور دشمن میں تمیز کر سکتے ہیں۔ وہ کبھی ایسا قدم نہیں اٹھائے گی۔ جس کی وجہ گیارہ لاکھ سے زیادہ شہداء کے خون کو نظر انداز کیا جائے۔

مسلسل آٹھ سالوں کے دوران افغان قوم نے جس جرأت، شہامت اور شجاعت کا ثبوت دے کر جو بے دریغ قربانیاں پیش کی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے جہاں اپنی بیویوں شوہروں، ماؤں، باپ، بیٹوں، بھائی، بہنوں اور دیگر رشتہ داروں سمیت گیارہ لاکھ سے زائد شہداء کا خون محض اسلام کی سربلندی اور وطن عزیز کی آزادی کی خاطر بطور نذرانہ پیش کیا ہے۔ اور سرزمین افغانستان پر ایک اسلامی حکومت کے قیام کے لیے اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن کے خلاف جہاد کا آغاز اسی لئے کیا ہے تاکہ افغانستان میں آئندہ اسلامی حکومت کی باگ ڈور مجاہدین کے ہاتھ میں ہو۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ جہاد افغانستان سے قطعاً ناواقف ایک شخص کو افغانوں پر بطور حکمران مسلط کیا جائے۔ مجاہدین میں حکومت کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اگر مجاہدین ایک بہت بڑے دشمن کے خلاف آزادی کی جنگ جیت سکتے ہیں۔ تو وہ امور سلطنت کے چلانے کے بھی اہل ہو سکتے ہیں۔

لہذا یہ کہنا غلط ہے کہ اگر افغانستان میں ایک ثالث شخص حکومت کی باگ ڈور نہ سنبھالیں تو وہاں خون خرابے کا احتمال ہے۔ یا یہ کہ جہادی شریک افغانستان کی مختلف سیاسی پارٹیاں حصول اقتدار کی رسہ کشی میں ایک دوسرے کا خون بہادیں گے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم متحد ہو جائیں اور گفتار و عمل دونوں میں وحدت اور اتفاق سے کام لیں تو دشمن کو ہر محاذ پر شکست دی جاسکتی ہے۔ اور اس کی امیدوں پر پانی پھیرا جاسکتا ہے دباق صفحہ پر

فرمانِ الٰہی ﷻ :

اللہ کا لشکر ہی غالب رہے گا

یہ لوگ پہلے تو کہا کرتے تھے کہ کاش ہمارے پاس وہ "ذکر" ہوتا۔ جو پچھلی قوموں کو ملا تھا تو ہم اللہ کے چیدہ بندے ہوتے۔ مگر جب وہ آ گیا، تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اب عنقریب انہیں (اس روش کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔ اپنے بھیجے ہوئے بندوں سے ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی۔ اور ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے گا۔

(صافات)

تشریح

اللہ کے لشکر سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو اللہ کے رسول کی پیروی کریں اور اس کا ساتھ دیں۔ نیز وہ غیبی طاقتیں بھی اس میں شامل ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد فرماتا ہے۔

اس امداد اور غلبے کے معنیٰ لازماً یہ نہیں ہیں کہ ہر زمانہ میں اللہ کے ہر نبی اور اس کے پیروؤں کو سیاسی غلبہ ہی حاصل ہو بلکہ اس غلبے کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں ایک سیاسی غلبہ بھی ہے۔ جہاں اس نوعیت کا استیلاء اللہ کے نبیوں کو حاصل نہیں ہوا ہے۔ وہاں بھی ان کا اخلاقی تفوق ثابت ہو کر رہا ہے۔ جن قوموں نے ان کی بات نہیں مانی ہے اور ان کی دی ہوئی ہدایات کے خلاف راستہ اختیار کیا ہے وہ آخر کار برباد ہو کر رہی ہیں۔ جہالت و ضلالت کے جو فلسفے بھی لوگوں نے گھڑے اور زندگی کے جو بگڑے ہوئے اطوار بھی زبردستی رائج کئے گئے وہ سب کچھ مدت تک زور دکھانے کے بعد آخر کار اپنی موت آپ مر گئے۔

مگر

جن حقیقتوں کو ہزارہا برس سے اللہ کے نبی حقیقت و صداقت کی حیثیت سے پیش کرتے رہے ہیں وہ پہلے بھی اٹل تھیں اور آج بھی اٹل ہیں۔ انہیں اپنی جگہ سے کوئی ہلا نہیں سکا ہے۔

فرمانِ نبویؐ

اللہ صرف حلال کو قبول فرماتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ پاک ہے اور پاک (عمل اور مال) ہی کو قبول فرماتا ہے اور بلاشبہ اللہ نے مومنوں کو ہی حکم دیا ہے۔ جو پیغمبروں کو حکم دیا ہے، چنانچہ پیغمبروں سے خطاب فرماتے ہوئے، ارشاد ہے۔

یا ایھا الرسل کلوا من الطیبٰتِ واعملوا صالحًا۔

اے رسولو! طیب چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

اور عام مومنوں کو خطاب فرماتے ہوئے۔ ارشاد ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبٰت ما رزقنٰکم

اے ایمان والو! جو ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے پاک چیزیں کھاؤ۔

یہ فرما کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپاک یعنی حرام مال کھانے کا وبال ذکر کرتے ہوئے، فرمایا کہ ایک ایسا شخص جو لمبا سفر کر رہا ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں، بدن پر غبار لگا ہوا ہو، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یا رب یا رب کہتا ہو اور اس کا کھانا حرام ہو اور پینا حرام ہو اور لباس حرام ہو اور حرام سے اس کو غذا ملی ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

تشریح

ایک حدیث میں ہے کہ جب تک انسان سفر میں رہتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ اور اگر سفر کے ساتھ شکستہ حال بھی ہو تو اس کی دعا اور بھی زیادہ قبولیت کے لائق ہو جاتی ہے۔ اس حدیث مبارک میں فرمایا کہ یہ سب کچھ سفر اور شکستہ حال ہوتے ہوئے اس شخص کی دعا قبول نہ ہوگی۔ جس کا کھانا، پینا، پہننا حرام ہو آج بے انتہا دعائیں کی جاتی ہیں اور مصیبتوں کے دفع کرانے کے لئے خوب رو رو کر اللہ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں مگر دعا قبول نہیں ہوتی؟ اور قبول کیونکر ہو جب کہ حرام سے بچنے کا خیال ہی نہیں رہا اور باستثنائے چند خال خال افراد کے سب ہر چہ آید در گھسیٹ پر ہی عمل کر رہے ہیں۔ کافروں کی دیکھا دیکھی مسلمان نے بھی اپنی زندگی کا مقصد اسی دنیا کو بنا رکھا ہے اور نظریہ یہ ہے کہ یہاں کھاتے پیتے، آرام سے گزر جائے آخرت میں کچھ ہوا کرے، پیٹ بھرنا چاہئے۔ حلال سے بھرے یا حرام سے بھرے، دنیا کی زوجی ضرورتیں پوری کرنا ضروری سمجھتے ہیں خواہ کسی طرح بھی پوری ہو، بس روپیہ چاہیئے، خواہ سینما کی آمدنی سے ہو، خواہ شراب کی دوکان سے حاصل کیا ہو، خواہ وہ رشوت اور سود سے رقم کھینچی ہو، خواہ بیوپار میں ناجائز چیزیں فروخت کی ہوں، غرضیکہ روپیہ ملنے کے سلسلے میں مسلمان یہ سوچتا ہی نہیں کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے اور کمانے کے سلسلہ میں اللہ جل شانہ کے کیا کیا احکامات ہیں؟ سمجھ بوجھ کے مسائل پوچھنے والے تو بہت ملتے ہیں۔ لیکن مفتی سے یہ سوال کرنے والوں کا تقریباً قحط ہے کہ فلاں کاروبار کرنا چاہتا ہوں یا فلاں کمپنی کا حصہ دار بننا چاہتا ہوں اس کا شریعت میں کیا حکم ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس نے دس درہم کا ایک کپڑا خریدا اور ان میں ایک درہم حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا۔ خدا تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہ ہوگا۔ جو حرام سے بڑھا ہو دوزخ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ نیز سید عالم صلعم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بغیر پاک ہوئے کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں اور آپؐ نے فرمایا کوئی بندہ حرام کما کر اس میں سے صدقہ کرے تو وہ قبول نہیں ہوگا اور اس میں سے خرچ کرے گا۔ تو اس میں برکت نہیں ہوگی اور اس کو اپنے مرنے پیچھے چھوڑ جائے تو وہ مال اس کے لئے دوزخ کا سامان ہوگا یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ شریف میں موجود ہیں،

دری زبان کے شعر و ادب کے آخرین قافلے کے سالار

نامور شاعر

اُستاد خلیل اللہ خلیلی

— انتقال کر گئے —

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اسلام آباد: استاد خلیل اللہ "خلیلی" جو افغانستان کے بلند پایہ محقق، مایۂ ناز ادیب اور دری زبان کے نامور شاعر تھے ایک مختصر علالت کے بعد ۸۳ برس کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

مرحوم استاد خلیلی عصر حاضر کے ایک شہرۂ آفاق شاعر تھے۔ وہ جناب چار و پنج متی ۱۹۸۷ء کی درمیانی شب، رات گئے دو بجے جب کہ وہ (علمی میڈیکل سنٹر اسلام آباد) میں زیر علاج تھے داعی اجل کو لبیک کہہ کر اہل ادب و دانش سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

یہ سانحہ اہل ادب و دانش کے لئے ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ استاد مرحوم کی میت کو ان کی وصیت کے مطابق پشاور لایا گیا اور عیدگاہ مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد پشتو کے مشہور شاعر رحمان بابا کے مزار کے قریب انہیں ایک خاص مراسم کے تحت سپرد خاک کر دیا گیا۔

جمعیت اسلامی افغانستان کی کلچرل کمیٹی کے ماہنامہ "مشعل" کے کارکنان۔ جناب مرحوم کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے رب العزت سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا طلب کرتے ہیں۔

فکر و خیال اور سخن کی اس پُر تلاطم دنیا میں مرحوم استاد خلیلی جیسے نامور دانشمند اور توانا ادیب اور شاعر کے نعم البدل شاعر کی تلاش میں ہمیں سالہا سال انتظار کی زحمت اٹھانا پڑے گی۔

(استاد برہان الدین "ربانی")

عید سعید فطر کے موقع پر جمعیّتِ اسلامی افغانستان کے
عالیمقام رہبر جناب پروفیسر برہان الدین "ربّانی" کا پیغام

وہ دِن دُور نہیں جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عیدیں اپنے آزاد اور اسلامی مُلک افغانستان میں منایا کریں گے

"اُستاد برہان الدین ربانی"

میرے عزیز بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اما بعد۔

خون اور شہادت کے گرم مورچوں میں میرے دلیر مجاہد اور وطن سے دور ریخ دیدہ اور غم دیدہ افغان مہاجر بھائیو!

سب سے پہلے میں اپنے دل کی گہرائیوں سے آپ کو عید سعید فطر کی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند پاک اس مبارک اور نیک دن کو ساری امت مسلمہ کے لئے مایۂ سعادت اور سرفرازی بنائے۔

میرے عزیز بھائیو! رمضان کا مہینہ جو مغفرت، بخشش اور دوزخ کی آگ سے نجات کا ایک اہم ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے کہ ہم نے اس مہینے کے روزے قرآن و سنت کی روشنی میں رکھ کر اپنے دینی فریضے کو بہ طریق احسن انجام دیا۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک ہے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ، حدیث قدسی کے مطابق خداوند تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

کہ روزہ میری آن ہے۔ میں اپنے روزہ دار بندے کو خود انعام دیتا ہوں۔ خداوند تبارک و تعالیٰ نے روزے کی عبادت کو صرف اپنے ہی لئے مشخص فرمایا ہے جبکہ دوسری عبادات یعنی نماز، حج زکوٰۃ وغیرہ سبھی اسی معبود حقیقی کے لئے جائز ہیں۔ جس کے بارے میں ہمیں قرآن و سنت کی روشنی میں عمل پیرا ہونے کی واضح ہدایت دی گئی ہے۔ لیکن یہاں اللہ تبارک و تعالےٰ نے روزے کی عبادت کو خاص اپنے ہی لئے مشخص فرما کر ارشاد فرمایا ہے کہ روزے کی عبادت میرے لئے ہے اور میں روزہ دار کو اس کی پاداش دیتا ہوں۔

یقیناً جس چیز کو اللہ تعالےٰ نے اپنے لئے خاص ٹھہرایا ہے اس میں عظمت